تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بابن الاثیر الجزری الملقب بعزالدین رحمہ اللہ

جس میں ابتدائے خلقت اور انبیاء السلف اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم و خلفائے راشدین و بنی امیہ

بنی عباس اور نیز تمام روئے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان ۶۲۸ھ تک کا

ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہو کہ تقریباً ایسی پچاس جلدوں میں یہ کتاب ختم ہوگی

جلد دوم

جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر تمام انبیاء اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہان ایران و توران اور مصر و بابل و یونان و اقوام عرب و عجم کا ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رامپور مہتمم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوئے سلیس میں ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ میں باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ

 (طبع اول) قیمت فی جلد دو روپیہ

تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

التاریخ الکامل للعلامہ ابی الحسن علی بن ابی الکرم محمد بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد الشیبانی

المعروف بہ ابن الاثیر الجزری الملقب بہ عزالدین رحمہ اللہ

جس مین ابتداے خلقت اور انبیا اللہ اور اقوام عرب و عجم کا اور نبی صلعم و خلفاے راشدین و بنی امیہ

بنی عباس اور نیز تمام روے زمین کے سلاطین اسلامیہ اور اقوام معاصرین کا بیان سنہ ۶۲۸ھ تک کا

ایسے شرح و بسط سے لکھا گیا ہی کہ تقریباً ایسی ایسی پچاس جلدون مین یہ کتاب ختم ہوگی

جلد دوم

جس مین حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لیکر تمام انبیا اور سلاطین بنی اسرائیل کا بیان حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کی وفات تک کا اور نیز شاہانِ ایران و توران اور مین و مصر و بابل و یونان و اقوام عرب کا ہے

اور جس کا

مولوی محمد عبدالغفور خان صاحب متوطن رام پور و مترجم سررشتہ علوم و فنون سرکار نظام

نے

عربی سے اردوے سلیس مین ترجمہ کیا

اور مطبع مفید عام آگرہ مین باہتمام محمد قادر علیخان صوفی چھپا

سنہ ۱۹۰۱ء مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ

 - - - - - - (طبع اول) - - - - قیمت مجلد دو روپیہ [illegible]

فہرست مضامین تاریخ عروج الاسلام

ترجمہ

تاریخ کامل مصنفہ علامہ ابن الاثیر الجزری

جلد دوم

باب خاتمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا

جلد اول اور اس جلد دوم مین اور نیز جلد سوم کی چند صفحات مین جو قصص بیان ہوئی ہین وہ وہی ہین کہ جس کی بنا اکثر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر ہی - یا مجوسیون اور اہل کتاب کی قدیم زمانہ کی کہانیان اور حکایات ہین اور بہت باتین انمین ایسی بہی بیان کیگئی ہین - کہ جو مافوق العادت ہین عقل سلیم اونہین باور نہین کرسکتی اور آج کل کی تاریخی مذاق والے اونکی پڑہنی سے کچہہ لطف نہین اوٹہا سکتے - اس سی مناسب تو یہی تہا کہ مین اون دونون جلدونکو نہ چہاپتا - مگر چونکہ آئندہ کتاب کا بیان اونکی دیکہے بغیر کچہہ بے لطف ہوجاتا - اور جب کسی کے ہاتہہ مین جلد سوم آتی تو وہ فورًا پہلی جلد اول اور دوم کو دیکہنے کی خواہش کرتا - اس لیئے اس کتاب کی ایک نہایت قلیل حصہ کہ متروک کرنا مناسب نہ سمجہا - اور اوسکو بعینہ ہدیہ ناظرین کر دیا -

سوای اِسکے مسلمانون کا ایک بڑا حصہ ایسا بہی ہی - کہ جو اسی طرح انبیاء اللہ کی حالات پڑہنی اور سننی کو موجب حسنات اور باعث برکات اخروی تصور کرتا ہی - اور اونسی بڑی بڑی اخلاقی فوائد اہل اسلام کو حاصل ہوتی ہین - فی الواقع گو کہ یہ قصہ کہانیان اور چند مافوق العادت باتین ہین - مگر جو اخلاقی اور روحانی فوائد اونسی مترتب ہوتی ہین وہ نہایت بیبہا ہین - کوئی اون کی انکار نہین کرسکتا ہی اسی کے ساتہہ یہ بہی ہی - کہ انہین قصے کہانیون مین تاریخ کی ایسے اہم واقعات بہی مندرج ہین - کہ جو اپنی مابعد کی دنیا کی واقعات متنوعہ اور انقلابات عظیمہ کی اسباب ہوئی ہین - اون سی کسی ایسی تاریخ کا جیسی کہ یہ کتاب ہی خالی رہنا ظلم ہوجانے کے برابر ہے - اِسلیے ان دونون جلدونکا چہاپنا نہ صرف مناسب بلکہ سخت ضروری تہا -

ہان البتہ بعض لوگ یہ کہینگی - کہ اگر ایسی ہی ان قصص و حکایات کا چہاپنا ہی ضروری تہا تو اسمین ایسی حواشی مفیدہ لگادی جاتی کہ جن سی اونکا مافوق العادت ہونا دفع ہوجاتا - اور تاریخی مذاق والی انہین پسند کرنے لگتے اور یہ قصہ کہانیان واقعات حقیقیہ بنکر نہایت دلچسپ اور پر لطف ہوجاتی - اسمین شک نہین کہ اگر محنت گوارا کیجاتی تو یہ امر ممکن تہا مگر جس قدر محنت مین یہ حواشی اور نوٹ اوس پر لگائے جاتی اوسی قدر محنت مین ایک جدید اور عمدہ مستقل کتاب بہی طیار

ہو سکتی تہی ۔ جس کا ان حواشی سے کامل معاوضہ کر دینا ناممکن تہا۔ دوسری یہ کہ اگر مین اس طرح کا کام کرنا چاہتا ہون تو جو کام اصل کتاب کے ترجمہ کا مینے شروع کیا ہے اوس کا ختم کرنا بالکل دشوار ہو جاے۔ اس لئے مین نے بعینہ اصل کا ترجمہ ہی کر دینا مناسب تصور کیا۔ اور اس اصلاح کو دوسرے اہل علم پر جو اسکے لئے مجہسے بدرجہا بڑہکر لایق ہین محول کر دیا۔ بہر حال تیسری جلد کے چند صفحون کے سوا آیندہ یہ قصے اب نہین ہین۔ تیسری جلد سے تاریخ شروع ہو گئی ہے اور وہ ہی حالات باقی تمام کتاب مین لکہے گئے ہین جو درحقیقت دنیا مین واقع ہوئے ہین یا ہوا کرتے ہین۔

مین نے اس کتاب کے مضامین کو فقرات مین جدا جدا لکہا ہے۔ اور اون فقرات پر نمبر ڈالکر اونکے مضامین کا خلاصہ بہی درج کر دیا ہے جس سے واقعات کے اسباب و نتایج اور مفید باتین بہی بکمال ایجاز و اختصار معلوم ہوتی ہین۔ اور کتاب کے مضامین ایک آئینہ کیطرح روشن ہو گئی ہین۔ اور جو عبارتین اصل کتاب کی پوری پوری مفصل نہین ہین اور بعض جگہہ مجملاً اور پیچیدہ طور پر بیان کی گئی ہین اونکے مطالب بہی اکثر اوس سے سمجہہ مین آجاتے اور اونکی تفصیل و تشریح بہی ہو جاتی ہے ناظرین کو چاہیے کہ کتاب کے پڑہتے وقت خلاصہ کو بہی ضرور دیکہہ لیا کرین۔

اس کتاب کے چہاپ کر مشہور کرنے مین حتی الامکان نہایت جلدی کر رہا ہون۔ روپیہ کی قلت کے سبب سے دیر ہوتی ہے تاہم میری جو حالت اس وقت ہے اوس سے یہ امید ہے کہ اگر کوئی جدید سوانح پیش نہ آگئی تو کل کتاب دو سال کی مدت مین چہپ کر طیار ہو جائیگی۔ آیندہ کسی کام کا پورا کرنا فاعل حقیقی کی ید قدرت مین ہے جو وہ چاہیگا وہ ہی ہوگا۔

آخر مین شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی۔ اے۔ بی۔ ایل معتمد سررشتہ تعمیرات و آبپاشی و سررشتہ ریلوے و سررشتہ صفائی و سررشتہ معدنیات و سررشتہ علوم و فنون کا شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ جنکی سایۂ عاطفت و کرم مین میری اوقات بسر ہوتی ہے اور اپنے مفوضہ سرکاری کام انجام دینے کے بعد اس قدر فرصت ملجاتی ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل مین اپنی اوقات کسی قدر صرف کر سکتا ہون۔ اللہ تعالی جناب ممدوح کو جزاء خیر عطا فرماے۔

محمد عبد الغفور خان رامپوری

۵ شعبان ۱۳۱۸ ہجری



حضرت موسی علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور اونکے زمانہ کے حوادث

۱- حضرت موسی کی عمر اور اونکے ماں باپ بی بی اور اولاد کا فرعون اور اون کے مددگار حضرت ہارون

کہتے ہین کہ اون کا نام موسی بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم ہے - اور لاوی حضرت یعقوب کے ۸۹ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا - اور قاہث لاوی کی ۴۶ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا - اور قاہث کا بیٹا یصہر تھا - اور یصہر کا بیٹا عمران جب پیدا ہوا ہے تو اوس کی عمر ساٹھ برس کی تھی - اور اوس کی کل عمر ۱۴۷ برس کی تہی اور عمران کے ستر برس کی عمر مین حضرت موسی پیدا ہوئے اور عمران کی کل عمر ۱۳۷ برس کی ہوئی تھی -

حضرت موسی کی ماں لوحانذ تہی اور ان کی بی بی صفورا بنت شعیب علیہ السلام تہی - اور ان کے زمانہ مین مصر کا فرعون قابوس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کے زمانہ مین

تھا۔ اور اس فرعون کی بی بی کا نام آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید تھا۔
اور یہ ریان حضرت یوسف اول والا فرعون تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ فرعون کی
بی بی بنی اسرائیل مین سے تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے
ندا آئی تو اونہین معلوم ہوا کہ قابوس مصر کا فرعون مرگیا۔ اور اوس کا بھائی ولید بن مصعب
اوس کا جانشین ہوا۔ اس کی بڑی عمر ہوئی تھی۔ اور قابوس سے بھی زیادہ ظالم اور بدکار
تھا۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ اور ہارون دونو اوس کے پاس رسول
ہو کر جائین کہتے ہین۔ کہ اس ولید نے آسیہ سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کر لیا تھا۔
پھر حضرت موسیٰ فرعون کی طرف حضرت ہارون کے ساتھ رسالت پر گئے۔ ان واقعات
کے سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اسّی برس بعد بنی اسرائیل
مصر سے نکلے ہین۔ پھر وہ وہان سے گزر کر اور دریا کو عبور کر کے تیہ مین ہو پہنچے۔ اور
وہان سے وہ جس وقت حضرت یوشع بن نون کے ساتھ نکلے ہین تو چالیس برس
گزرے تھے۔ اس طرح پر حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اون کی وفات تک ایکسو بیس (۱۲۰)
برس ہوتے ہین یعنی حضرت موسیٰ کی ایکسو بیس (۱۲۰) برس کی عمر ہوئی ہے۔

۲۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بچون کو قتل کرنا۔ حضرت ابن عباس وغیرہ کہتے ہین۔ کہ ایک
شخص کی باتین دوسرے کی باتون مین داخل ہوگئی ہین۔ جب حضرت یوسف نے
وفات پائی۔ اور اون کے زمانہ کا بادشاہ مرگیا۔ اور اوس کے بعد مصر مین فرعون یکے
بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑھایا
تو اس زمانہ مین ہمیشہ وہ فرعونون کے ماتحت رہے۔ مگر جو اون کا دین حضرت یوسف اور
یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم نے مقرر کر دیا تھا اوسی پر چلتے تھے۔ اور اسلام کو مانتے

ست - پھر جب حضرت موسیٰ کا فرعون ہوا - جو اللہ کا بڑا ہی نافرمان اور اپنے ماسبقونین سے سب سے زیادہ بدزبان اور بڑی عمر والا تھا - اور جس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہین تو اس نے بنی اسرائیل کو بڑی ایذا دینا شروع کی - اور اونھین غلام بنا لیا - اور اون پر بڑی مصیبت ڈالدی -

پھر جب اللہ تعالیٰ نے چاہا - کہ وہ اونھین اس بلا سے نجات دے - تو حضرت موسیٰ بڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے اونھین رسول کیا - حضرت موسیٰ کی ولادت سے پہلے فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا - کہ وہ بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی ہے - اور مصر کے تمام مکانات پر پھیل گئی ہے - اور اوس سے قبطی جل رہے ہین مگر بنی اسرائیل کو اوس سے کچھ نقصان نہین پہونچا ہے - بلکہ مصر والون کے گھر تباہ و برباد ہو گئے ہین - اس واسطے اوس نے اپنے ساحرون اور منجمون اور کاہنون کو بلایا - اور اون سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی - اونھون نے کہا - کہ اس شہر یعنی بیت المقدس سے جہان سے بنی اسرائیل آئے ہین ایک شخص نکلے گا اور اوس کے ہاتھ سے مصر کی تباہی ہوگی - اس لیے فرعون نے حکم دیدیا - کہ بنی اسرائیل کے جو بچے پیدا ہون اوس مین سے لڑکے ذبح کر دیے جائین اور لڑکیان رکھ لی جائین - یہ بھی کہتے ہین کہ جب حضرت موسیٰ کا زمانہ قریب آیا - تو فرعون کے پاس اوسکے منجم اور ستارہ شناس آئے اور کہا - کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا زمانہ بہت نزدیک آگیا ہے وہ تیرا ملک چھین لے گا اور تیرے اوپر غالب ہو جاے گا - اور تیرے دین کو بدل دیگا - اس لیے اوس نے حکم دیدیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بچے مار ڈالے جایا کرین -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

جلد اول اور اس جلد دوم مین اور نیز جلد سوم کے چند صفحات مین جو قصص بیان ہوئے ہین وہ وہی ہین کہ جس کی
بنا اکثر آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ پر ہے۔ یا مجوسیون اور اہل کتاب کی قدیم زمانہ کی کہانیان اور حکایات ہین اور بہت باتین انمین
ایسی بھی بیان کیگئی ہین۔ کہ جو مافوق العادت ہین عقل سلیم اونہین باور نہین کر سکتی اور آج کل کے تاریخی مذاق والے
اونکی پڑہنے سے کچھہ لطف نہین اوٹہا سکتے۔ اس سے مناسب تو یہی تہا۔ کہ مین اون دونون جلدونکو نہ چہاپتا۔ مگر چونکہ آئندہ
کتاب کا بیان اونکو دیکہے بغیر کچھہ بے لطف ہوجاتا۔ اور جب کسی کے ہاتہہ مین جلد سوم آتی تو وہ فوراً پہلی جلد اول اور دوم
کو دیکہنے کی خواہش کرتا۔ اس لیئے اس کتاب کی ایک نہایت قلیل حصہ کو متروک کرنا مناسب نہ سمجہا۔ اور اوسکو بعینہ
ہدیہ ناظرین کر دیا۔

سوای اسکے مسلمانون کا ایک بڑا حصہ ایسا بھی ہے۔ کہ جو اسی طرح انبیاء اللہ کی حالات پڑہنے اور سننے کو موجب حسنات اور باعث برکات
اخروی تصور کرتا ہے۔ اور اونسے بڑی بڑی اخلاقی فوائد اہل اسلام کو حاصل ہوتے ہین۔ نیز لحاظ کو کہ یہ قصہ کہانیان اور چند مافوق العادت
باتین ہین۔ مگر جو اخلاقی اور روحانی فوائد اونسے مترتب ہوتے ہین وہ نہایت بیش بہا ہین۔ کوئی اون سے انکار نہین کر سکتا ہے
اسی کے ساتہہ یہ بھی ہے۔ کہ انہین قصے کہانیون مین تاریخ کے ایسے اہم واقعات بھی مندرج ہین۔ کہ جو اپنے مابعد کی
دنیا کے واقعات متنوعہ اور انقلابات عظیمہ کے اسباب ہوئے ہین۔ اون سے کسی ایسی تاریخ کا جیسی کہ یہ کتاب ہے خالی رہنا قلم
ہوجانے کے برابر ہے۔ اسلیئے ان دونون جلدونکا چہاپنا نہ صرف مناسب بلکہ سخت ضروری تہا۔

ہان البتہ بعض لوگ یہ کہینگے۔ کہ اگر ایسی ہی ان قصص و حکایات کا چہاپنا ہی ضروری تہا تو اسمین ایسے حواشی مفیدہ لگادیئے جاتے
کہ جن سے اونکا مافوق العادت ہونا رفع ہوجاتا۔ اور تاریخی مذاق والے انہین پسند کرنے لگتے اور یہ قصہ کہانیان واقعات
صحیحیہ بنکر نہایت دلچسپ اور پر لطف ہوجاتی۔ اسمین شک نہین کہ اگر محنت گوارا کیجاتی تو یہ امر ممکن تہا مگر جس قدر
محنت اسمین یہ حواشی اور نوٹ اوس پر لگانے جاتے اوس قدر محنت مین ایک جدید اور عمدہ مستقل کتاب بھی طیار

ہوسکتی تہی جس کا ان حواشی سے کامل معاوضہ کر دینا ناممکن تہا۔ دوسری یہ کہ اگر مین اس طرح کا کام کرنا چاہون
توجو کام اصل کتاب کے ترجمہ کا مینے شروع کیا ہی اوس کا ختم کرنا بالکل دشوار ہو جاے۔ اس لئے مین نے بعینہ اصل
کا ترجمہ ہی کر دینا مناسب تصور کیا۔ اور اس اصلاح کو دوسرے اہل علم پر جو اسکے لئے مجھسے بدرجہا بڑہکر لایق ہین محول کر دیا۔
بہر حال تیسری جلد کے چند صفحون کے سوا آیندہ یہ قصے اب نہین ہین۔ تیسری جلد سے تاریخ شروع ہوگئی ہی اور وہ ہی
حالات باقی تمام کتاب مین لکہے گئے ہین جو درحقیقت دنیا مین واقع ہوئے ہین یا ہوا کرتے ہین۔

مین نے اس کتاب کے مضامین کو فقرات مین جدا جدا لکہا ہی۔ اور اون فقرات پر نمبر ڈالکر اونکے مضامین کا خلاصہ بہی درج
کر دیا ہی جس سے واقعات کے اسباب و نتایج اور مفید رائین بہی بکمال ایجاز و اختصار معلوم ہوتی ہین۔ اور کتاب کے مضامین
ایک آئینہ کیطرح روشن ہوگئی ہین۔ اور جو عبارتین اصل کتاب کی پوری پوری مفصل نہین ہین اور بعض جگہہ مجملا اور
پیچیدہ طور پر بیان کی گئی ہین اونکے مطالب بہی اکثر اونسے سمجہہ مین آجاتے اور اونکی تفصیل و تشریح بہی ہو جاتی ہی
ناظرین کو چاہیے کہ کتاب کے پڑہتے وقت خلاصہ کو بہی ضرور دیکہہ لیا کرین۔

اس کتاب کے چہاپ کر مشتہر کرنیمین مین حتی الامکان نہایت جلدی کر رہا ہون۔ روپیہ کی قلت کے سبب سے دیر ہوتی ہی
تاہم میری جو حالت اس وقت ہے اوس سے یہ امید ہی کہ اگر کوئی جدید موانع پیش نہ آگئی تو کل کتاب دو سال کی مدت مین
چھپ کر طیار ہو جائیگی۔ آیندہ کسی کام کا پورا کرنا فاعل حقیقی کی ید قدرت مین ہی جو وہ چاہیگا وہی ہوگا۔

آخر پر مین شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بی۔ اے۔ بی۔ ایل معتمد سررشتہ تعمیرات و آبپاشی و سررشتہ
ریلوے و سررشتہ صفائی و سررشتہ معدنیات و سررشتہ علوم و فنون کا شکریہ ادا کئے بغیر نہین رہ سکتا کہ جنکی
سایہ عاطفت و کرم مین میری اوقات بسر ہی ہوتی ہے اور اپنے مفوضہ سرکاری کام انجام دینے
کے بعد اس قدر فرصت ملجاتی ہے کہ مین اس کتاب کی تکمیل مین اپنی اوقات کسی قدر صرف کر سکتا
ہون۔ اللہ تعالی جناب ممدوح کو جزاے خیر عطا فرمائے۔

محمد عبد الغفور خان رامپوری

۵ شعبان ۱۳۱۸ ہجری



حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور نسب اور اونکے زمانہ کے حوادث

۱۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور اونکے ماں باپ بی بی اور اولاد کا فرعون اور اون کے مددگار حضرت ہارون

کہتے ہین کہ اون کا نام موسیٰ بن عمران بن یصہر بن قاہث بن لاوی بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم ہے۔ اور لاوی حضرت یعقوب کے ۸۹ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اور قاہث لاوی کی ۴۶ برس کی عمر مین پیدا ہوا تھا۔ اور قاہث کا بیٹا یصہر تھا۔ اور یصہر کا بیٹا عمران جب پیدا ہوا ہے تو اوس کی عمر ساٹھ برس کی تھی۔ اور اوس کی کل عمر ۱۴۷ برس کی تھی اور عمران کے ستر برس کی عمر مین حضرت موسیٰ پیدا ہوئے اور عمران کی کل عمر ۱۳۷ برس کی ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ کی ماں لوحانہ تھی اور ان کی بی بی صفورا بنت شعیب علیہ السلام تھی۔ اور ان کے زمانہ مین مصر کا فرعون قابوس بن مصعب بن معاویہ تھا جو یوسف ثانی کے زمانہ مین

تھا۔ اور اس فرعون کی بی بی کا نام آسیہ بنت مزاحم بن عبید بن الریان بن الولید تھا۔
اور یہ ریان حضرت یوسف اول والا فرعون تھا۔ اور بعض یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ فرعون کی
بی بی بنی اسرائیل مین سے تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو اللہ تعالیٰ کے یہان سے
ندا آئی تو اونہین معلوم ہوا کہ قابوس مصر کا فرعون مرگیا۔ اور اوس کا بھائی ولید بن مصعب
اوس کا جانشین ہوا۔ اس کی بڑی عمر ہوئی تھی۔ اور قابوس سے بھی زیادہ ظالم اور بدکار
تھا۔ اس لیے حضرت موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ وہ اور ہارون دونو اوس کے پاس رسول
ہو کر جائین کہتے ہین۔ کہ اس ولید نے آسیہ سے اپنے بھائی کے بعد نکاح کر لیا تھا۔
پھر حضرت موسیٰ فرعون کی طرف حضرت ہارون کے ساتھ رسالت پر گئے۔ ان واقعات
کے سلسلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اسّی برس بعد بنی اسرائیل
مصر سے نکلے ہین۔ پھر وہ وہان سے گزر کر اور دریا کو عبور کر کے تیہ مین پہونچے۔ اور
وہان سے وہ جس وقت حضرت یوشع بن نون کے ساتھ نکلے ہین تو چالیس برس
گزرے تھے۔ اس طرح پر حضرت موسیٰ کی پیدایش سے اون کی وفات تک ایکسو بیس (۱۲۰)
برس ہوتے ہین یعنی حضرت موسیٰ کی ایکسو بیس (۱۲۰) برس کی عمر ہوئی ہے۔

۲۔ فرعون کا بنی اسرائیل کے بچون کو قتل کرنا۔ حضرت ابن عباس وغیرہ کہتے ہین۔ کہ ایک
شخص کی باتین دوسرے کی باتون مین داخل ہوگئی ہین۔ جب حضرت یوسف نے
وفات پائی۔ اور اون کے زمانہ کا بادشاہ مرگیا۔ اور اوس کے بعد مصر مین فرعون یکے
بعد دیگرے تخت نشین ہوتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑھایا
تو اس زمانہ مین ہمیشہ وہ فرعونون کے ماتحت رہے۔ مگر جو اون کا دین حضرت یوسف اور
یعقوب اور اسحاق اور ابراہیم نے مقرر کر دیا تھا اوسی پر چلتے تھے۔ اور اسلام کو مانتے

تی - پہر جب حضرت موسی کا فرعون ہوا - جو اللہ کا بڑا ہی نافرمان اور اپنے ماسبقوںمین سے سب سے زیادہ بدزبان اور بڑی عمر والا تھا - اور جس کا نام ولید بن مصعب بتاتے ہین تو اس نے بنی اسرائیل کو بڑی ایذا دینا شروع کی - اور اونہین غلام بنالیا - اور اون پر بڑی مصیبت ڈالدی -

پھر جب اللہ تعالی نے چاہا - کہ وہ اونہین اس بلا سے نجات دے - تو حضرت موسی بڑے ہوئے اور اللہ تعالی نے اونہین رسول کیا - حضرت موسی کی ولادت سے پہلے فرعون نے ایک خواب دیکہا تھا - کہ "بیت المقدس کی طرف سے ایک آگ آئی ہے - اور مصر کے تمام مکانات پر پھیل گئی ہے - اور اوس سے قبطی جل رہے ہین مگر بنی اسرائیل کو اوس سے کچھ نقصان نہین پہونچا ہے - بلکہ مصر والون کے گہر تباہ و برباد ہوگئے ہین - اس واسطے اوس نے اپنے ساحرون اور منجمون اور کاہنون کو بلایا - اور اون سے اپنے خواب کی تعبیر پوچھی - اونہون نے کہا - کہ اس شہر یعنی بیت المقدس سے جہان سے بنی اسرائیل آئے ہین ایک شخص نکلیگا اور اوس کے ہاتھ سے مصر کی تباہی ہوگی - اس لیے فرعون نے حکم دیدیا - کہ بنی اسرائیل کے جو بچے پیدا ہون اوس مین سے لڑکے ذبح کردے جائین اور لڑکیان رکھہ لی جائین - یہ بھی کہتے ہین کہ جب حضرت موسی کا زمانہ قریب آیا - تو فرعون کے پاس اوسکے منجم اور ستارہ شناس آئے اور کہا - کہ ہمکو معلوم ہوا ہے کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کا زمانہ بہت نزدیک آگیا ہے وہ تیرا ملک چہین لے گا اور تیرے اوپر غالب ہوجاے گا - اور تیرے دین کو بدل دیگا - اس لیے اوس نے حکم دیدیا تھا کہ بنی اسرائیل کے بیٹے مار ڈالے جایا کرین -

اور اس طرح بھی بیان کرتے ہین - کہ فرعون اور اوس کے ہمنشین بیٹھے ہوئے تھے - کہین ذکر آگیا - کہ ابراہیم سے خدا تعالی نے وعدہ کیا ہے - کہ اون کی اولاد مین انبیا اور ملوک ہون گے - اور کسی نے یہ بھی کہا - کہ بنی اسرائیل کو اس بات کا انتظار ہو رہا ہے - اور پہلے وہ اس پیشین گوئی کے مصداق حضرت یوسف بن یعقوب کو سمجھتے تھے مگر جب وہ مر گئے - تو اونہون نے کہا - کہ جو وعدہ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم سے کیا ہے اوس کے مصداق یہ نہین تھے - فرعون نے اون سے پوچھا کہ تو پھر اس کا کیا علاج کیا جائے - بولے کہ کچھ لوگ مقرر کئے جائین جو بنی اسرائیل کے نومولود بچون کو قتل کر دیا کرین -

اور فرعون نے قبطیون سے کہدیا تھا - کہ اپنے ممالیک کو دیکھو جو باہر کام کیا کرتے ہین اونہین تم یہان بلالو اور بنی اسرائیل کو اون کی جگہہ بھیجدو - اس طرح پر اوس نے بنی اسرائیل کو اون کے غلامون کی جگہہ مقرر کر دیا تھا - چنانچہ یہی بات اللہ تعالی نے اس طرح فرمائی ہے - اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلَهَا شِيَعًا يَّسْتَضْعِفُ طَآئِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَيَسْتَحْيِ نِسَآءَهُمْ (فرعون ملک مصر مین بہت بڑہ چڑہ رہا تھا - اور اوس نے وہان کے لوگون کے الگ الگ گروہ قرار دے تھے - اون مین سے ایک گروہ بنی اسرائیل کو اس قدر کم زور کر رکہا تہا - کہ اون کے بیٹون کو ذبح کروا دیتا اور اون کی لڑکیون کو زندہ رہنے دیتا تھا) اور اوس نے ایسا دستور کر دیا تھا کہ جو بچا پیدا ہو اوسے ذبح کرا دیا جائے - اور حاملہ عورتون کو ایذا دیتا تھا - کہ اون کے بچے گر جاتے تھے - وہ لکڑیان چروا تا اور اون پر عورتون کو کھڑا کراتا کہ جس سے اونکے پانون زخمی ہو جاتے اور پیٹ گر جاتے تھے - اور بچون کو گرا کر وہ لکڑی کے صدمہ سے اپنی جان بچاتی تھین -

۴۳ - فرعون کا حکم کہ بنی اسرائیل کے بچے ایک سال قتل ہوں اور دوسری سال نہوں اور ہارون اور موسیٰ کی پیدایش -

اور بزرگان بنی اسرائیل پر اللہ نے موت کو بھیجا جس سے وہ مرنے لگے اس سے قبطیوں کو فکر ہوئی - کہ اون کا کام کرنے والے مفقود ہونے لگے اس واسطے قبطیوں کے سردار فرعون کے پاس گیے - اور اوس سے اس باب مین گفتگو کی - اور کہا - کہ ان لوگون مین موت پھیلی ہے - اور اگر ایسے ہی بچون کو آپ ذبح کرتے رہے اور اون کے بڑے بوڑھے مرتے چلے گیے - تو کوئی دن مین کام دھندے کا بوجھ ہمارے غلامون پر پڑ جائے گا - اگر آپ حکم دیدین کہ اونکی اولاد باقی رکھی جاے تو بہت بہتر ہو - اسواسطے اوس نے حکم دیا کہ ایک سال کے بچے رکھہ لیے جائین اور ایک سال کے بچے قتل کردئے جایا کرین - جس سال مین اون کے بچون کے رکھنے کی اجازت دی تہی اوسی سال حضرت ہارون پیدا ہوئے تھے - لیکن حضرت موسیٰ اوس سال پیدا ہوئے تھے جسمین کہ قتل کرنے کی باری تہی اور یہ سال دوسرا سال تھا -

۴۴ - حضرت موسیٰ کی مان کا موسیٰ کو دریا مین ڈالدینا

جب حضرت موسیٰ کی ولادت کا وقت آیا - تو اونکی مان کو اپنے بچے کی طرف سے بڑی فکر ہوئی - اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی - اَنْ اَرْضِعِيهِ فَإِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكِ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ (کہ بچے کو دودہ پلا اور جب تجھے اوس کی طرف سے خوف ہو تو اوسے دریا مین ڈالدینا اور کچھہ خوف اور رنج نکرنا - ہم اوسے پھر تیرے پاس پہونچا دین گے - اور اوسے پیغمبر بنائین گے -) اس واسطے جب اوس کا بچا پیدا ہوا - تو حضرت موسیٰ کی مان نے اوسے دودہ پلایا - پھر ایک بڑہئی کو بلایا اور ایک صندوق بنوایا اور اوسکی کنجی صندوق کے اندر ہی کی طرف رکھی - اور حضرت موسیٰ کو اوس مین رکہا اور دریا مین جا کر ڈالدیا -

جب صندوق اوس کی نگاہ سے چھپ گیا۔ تو اُن کے پاس ابلیس آیا۔ اور ان کی ماں کے دل مین خیال پیدا ہوا۔ کہ مین نے یہ کیا کیا۔ اگر مین اوسے ذبح کرکے اور کفن دیکر دفن کردیتی تو بہت اچھا ہوتا۔ اب تو مین نے اپنے ہاتھ سے اوسے دریا کی مچھلیون اور جانورون کا کھاجا بنادیا ہے۔

۵ فرعون کی بی بی آسیہ کا حضرت موسیٰ کو دریا سے نکالنا اور فرعون سے سفارش کر کے قتل سے بچانا

حضرت موسیٰ کی ماں نے اونہین دریا مین ڈالدیا قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ (تو اوس نے اونکی بہن مریم سے کہا۔ کہ اوس کے پیچھے پیچھے جا) فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ (تو وہ گئی اور دور ہی دور سے دیکھتی رہی۔ اور فرعون کے لوگون کو اس کی مطلق خبر نہ ہوئی۔) کہ وہ اس بچے کی بہن ہے۔ پھر موجین اس تابوت کو مارنے لگین کبھی تو اوسے پانی کے اوپر لے آتین اور کبھی نیچے لیجاتین۔ اور اسیطرح یہ موجین اوسے بہاکر اون درختون کے درمیان مین لے گئین جو فرعون کے گھرون کے پاس تھے وہان فرعون کی بی بی آسیہ کی لونڈیان نہانے کو نکلی تھین۔ جب اونھون نے اس تابوت کو دیکھا۔ تو اوسے آسیہ کے پاس اس خیال سے لیگئین کہ اوسمین کچھہ مال ہے جب اس صندوق کو وہان کھولا گیا۔ تو آسیہ نے حضرت موسیٰ کو دیکھا۔ اور دیکھکر اوس کا دل نرم پڑ گیا اور پیار کرنے لگی۔ پھر جب اوس نے فرعون کو اوس کی خبر کی۔ اور اوسکے سامنے حضرت موسیٰ کو لے گئی تو اوس سے کہا۔ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ ۝ (یہ میرے اور تیرے دونو کے آنکھون کی ٹھنڈک ہے اسے تو مت مار۔) فرعون نے کہا۔ کہ تیرے لیے ٹھنڈک ہو تو ہو۔ لیکن مجھے تو اس کی کچھہ حاجت نہین ہے۔ نبی صلعم فرماتے ہین کہ جیسے اوس کی بی بی نے کہا تھا۔ اگر فرعون بھی یہ کہدیتا کہ وہ میری آنکھون کی ٹھنڈک

ہوگا تو خدا تعالیٰ اوسے ہدایت کردیتا جیسے کہ اوس کی بی بی کو خدا نے ہدایت کردی تھی۔ لیکن اوس نے بجاے اس کے ارادہ کیا۔ کہ اونہین ذبح کرڈالے۔ مگر آسیہ نے اون کی سفارش کی۔ اور برابر اوس سے اس کی استدعا ہی کیے گئین۔ جس سے آخر کو اوس نے اونہین چھوڑ دیا اور کہا۔ کہ مجھے خوف ہی کہین یہ بنی اسرائیل مین سے نہو۔ اور اسی کے ہاتھ سے میری کہین موت نہ آئی ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے یہ اشارہ نکلتا ہے۔ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا ؕ (جب حضرت موسیٰ کی والدہ نے اونہین دریا مین ڈالدیا۔ تو فرعون کے لوگون نے اونہین اُٹھا لیا کہ ایک دن یہی موسیٰ اون کے دشمن اور اون کی پریشانی کے باعث ہون)

۱۔ حضرت موسیٰ کی مان کا اپنے بیٹے کی انا مقرر ہونا اور فرعون کا اونہین اپنا بیٹا کرنا۔

پھر اونہون نے بچے کے دودھ پلانے کے لیے دائیان بلائین۔ مگر حضرت موسیٰ نے کسی عورت کے پستان مُنہ مین نہ پکڑی اور کسی کا دودھ نہ پیا۔ چنانچہ یہی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول مین فرمائی ہے وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ (اور ہم نے اون پر پہلے ہی دائیون کے دودھ موقوف کر رکھے تھے (کہ وہ کسی کی چھاتی منہ مین لیتے ہی نہ تھے) اس پر حضرت موسیٰ کی بہن (مریم) نے کہا کہ کہو تو مین تم کو ایک گھرانے کا پتا بتاؤن کہ وہ تمہارے اس بچے کی پرورش بھی کرین گے اور وہ اوسے اچھی طرح بھی رکھین گے۔) وہ بولے کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا۔ کہ وہ اوسے اچھی طرح رکھین گے کیا وہ اوسے جانتے ہین۔ کیونکہ اونہین مریم کے اس بکنے سے کچھ شک گزر گیا تھا۔ مریم نے کہا۔ کہ اچھے رکھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ وہ اس بچے کو شفقت کی نگاہ سے دیکھین گے۔ اور بادشاہ کا کام بڑا کام ہوتا ہی

اور اوس کے بجالانے مین اپنی منفعت کی بھی امید ہوتی ہے۔ پھر وہ اون کی ماں کے پاس گئی۔ اور اوسے خبر دی۔ اون کی ماں سنکر آئی۔ جب اون کی ماں نے اپنے پستان اون کو دی تو اونھون نے فوراً اوسے منہ مین لے لیا۔ اور اون کی ماں کہنے کو ہوئی۔ کہ یہ میرا بچا ہے۔ مگر اللہ تعالی نے اوسے روک دیا۔

اون کا نام موسی اس واسطے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ پانی مین اور درختون مین پائے گئے تھے۔ قبطی زبان مین مو پانی کو اور سا درخت کو کہتے ہین۔

اس قصہ کا اشارہ قرآن شریف مین اللہ تعالی نے اس طرح کیا ہے فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ○ (غرض ہم نے موسی کو اون کی ماں کے پاس پہونچایا تاکہ اوسکی آنکھین ٹھنڈی ہون اور آزردہ خاطر نہ رہے) وہ صرف تین دن اپنی ماں سے جدا رہے۔ بعد ازان وہ اونہین اپنے گھر کو لے گئی۔ اور فرعون نے اونہین بیٹا بنا لیا۔ اور عام لوگ اونہین فرعون کا ہی بیٹا کہنے لگے۔

۷۔ حضرت موسی کا فرعون کی ڈاڑہی کھسوٹنا اور اوسکا ذبح کرنے کا حکم دینا مگر موسی کے ہاتھ جلا لینے پر اونہین چھوڑ دینا۔

جب یہ لڑکا چلنے پھرنے لگا۔ تو اوس کی ماں اوسے آسیہ کے پاس لیگئی۔ اور آسیہ نے حضرت موسی کو اپنے پاس رکھ لیا۔ وہ اون سے کھیلا کرتی اور اونہین کو داتی اور کھلاتی تھی۔ اور فرعون کو بھی دے دیا کرتی تھی۔ ایکمرتبہ جب فرعون نے اونہین لیا تو اس لڑکے نے اوس کی ڈاڑہی پکڑ لی۔ اور اوسے کھسوٹ لیا۔ فرعون نے کہا کہ ذبح کرنے والون کو بلاؤ۔ کہ اسے ذبح کر ڈالین۔ یہ وہی ہے جو بنی اسرائیل مین سے میرے قتل کو پیدا ہوگا (آسیہ نے کہا۔ لَا تَقْتُلُوهُ عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا ○ (اوسے قتل نکر عجب نہین کہ اوس سے ہمین کچھ فائدہ پہونچے۔ یا ہم اوسے اپنا بیٹا ہی

بنالین) وہ ننھا بچہ ہے کچھ جانتا ہی نہین ہے یہ اوس نے نادانی سے کیا ہے۔ تجھے معلوم ہے کہ مصر بہر مین ایسی کوئی عورت نہین ہے کہ جس کے پاس مجھ سے زیادہ زیور ہو۔ مین اوس کے پاس اپنا زیور رکھتی ہون جس مین یاقوت ہین اور آگ بہی رکھتی ہون اگر اوس نے یاقوت کو لیا اور آگ کو نہ لیا تو اوسے عقل ہے تو اوس وقت چاہے تو ذبح کر ڈالنا۔ اور اگر اوس نے آگ کو لیا۔ تو جان لے کہ وہ بچہ ہے۔ بہر اوس نے اپنا یاقوت نکالا۔ اور ایک طشت مین منگا کر آگ رکھی۔ پہر حضرت جبرئیل آئے اور اونہون نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر آگ مین رکھدیا۔ جس سے حضرت موسیٰ نے اوسے پکڑ کر منہ مین لے لیا۔ اور اوس سے اون کی زبان جل گئی۔ چنانچہ یہی بیان ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول مین مذکور ہوا ہے۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي (جس وقت حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے کا حکم ہوا۔ تو حضرت موسیٰ نے جناب باری مین عرض کیا کہ میری زبان مین جو لکنت کی گرہ پڑی ہوئی ہے۔ اوسکو کھول دے تاکہ لوگ میری بات کو سمجھین) اس طرح سے بی بی آسیہ نے اس قتل کو حضرت موسیٰ سے دفع کر دیا۔

۸۔ حضرت موسیٰ کا ایک اسرائیلی کی حمایت مین ایک قبطی کو قتل کرنا۔

پہر حضرت موسیٰ بڑے ہوئے۔ اور فرعون کی سواری پر سوار ہونے اور اوسی کے سے کپڑے پہننے لگے۔ اور لوگون مین فرعون کے ہی بیٹے مشہور ہو گئے۔ اور بنی اسرائیل کو اون سے مدد پہونچنے لگی۔ اور اون کے ڈر سے کسی قبطی کی مجال نہ رہی کہ اسرائیلیون پر ظلم کرے۔

ایک مرتبہ فرعون کہین سوار ہو کر گیا تھا۔ اس وقت حضرت موسیٰ اوس کے پاس نہ تھے۔ پہر جب حضرت موسیٰ آئے تو معلوم ہوا کہ فرعون کہین گیا ہوا ہے حضرت موسیٰ

بھی اوس کے پیچھے سوار ہو گئے۔ اور اوس کے پاس چلے مگر اسمین جب وہ منف
مین پہونچے تو دوپہر کے قیلولہ کرنے کا وقت آگیا۔ یہ منف مصر قدیم ہے جہان حضرت
یوسف الصدیق رہا کرتے تھے۔ اب وہ صرف ایک بڑا گانون رہ گیا ہے۔ حضرت
موسیٰ وہان دوپہر کے وقت پہونچے۔ لوگ بازارون سے اپنے اپنے
گھرون کو چلے گئے تھے۔ اور دروازے بند کرلئے تھے۔ عَلٰی حِیْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا
(وہ وقت تہا دوپہر کا کچھہ لوگ گھرون مین پڑے ہوئے سو رہے تھے۔ فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ
يَقْتَتِلٰنِ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ
عَلَى الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۝ (وہان حضرت موسیٰ نے دیکھا۔ کہ دو شخص آپس مین لڑ رہے ہین۔ ایک
تو اون کی قوم بنی اسرائیل مین کا ہے۔ اور ایک اون کے دشمن فرعونیون مین کا ہے۔ تو جو حضرت
موسیٰ کی قوم کا تھا اوس نے اوس کے مقابلہ مین جو اون کے دشمنون مین کا تھا حضرت موسیٰ
سے فریاد کی۔) یہ سنکر حضرت موسیٰ کو غصہ آیا۔ کیونکہ قبطی نے اسرائیلی کو پکڑ لیا تھا
اور اوس سے یہ بھی معلوم تھا کہ حضرت موسیٰ کے نزدیک بنی اسرائیل کا ایسا مرتبہ ہے
اور وہ اون کی حفاظت کرتے اور قبطیون کے مقابلہ مین اون کی حمایت کیا کرتے ہین
لیکن لوگ یہ نہین جانتے تھے۔ کہ وہ بنی اسرائیل مین سے ہین بلکہ یہ جانتے تھے
کہ وہ اون کی اطاعت کے سبب سے طرفداری کیا کرتے ہین۔

پھر جب حضرت موسیٰ کو بڑا غصہ آگیا۔ وَكَزَهٗ فَقَضٰى عَلَيْهِ (تو اونہون
نے اوس کے ایک گھونسا مارا۔ اور اوس کا کام تمام کردیا۔) قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ
اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (جب حضرت موسیٰ نے دیکھا کہ قبطی اون کے مارنے سے مرگیا

تو کہا کہ یہ مجھسے ایک شیطانی حرکت سرزد ہوگئی۔ کچھ شک نہین کہ شیطان آدمی کا دشمن اور کھلم کھلا گمراہ کرنے والا ہے اور کہا کہ اے پروردگار یہ تو مین نے اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔ تو میرا قصور معاف کر۔ چنانچہ خدا تعالی نے اون کا گناہ بخشدیا۔ اور وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے) اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی۔ اور فرمایا کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے کہ جسے تو نے قتل کیا ہے۔ اگر وہ ایک ساعت کے لیے بھی مجھے اپنا خالق اور رازق جانتا تو بیشک مین تجھے اوس کے عوض عذاب کا مزا چکھاتا۔ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِّلْمُجْرِمِينَ ۝ (حضرت موسیٰ نے کہا اے پروردگار جیسا تو نے مجھپر یہ احسان کیا ہے مین بھی اسیطرح آیندہ شریر آدمیون کا مددگار نہ ہون گا۔

۹۔ اس اسرائیلی کا غلطی سے حضرت موسیٰ کو قاتل بیان کرنا اور اون کا مصر سے بھاگنا

خیریات تو گزری فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِينٌ ۚ فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَن يَبْطِشَ بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يَا مُوسَىٰ أَتُرِيدُ أَن تَقْتُلَنِي كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِن تُرِيدُ إِلَّا أَن تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَن تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ ۝ (جب صبح ہوئی تو ڈرتے ڈرتے وہ شہر مین گیے کہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ اتنے مین دیکھتے کیا ہین کہ وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی آج پھر ان کو پکار رہا ہے حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ کہ تو بڑا ہی بد ادمی ہے۔ ہر کسی سے لڑا کرتا ہے۔ پھر جب حضرت موسیٰ اوس کی مدد کے لیے متوجہ ہوئے اور اوس کی طرف آگے بڑھے اور چاہا کہ اوس قبطی کو جو دونو حضرت موسیٰ اور اوس اسرائیلی کا دشمن تھا پکڑین۔ تو وہ اسرائیلی اس وجہ سے کہ اوسے وہ ابھی برا بھلا کہہ چکے تھے اس خوف سے کہ کہین وہ اوسے مار نہ ڈالین چلا اٹھا۔ کہ موسیٰ جس طرح تو نے کل ایک شخص کو مار ڈالا ہے۔ مجھے بھی کیا مار ڈالنا چاہتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ بس تو یہ چاہتا ہے کہ ملک مین توڑ زور ظلم کرتا پھرے اور یہ نہین چاہتا کہ بھلا آدمی بن کر رہے۔)

یہ سنتے ہی حضرت موسیٰ نے قبطی کو چھوڑ دیا۔ اور اوس نے جاکر لوگون سے کہدیا۔ کہ جس شخص نے اوس آدمی کو مارا ہے وہ موسیٰ ہے۔ اس پر فرعون نے اونہین بلوایا۔ اور حکم دیا کہ اوسے پکڑ کر لائین۔ یہ وہ ہی ہمارا دشمن معلوم ہوتا ہے۔ اس کے بعد ایک شخص حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ بڑے بڑے لوگ مشورہ کر رہے ہین کہ پکڑ کر تم کو مار ڈالین۔ چاہیئے کہ تم کہین کو نکل جاؤ۔ کہتے ہین کہ یہ شخص ایک مومن تھا جو فرعونیومین سے تہا۔ اور دین ابراہیمی پر چلتا تھا۔ مگر اپنے مذہب کو چھپائے رہتا تھا۔ اور اوس کا نام حزقیل تھا۔ یہی شخص ہے جو سب سے پہلے حضرت موسیٰ پر ایمان لایا تھا۔ جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو وہ وہان سے ڈرتے ڈرتے نکلے۔ کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ (اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ پروردگار مجھے ان ظالمون کے پھندے سے بچا۔)

۱۰۔ حضرت موسیٰ کا راستہ کی تکالیف جہیل کر مدین پہونچنا۔

جب حضرت موسیٰ اون لوگون کے پاس سے نکلے تو کوہستانی راستون مین ہو کر چلے۔ راستہ مین اونہین ایک فرشتہ گھوڑے پر سوار ملا۔ جس کے ہاتھ مین ایک عنزہ تھا۔ جو ایک چھوٹا ہتیار یا نیزہ ہوتا ہے۔ جب حضرت موسیٰ نے اوسے دیکھا۔ تو اوسے خوف سے سجدہ کیا۔ فرشتہ نے کہا۔ مجھے سجدہ مت کر۔ بلکہ میرے پیچھے پیچھے آ۔ پھر اوس نے مدین کا راستہ بتایا اور موسیٰ ادہر کو چلدئے۔ قَالَ عَسٰى رَبِّيْ أَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَاءَ السَّبِيْلِ ۝ (مگر چونکہ راستہ معلوم نہ تہا۔ اس لیے اونہون نے اپنے دل مین کہا۔ کہ میرا پروردگار مجھے سیدہا

راستہ بتائے گا۔) پھر فرشتہ اون کے ساتھ ساتھ چلتا رہا اور مدین تک پہونچا گیا۔ حضرت موسیٰ جب نکلے تھے۔ تو اون کے پاس کچھ کھانے کو نہ تھا۔ راستہ مین اس لیے اونھون نے درختون کے پتے کھاکر اپنا پیٹ پالا۔ اور چلنے سے ایسے تھک گئے کہ پھر اون مین چلنے کی قوت نہ رہی اور ابھی مدین پہونچے ہی نہ تھے کہ اون کے تلوے کی کھال اوڑ گئی۔

۱۱۔ حضرت موسیٰ کا شعیب کی بیٹیون کے جانورون کو پانی پلانا اور اُن کے گھر جانا۔

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ فَسَقَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿﴾ (اور جب حضرت موسیٰ مدین کے کنوے پر پہونچے (جو شہر کے باہر تھا۔ تو وہ پانی کے لیے وہان گئے۔ اور جاکر) دیکھا۔ کہ ایک بھیڑ لگی ہے اور وہ جانورون کو پانی پلا رہے ہین اور اون لوگون کے پاس ہی دو لڑکیان بھی اپنی بکریون کو روکے کھڑی ہین (یہ لڑکیان حضرت شعیب کی بیٹیان تھین۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ یثرون حضرت شعیب کے بھتیجے کی بیٹیان تھین۔ غرض جب حضرت موسیٰ نے اونہین دیکھا تو) اونھون نے اون سے پوچھا کہ تمہارا کیا مطلب ہے۔ بولین۔ کہ ہم اپنے جانورون کو پانی پلانے کے واسطے آئے ہین۔ لیکن جب تک یہ چرواہے پانی پلاکر اپنے جانورون کو نہ لیجائین اوس وقت تک ہم پانی نہین پلا سکتے ہین ہمارا باپ ایک بوڑھا آدمی ہے۔) حضرت موسیٰ کو اون پر رحم آگیا۔ اور کنوے کے پاس آئے۔ اور اوس پر جو چٹان رکھی تھی اوسے اُٹھایا۔ اس چٹان کے اُٹھانے کے واسطے مدین کے کتنے ہی آدمی جمع ہوا کرتے تھے تب کہین وہ اُٹھا کرتی تھی پھر اون

لڑکیون کی بکریون کو پانی پلا دیا) اور وہ جلدی سے اپنے گھر کو لوٹ گیئن - حالانکہ ہمیشہ اون کا یہ دستور تھا کہ حوض مین جو پانی بچا کرتا تھا - اوس مین سے پانی جانورون کو پلایا کرتی تھین (پھر حضرت موسیٰ پلٹے اور سایہ کے واسطے ایک درخت کے نیچے جا کھڑے ہوئے - اور دعا کی اے پروردگار تو اپنے خوان کرم سے جو نعمت بھیجدے مین اوسکا سخت حاجتمند ہون) حضرت ابن عباس کہتے ہین کہ جس وقت حضرت موسیٰ نے یہ بات کہی ہے اوس وقت اون کی بھوک کے باعث یہ حالت ہو رہی تھی - کہ اگر کوئی انسان دیکھتا تو اون کے آنتون کی سبزی دکھائی دیتی تھی - اور اسی باعث سے اونہون نے جو اس وقت مانگا تھا - وہ ایک وقت کا کھانا تھا -

جب یہ لڑکیان اپنے باپ پاس جلدی سے لوٹ کر گیئن تو اونہون نے حضرت شعیب سے یہ سارا قصہ بیان کیا - اور اون مین سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس اون کو بلانے آئی - اور اون کے پاس آکر کہا کہ اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ؕ (میرا باپ تجھے بلاتا ہے - کہ تو نے جو ہمارے جانورون کو پانی پلا دیا اوس کا تجھے بدلا دیوے) جب حضرت موسیٰ اُٹھے اور اوس کے ساتھ چلے - لڑکی آگے آگے ہوئی - اور وہ پیچھے پیچھے ہوئے - مگر ہوا سے اوس لڑکی کا کپڑا اُٹھ گیا - جس سے اوس کا بدن نظر آگیا - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ تو پیچھے چل - اور مجھے راستہ بتاتی جا کیونکہ ہم ایک ایسے خاندان والے ہین جو عورتون کے پیچھے نہین دیکھتے ہین - فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٝ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ؕ (پھر جب حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے پاس پہونچے - اور اپنا سارا حال بیان کیا - تو حضرت شعیب نے کہا - کہ مت ڈر تو ظالم لوگون سے بچ گیا ہے

قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ ؗ	۱۲ - حضرت شعیب کا اپنی بیٹی سے حضرت موسیٰ کا نکاح کرنا

إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ۝ (پھر اون دونو لڑکیون مین
سے ایک نے کہا کہ باوا جان اسے نوکر رکھ لیجئے - کیونکہ جو بہتر سے بہتر آدمی جسے آپ رکھنا چاہین گے
وہ ہوگا جو قوی اور امانت دار ہو اور اسمین یہ دونو صفتین بظاہر موجود ہین -) اوس کے باپ نے
کہا کہ قوت کا حال تو تو نے بیشک دیکھ لیا ہے - مگر یہ تجھے کیسے معلوم ہوا - کہ یہ امانت
دار بھی ہے - اس پر اوس نے اوس قصہ کا بیان کیا جسمین حضرت موسیٰ نے اوسے
اپنے پیچھے چلنے کے واسطے کہا تھا - قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى
ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ
وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ط قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي
وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝
(پھر اوس لڑکی کے باپ نے حضرت موسیٰ سے کہا - مین چاہتا ہون کہ ان اپنی دونو لڑکیون سے ایک
کا تجھ سے اس مہر پر نکاح کر دون - کہ تو میری آٹھ برس نوکری کرے - اور اگر تو دس برس پوری
کر دے تو تیرا احسان ہے اور مجھکو تجھ پر زیادہ محنت اور مشقت ڈالنا منظور نہین ہے تو دیکھے گا
تو معلوم ہو جاویگا کہ مین بھلا آدمی ہون - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ اچھا میرے اور تمہارے درمیان
بات پکی ہو چکی - یہ مجھے اختیار ہے - کہ ان دونو مدتون مین سے جون سی مجھسے ہو سکے
مین پوری کر دون مجھپر کسی طرح کا جبر نہین اور اس قول قرار پر خدا گواہ ہے -)
پھر حضرت موسیٰ اون کے پاس دن بھر رہے - جب شام ہوئی - تو حضرت شعیب نے
کھانا منگایا - حضرت موسیٰ نے کہا کہ مین نہین کھاتا - پوچھا کیون حضرت موسیٰ نے کہا -
کہ ہم ایسے خاندان والے ہین کہ آخرت کے ذرا سے ثواب کے عوض بھی تمام دنیا کو
نہین لیتے ہین - حضرت شعیب نے کہا کہ یہ بات نہین ہے - مین تمہین اوس نیکی کے

عوض نہین کہلاتا ہون - بلکہ یہ میری اور میرے باپ دادون کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جو کوئی مسافر آئے اوسے کہانا کہلایا کرتے ہین - پھر حضرت موسیٰ نے کہانا کہایا - اور حضرت شعیب کو حضرت موسیٰ کی یہ باتین بہت ہی پسند آئین - اور اپنی ایک بیٹی کا جو اونہین بلا کر لائی تھی اور جس کا نام صفورا تھا اون سے نکاح کر دیا -

۱۳ - حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت شعیب کا اوسے حضرت موسیٰ کو دینا -

اور حضرت شعیب نے اوس لڑکی سے کہا - کہ موسیٰ کے واسطے ایک عصا لائے - چنانچہ وہ ایک عصا لائی یہ عصا اونہین ایک فرشتہ نے آدمی کی صورت مین آکر امانت کے طور پر دیا تھا - اوس نے وہ اونہین دیدیا - جب اوس کے باپ نے دیکھا کہ یہ امانت ہے تو اوس سے کہا کہ اسے لیجاؤ - اور کوئی اور عصا لاؤ اوس نے جا کر جہان سے لائی تھی وہان ڈال دیا - اور چاہا کہ کوئی اور عصا لے آئے - پھر جب اوس نے دوسرا عصا اُٹھایا تو اوس کے ہاتھ مین وہ ہی عصا آیا - پھر بہی وہ لوٹا کر لے گئی - لیکن جب لائی تو اوس کے ہاتھ مین وہ ہی عصا آتا تھا - اور دوسرا عصا اوس کے ہاتھ مین آتا ہی نہ تھا - اس واسطے حضرت موسیٰ نے وہ ہی عصا لے لیا - کہ اوس سے بکریان چرائین - جب وہ عصا حضرت موسیٰ نے لیلیا تو حضرت شعیب کو اوس سے بڑی ندامت ہوئی - اور نکلے کہ جا کر اوسے حضرت موسیٰ سے لے آئین - کیونکہ وہ ایک امانت تہی جب حضرت موسیٰ نے دیکہا کہ وہ اوس عصا کو لینے آئے مین تو کہا - کہ مین تو یہ عصا نہین دیتا - اور اس کے رد و بدل مین دونون نے اوس شخص کو بیچ بدا کہ جو شخص اون کو پہلے ملے - پھر اون کے پاس آدمی کی صورت مین ایک فرشتہ آیا - اور اوس نے یہ فیصلہ کیا - کہ موسیٰ اوس عصا کو زمین پر رکہدین - پھر موسیٰ اور

شعیب اوسے دونو الگ الگ اٹھائین - جو اون مین سے اٹھالے وہ ہی اوسے لے
لے حضرت موسیٰ نے اس لیے اوسے رکھدیا - اور اوسے لڑکیون کے باپ نے اٹھایا
تو وہ عصا اون سے نہ اٹھا اور حضرت موسیٰ نے اوسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھا لیا - اس
لیے شعیب نے وہ عصا اونہین ہی دیدیا -

یہ عصا عوسج (ایک قسم کی اونٹ کٹیا) کا تھا جس کے پھولون پتون مین خوشبو آتی ہے - اور جس کا
پیڑ آٹھ دس فیٹ اونچا اور اوپر گچھے دار ہوتا ہے - قدیم زمانہ مین وہ بڑا متبرک سمجھا جاتا تھا
اور عصا کا سر خمیدہ اور دوشاخہ تھا اور کہتے ہین - کہ جنت کے آس کا تھا - جسے حضرت
آدم اپنے ساتھ لائے تھے - اور اسیطرح کی لوگ اور بہی روایتین بیان کرتے ہین -

۱۴ - حضرت موسیٰ کا اپنی بی بی کو لیکر مدین سے روانہ ہونا اور سردی مین آگ کی تلاش مین نکلنا اور ایک عجیب آگ دیکھنا -

اور حضرت موسیٰ حضرت شعیب کے پاس دس
برس تک اون کی بکریان چراتے رہے وَسَارَ
بِاَهْلِهٖ اور جب یہ مدت پوری ہوگئی تو حضرت
موسیٰ اپنی بی بی کو ایام سرما مین وہان سے لیکر روانہ ہوئے - جب وہ رات آئی
کہ جس مین اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کرامت دینا چاہا - اور اوس مین اون کی نبوت
کی ابتدا ہوئی - اور خدا تعالیٰ نے اون سے کلام کیا - تو وہ راستہ بھول گئے - اور یہ نہ
معلوم رہا کہ کدھر کو جائین - اوس وقت اون کی بی بی حاملہ تھی - اسی مین کہ جاڑون کی رات
تھی اور بارش اور برق و رعد کا زور ہو رہا تھا اون کی بی بی کے درد زہ شروع ہوا - اس پر
اونہون نے زند کو یعنی لکڑی کے چقماق کو نکالا - کہ اوس سے اپنی بی بی کے لئے آگ
جلائین - اور اوس سے تاپین اور رات بسر کرین - اور صبح ہونے پر کسی طرح راستہ معلوم
کرین - پھر اونہون نے اپنا سوختہ نکالا - اور آگ نکالی - مگر وہ نہ نکلی اور نکالتے نکالتے

عاجز ہو گیے۔ اسی مین اونہین آگ دکہائی دی۔ جب اونہون نے اوسے دیکھا تو سمجھے کہ آگ ہے۔ مگر وہ اللہ کا نور تھا۔ تو اونہون نے اپنی بی بی سے کہا۔ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ (مجہے آگ سی دکہائی دی ہے۔ مین وہان جاتا ہون شاید وہان سے تمہارے پاس راستہ کی کچہہ خبر لے آؤن یا ہو سکے تو آگ کی ایک چنگاری ہی لیتا آؤن تاکہ تم اوس سے تاپو۔) جب حضرت موسیٰ اوس طرف گیے تو دیکھا کہ ایک نور ہے جو آسمان سے ایک عوسج کے درخت تک پہیلا ہوا ہے جو بہت ہی بڑا ہے بعض اس درخت کو عناب کا درخت بہی بتاتے ہین۔ حضرت موسیٰ کو یہ دیکہکر ایک حیرت ہو گئی۔ اور اوس بڑی آگ کو جس مین دہوان مطلق نہ تھا دیکہکر نہایت ڈرے۔ وہ آگ اوس سبز درخت مین جل رہی تھی۔ اور برابر بڑہتی جاتی تہی اور وہ درخت سرسبز ہوتا جاتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ اوس کے قریب گیے تو وہ آگ پیچہے ہٹ گئی۔ اس سے وہ گہبرائے اور لوٹے۔ پہر اوسمین سے آواز آئی۔ اس آواز کو سنکر اون کی تسلی ہوئی۔ اور اوس کی طرف لوٹے۔

۱۵- حضرت موسیٰ سے آگ مین سے خدا کا باتین کرنا اور عصا اور ید بیضا کا معجزہ دیکر اونہین فرعون پاس جانے کا حکم دینا اور اون کی درخواست پر حضرت ہارون کو بہی اون کا شریک کرنا۔

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(پہر جب حضرت موسیٰ آگ پاس پہونچے۔ تو اوس مبارک مقام مین وادی کے دہنے کنارے سے جو ایک درخت تہا اوس مین سے اون کو آواز آئی۔ کہ مبارک ہے وہ ذات جو اس آگ مین جلوہ فرما ہے اور مبارک ہین وہ لوگ جو اوس کے اردگرد ہین ۔ اور اے موسیٰ یہ تو ہم اللہ ہین سارے جہان کے

پروردگار -) جب حضرت موسیٰ نے یہ آواز سنی اور یہ ہیبت و جلال دیکھا - تو اونھون نے جانا کہ یہ پروردگار کا جلوہ ہے - اس سے اون کا دل دھڑکنے لگا - اور زبان گنگ ہوگئی - اور قوت جاتی رہی - اور وہ اس طرح کے زندہ رہے - جیسے کہ کوئی مردہ ہوتا ہے فقط روح ہی روح اون مین باقی تھی باقی زندگانی کی کوئی علامت نہین رہی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اون کے پاس ایک فرشتہ بھیجا - کہ اون کے دل کو تسلی دے - جب اون کی عقل لوٹ کر آئی - اور ہوش درست ہو گیے تو پھر یہ ندا آئی - فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (تو تو اپنی جوتیان پانون سے نکال ڈال - کیونکہ تو اس وقت طوی نام کے مقدس وادی مین ہے -)

حضرت موسیٰ کو جو جوتیان نکالنے کا حکم ہوا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ اون کی جوتیان مرے ہوئے گدہے کی کھال کی تھین - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اس کی وجہ یہ تھی - کہ حضرت موسیٰ کے پانون اوس مبارک زمین سے چھو جائین -

پھر خدا تعالیٰ نے اون کے دل کی تسکین کے واسطے فرمایا - وَمَا تِلْكَ بِيَمِينِكَ يَا مُوسٰى قَالَ هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِي وَلِيَ فِيهَا مَآرِبُ اُخْرٰى (کہ موسیٰ تمہارے دہنے ہاتھ مین کیا ہے - عرض کیا کہ یہ میری لاٹھی ہے - اس پر سہارا لگاتا ہون اور اسی سے اپنی بکریون پر پتے جھاڑتا ہون) یعنی مین درخت کو اس سے مارتا ہون تو بکریون کے واسطے اوس سے پتے گر پڑتے ہین (اور اس سے میرے اور بھی اغراض نکلا کرتے ہین -) مین اوس مین اپنے کھانے کا تھیلا اور مشک بھی لٹکا لیا کرتا ہون - یہ عصا اندہیری رات مین چمکا کرتا تھا - اور جب پانی کی اونھین ضرورت ہوتی تو اوسے کنوئے مین لٹکا دیتے تھے - اور پانی اوس سے نکالا کرتے تھے - اوس کا سر ڈول

کی طرح سینچا یا کرتا تھا اور اوسمین پانی آجایا کرتا تھا۔ اور جب کسی میوے کی ضرورت
ہوتی تو اوسے زمین مین گاڑ دیتے اور اوس مین شاخین نکل آتی تھین۔ اور اوسی وقت
پھل لگ جاتے تھے۔

قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى ۝ فَاَلْقَاهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ (فرمایا موسی
کہ اس عصا کو ڈال دو چنانچہ موسی نے اوسے زمین مین ڈال دیا۔ تو کیا دیکھتے ہین کہ وہ ایک سانپ
ہے اور دوڑ رہا ہے) اور اوس کا بڑا جسم ہے اور سانپ کی طرح بڑی تیزی سے چلتا ہے

فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَانٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط يَا مُوْسٰى
لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ ط اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ط قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ط سَنُعِيْدُهَا
سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ (جب حضرت موسی نے دیکھا کہ عصا اس طرح چل رہا ہے
کہ جیسے زندہ سانپ چلتا ہو۔ تو پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا) اس پر ندا آئی دا اے
موسی ڈرو نہین۔ ہمارے حضور مین پہونچکر پیغمبر مطمئین ہو جاتے ہین ڈرا نہین کرتے۔ آگے آؤ اور
کسی بات کا خوف نہ کرو۔ تم ہر طرح سے امن مین ہو۔ اور فرمایا کہ اوسے پکڑ لو ڈرو نہین۔ ہم اسی
وقت اوس کی وہی پہلی حالت کردین گے) یہ اللہ تعالی نے زمین پر عصا ڈالنے کا حکم اونہین
اس لیے دیا تھا کہ جب وہ فرعون کے سامنے ڈالین تو ڈرین نہین۔ جب حضرت موسی
آگے آئے تو فرمایا کہ اوسے پکڑ لو اور ڈرو نہین۔ اور اوس کے مُنہ مین اپنا ہاتھ ڈالدو۔
اس وقت حضرت موسی ایک پشمی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اور ہاتھ آستین مین لپیٹ لیا
تھا۔ اور وہ اوس سانپ سے ڈر رہے تھے۔ اس لیے حضرت موسی کو ندا آئی کہ اپنے
ہاتھ سے اپنی آستین الگ ڈالدو۔ چنانچہ اونہون نے ڈالدی۔ اور اوس کے مُنہ مین

اپنا ہاتھ ڈال دیا جبھی اون کا ہاتھ اوس کے منہ مین گیا ہے۔ تو دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہ جس طرح کا عصا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔ کچھ بھی فرق نہ رہا۔

پھر کہا۔ اَدْخِلْ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ (اپنا ہاتھ اپنے گریبان مین رکھ تو وہ بھلا چنگا بے روگ سفید نکلے گا۔) یعنی مرض برص نہ ہوگا۔ چنانچہ اونہون نے اپنا ہاتھ گریبان مین رکھ لیا اور نکالا تو سفید برف کی طرح نکلا۔ اور اوسمین نور چمکتا تھا اور وہ کوئی مرض نہ تھا۔ پھر جب اونہون نے اوسے پھر اندر رکھ لیا تو وہ بھی پہلے کی طرح کا ہو گیا۔ فَذٰلِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهٖ ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فَاسِقِيْنَ ۝ (پھر فرمایا کہ یہ عصا اور ید بیضا دو نو معجزے تجھے تیرے پروردگار کی طرف سے ملے ہین۔ جو تیرے ذریعے سے فرعون اور اوس کے درباریون کی طرف بھیجے جاتے ہین۔ وہ بڑے ہی نافرمان لوگ ہین۔) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ط وَاَخِيْ هَارُوْنُ هُوَ اَفْصَحُ مِنِّيْ لِسَانًا فَاَرْسِلْهُ مَعِيَ رِدْءًا يُّصَدِّقُنِيْٓ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطَانًا فَلَا يَصِلُوْنَ اِلَيْكُمَا بِاٰيٰتِنَا اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ ۝ (جب اللہ تعالے نے حضرت موسی کو فرعون کے پاس جانے کا حکم دیا۔ تو اونہین اپنے بھاگنے کا سبب یاد ہوا۔ اور اللہ تعالی سے عرض کیا۔ کہ پروردگا مین نے تو اون کا ایک آدمی مار ڈالا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ کہین وہ مجھے اسکے عوض مین قتل نہ کر دین۔ اور میرے بھائی ہارون گفتگو مین مجھسے زیادہ بہتر ہین۔ تو اون کو بھی میرا مددگار بنا کر میرے ساتھ بھیج کہ وہ میری تصدیق کرین۔ فرمایا کہ اچھا ہم تمہارے بھائی کو تمہارا قوت بازو بنائینگے اور تم دونو کو ایسا غلبہ دینگے کہ فرعون کے لوگ ایذا رسانی کی غرض سے تم تک پہونچ بھی

نہ سکین گے۔ تم ہمارے معجزہ لیکر جاؤ۔ تم دونو اور جو تمہاری پیروی کرین گے سب غالب رہو گے۔)

۱۶۔ حضرت موسیٰ کا مصر جانا اور حضرت ہارون کو اپنے ساتھ لینا۔

پھر حضرت موسیٰ وہان سے اپنی بی بی کے پاس آئے اور اوسے لیکر مصر کی طرف چلدئے۔ اور وہان رات مین جا کر داخل ہوئے اور اپنی مان کے یہان جا کر مہمان ہوئے۔ لیکن اونہین یہ نہین معلوم تھا کہ یہ میری مان ہے اور نہ مان کو معلوم تھا کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ پھر حضرت ہارون آئے۔ اور اپنی مان سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے۔ اوس نے کہا کہ یہ کوئی مہمان ہے۔ پھر اونہون نے حضرت موسیٰ کو بلایا۔ اور اون کے ساتھ کھانا کھایا۔ اور اون سے حضرت ہارون نے پوچھا کہ تم کون ہو۔ کہا مین موسیٰ ہون یہ سنتے ہی وہ اوٹھے اور دونو باہم بغلگیر ہوئے۔

یہ بھی کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو وہان سات روز تک چھوڑ دیا تھا پھر سات روز بعد اون سے کہا کہ جو تیرے رب نے تجھ سے کہا ہے اوس کا جواب دے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي ۝ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي ۝ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ۝ وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيرًا ۝ (حضرت موسیٰ نے جناب باری مین عرض کیا۔ کہ میرا دل کھولدے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر اور میری زبان مین جو لکنت کی گرہ پڑی ہوئی ہے اوسے بھی وا کردے۔ تا کہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھین اور میرے خاندان والون مین میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اور اون سے میری ہمت بندھا اور میرے کام مین اون کو میرا شریک کر۔ تا کہ ہم دونو یکدل ہو کر کثرت سے تیری تسبیح و تقدیس کرین۔)

پھر اللہ تعالی نے اونہین فرعون پاس جانے کے لیے حکم دیا۔ ان ایام مین جب کہ حضرت موسیٰ اللہ تعالی کے پاس تھے اون کی بی بی وغیرہ اپنی جگہہ پر پڑے رہے اونہین یہ نہین معلوم تھا۔ کہ حضرت موسیٰ کہان ہین۔ استنے مین کوئی مدین کا چرواہا آیا۔ اور اونہین پہچانکر مدین کو بلا لے گیا۔ اور وہ اوس وقت تک حضرت شعیب کے ہی پاس رہی۔ جبتک کہ دریا نہ چرا۔ (جسکا ذکر آیندہ آتا ہے) پھر وہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے آئے۔

اور حضرت موسیٰ مصر کو گیے اور اللہ تعالی نے حضرت ہارون پر وحی بھیجی اور اون کو بتایا کہ حضرت موسیٰ سفر سے واپس آتے ہین اون سے جا کر ملو۔ اس لیے وہ مصر سے نکلے۔ اور اون سے جا کر ملے حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ ہارون اللہ تعالی نے ہمین فرعون کی طرف رسول کر کے بھیجا ہے۔ تم میرے ساتھ چلو۔ کہا۔ بہت بہتر بسر و چشم۔

پھر جب وہ حضرت ہارون کے گھر آئے۔ اور اونہون نے ذکر کیا۔ کہ وہ فرعون کے پاس جائینگے تو حضرت ہارون کی بیٹی نے یہ بات سن پائی۔ اور حضرت موسی اور ہارون کی مان کو خبر ہوگئی۔ یہ سنتے ہی وہ چلا اٹھی اور اونہین اللہ تعالی کی قسم دلائی کہ فرعون کے پاس مت جاؤ۔ نہین تو وہ تم دونو کو مار ڈالیگا۔

۱۷۔ حضرت موسیٰ اور ہارون کا فرعون پاس جانا اور حضرت موسی کا عصا اور ید بیضا کا معجزہ اوسے دکہانا

مگر اونہون نے کچھ پروانہ کی۔ اور شب کے وقت وہان کو گیے۔ اور فرعون کا دروازہ بجایا۔ فرعون نے دربان سے کہا۔ کہ یہ کون شخص ہے جو اس وقت میرے دروازہ پر پکارتا ہے۔ دربان اون کے پاس آئے اور اون سے دریافت کیا۔ کہ وہ کون ہین

ہین ۔حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہم دو نو شخص پروردگار عالم کے بھیجے ہوئے ہین۔ دربان نے یہ جا کر فرعون سے اس کی اطلاع کی۔ اور اوس نے حضرت موسیٰ کو اندر بلا لیا اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ موسیٰ اور ہارون دو سال تک فرعون کے دروازہ پر صبح شام جاتے اور اندر جانے کی اجازت چاہتے تھے۔ مگر کسی کی جسارت نہین پڑتی تہی۔ کہ اون کا حال کوئی فرعون سے عرض کرتا۔ آخر کار ایک مسخرہ نے جو فرعون کو اپنی باتون سے خوش کیا کرتا تہا ان کا حال اوس سے کہدیا۔ اور فرعون نے اونہین اندر بلا لیا۔

جب یہ اندر اوس کے پاس گئے۔ تو حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔ مین پروردگار عالم کی طرف سے بہیجا ہوا آیا ہون۔ کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کردین۔ فرعون نے اونہین پہچان لیا۔ قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ۝ وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَاَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ فَعَلْتُهَا اِذًا وَاَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ۝ فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝

(اور کہا۔ کہ موسیٰ تمہین ہم نے کیا بچہ سا نہین پالا تھا۔ اور کیا تم نے اپنی عمر کے کتنے ہی سال ہمارے درمیان مین بسر نہین کیے ہین۔ اور تم نے ایک اور بھی حرکت کی تہی یعنی ایک قبطی کا خون کیا تھا اور تم بڑے ہی ناشکرے ہو۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کہ مین اون دنون مین یہ غلطی کر بیٹھا تھا اور بیشک مین نے برا کیا تھا اور اسی لیے جب مجکو تم سے خوف ہوا۔ تو مین تمہارے یہان سے بہاگ گیا۔ لیکن اوس کے بعد میرے پروردگار نے مجھے دانائی (یعنی نبوت) عطا فرمائی ہے۔ اور پیغمبرون مین سے مجھے بہی ایک پیغمبر بنایا ہے۔) فرعون نے اون سے کہا۔

کہ اگر تم کوئی اپنے پیغمبری کا ثبوت لائے ہو۔ قَالَ بِهَا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ
فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ (اور اگر سچے ہو تو لاؤ دکھاؤ اس پر حضرت موسیٰ
نے اپنے عصا کو ڈال دیا۔ تو کیا دیکھتے ہین۔ کہ وہ ایک کھلم کھلا اژدہا ہو گیا۔) اور منہ کھولا تو اوس کا
نیچے کا جبڑا تو زمین پر رہا۔ اور اوپر کا قصر کے اوپر پہونچ گیا۔ اور فرعون کی طرف چلا
کہ اوسے پکڑے۔ فرعون اوس سے ڈر کر اور گھبرا کر اُٹھا۔ اور کپڑون مین ہگ رہا۔
پھر اسی خوف سے بتیس روز سے زیادہ اوسے دست آتے رہے۔ اور مرنے کے
قریب ہو گیا۔ غرض فرعون نے حضرت موسیٰ کو پروردگار عالم کی قسم دلائی۔ کہ وہ اپنے
اژدہے کو ہٹا لین۔ حضرت موسیٰ نے اوسے پکڑ لیا۔ اور وہ پھر عصا ہو گیا۔

پھر حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ اپنے گریبان مین ڈال لیا۔ وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ
(اور پھر اپنے ہاتھ کو وہان سے نکالا۔ تو وہ نکالنے کے ساتھ ہی سپید دکھائی دیا۔) جیسے برف ہو
اور اوسمین نور چمکتا تھا۔ پھر اوسے گریبان مین لوٹائے گئے تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے
تھا۔ پھر مکرر اوسے نکالا۔ تو اوس کا نور آسمان مین ایسا چمکنے لگا۔ کہ اوس پر نظر نہین ٹھیرتی
تھی۔ اور اوس کے چارون طرف روشنی ہو گئی تھی۔ اور لوگون کے گھرون کے اندر
اوس کی روشنی پہونچ گئی تھی۔ اور کھڑکیون سے اور پردون کے پرے سے نظر آتا
تھا۔ اور ایسا چمکتا تھا۔ کہ فرعون کی نظر اوس پر نہین ٹھیر سکی۔ پھر حضرت موسیٰ نے اوسے
اپنے گریبان مین کر لیا۔ اور نکالا تو اوس کا وہی رنگ ہو گیا جو پہلے تھا۔

۱۸ حضرت موسیٰ کو تبلیغ رسالت مین نرمی کا حکم اور فرعون کا اون کے ایذا کا مشورہ کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ اور ہارون پر وحی بھیجی فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ
يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى (اور فرمایا کہ اوس سے جا کر نرمی سے بات کرنا شاید وہ سمجھ جائے

اور ہمارا خوف اوس کے دل مین بیٹھ جاے۔) اس لیے حضرت موسیٰ نے اوس سے کہا۔
کہ اگر تو چاہے تو مین تجھے ایسا جوان بنا دون کہ کبھی تو بوڑھا ہی نہو۔ اور ایسا ملک دیدون
کہ کوئی اوسے چھین ہی نہ سکے۔ اور ایسی قوت تیرے جسم مین کردون۔ کہ جس سے
تجھے جماع اور شراب پینے اور سواری کرنے مین خوب لذت آنے لگے۔ پھر جب تو مرے
تو جنت مین جاے لیکن یہ باتین بغیر اس کے نہین ہوسکتین کہ تو مجھ پر ایمان لائے۔
کہا مین اس امر مین اوس وقت تک جواب نہین دیسکتا کہ جب تک ہامان سے نہ پوچھ
لون۔ جب ہامان (جو اوس کا وزیر تھا) آیا تو اوس نے حضرت موسیٰ کا قول اوس سے
بیان کیا اور وہ اس معاملہ مین حیران ہوگیا۔ اور فرعون سے کہا کہ اب تک
تو لوگ تیری پرستش کرتے ہین۔ کیا اب تو دوسری کی عبادت کرے گا۔ پھر کہا۔ کہ مین
تجھے دیکھ جوان بناے دیتا ہون۔ اور اوس کے بالون مین وسمہ لگادیا۔ اور اونہین سیاہ
رنگ دیا۔ اس لیے یہی شخص ہے جس نے سب سے اول سیاہ خضاب کیا ہے
جب یہ حال حضرت موسیٰ نے دیکھا۔ تو اونہین بڑا خوف ہوا اور اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی۔ کہ جو تو نے دیکھا ہے یہ کوئی اندیشہ کی بات نہین ہے۔ کیونکہ
یہ کوئی بہت دنون نہین رہے گا۔ جب یہ بات فرعون نے حضرت موسیٰ سے سنی
تو کہا کہ یہ ساحر ہی ہے اور عالم بھی ہے۔ اور چاہا اونہین قتل کردے۔ مگر ایک شخص
فرعونیون مین سے مومن تھا۔ اور اوس کا نام خرقیل تھا اوس نے کہا۔ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ (کیا تم صرف اتنی بات پر ایک شخص کے قتل
کے درپے ہو۔ کہ وہ خدا ہی کو اپنا پروردگار بتاتا ہے۔ حالانکہ وہ تمہارے پاس معجزے بھی لیکر آیا ہے)

۱۵ ۔ حضرت موسیٰ کا اور سحرون کا مقابلہ اور حضرت موسیٰ کا غالب ہونا

وَقَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ دَرَمَالی

فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ ۝ (اور فرعون کی قوم کے
درباریون نے اوس سے کہا کہ موسی اور اون کے بہائی ہارون کے معاملہ کو اس وقت ملتوی رکہئے
اور گرد نواح کے شہرون مین کچہہ سپاہی اور ہرکارے بہیجدیجئے۔ کہ تمام ماہر ساحرون کو جمع کرکے
آپکے پاس لے آئین۔) چنانچہ فرعون نے ایسا ہی کیا۔ اور ساحرون کو فراہم کرایا۔
اور ستر اور بعض کے نزدیک بہتر یا پندرہ ہزار یا تینس ہزار اکٹھے ہوگیے۔ اور فرعون نے
اون سے بڑے بڑے انعامون کے وعدے کیے۔ اور فرعون کے یہان کوئی تہوار تہا
اوس روز وہ مستعد ہوئے۔ اور اون کی فرعون نے صف جمائی۔ اور مخلوق تماشا
دیکہنے کو اکہٹی ہوئی اور حضرت موسی اور اون کے ساتہ اون کے بہائی حضرت ہارون
بہی آئے۔ اور اون کے ہاتہ مین اپنا عصا تہا فرعون اس وقت اپنی قوم کے اشراف
آدمیون کے ساتہ دربار مین بیٹہا تہا۔ جب حضرت موسی اون لوگون کے پاس پہنچے
قَالَ لَهُمْ مُوسَى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ
تو اون کا جماؤ دیکہکر حضرت موسی نے اون سے کہا۔ کہ کیون تمہاری شامت آئی ہے۔ خدا پر جادو کی
جہوٹی تہمت نہ لگاؤ۔ نہین تو وہ تم پر کوئی عذاب نازل کرکے تمہین ملیامیٹ کردے گا۔) ساحرون
نے ایک دوسرے سے آپس مین کہا۔ کہ یہ تو ساحرون کی سی باتین نہین ہین قَالُوا
لَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ لَمْ تَرَ مِثْلَهُ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغَالِبُونَ (پہر وہ لوگ بولے
کہ ہم جادو دکہائین گے کہ تم نے کبہی نہ دیکہا ہوگا۔ اور یہ بہی کہا۔ کہ فرعون کے اقبال سے ہم ہی
غالب رہین گے) قَالُوا يَا مُوسَى إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَلْقَى قَالَ
بَلْ أَلْقُوا فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ (پہر اون ساحرون نے کہا۔ اے موسی
یا تو یون کرکہ تو اپنی لاٹہی کو پہلے میدان مین ڈال۔ یا یون کر کہ ہم پہلے ڈالین۔ حضرت موسی نے کہا۔

کہ نہین بلکہ تم ہی ڈالو۔ اس پر ساحرون نے اپنی رسیان اور اپنی لاٹھیان ڈالدین۔ تو دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہ آنکھون کے سامنے ایسے بڑے بڑے سانپ ہو گئے کہ جیسے پہاڑ ہون اور تمام میدان اون سے بھر گیا۔ ایک دوسرے کے اوپر چڑھ چڑھ کر چلنے لگے۔ فَاَوْجَسَ فِیْ نَفْسِہٖ خِیْفَۃً مُّوْسٰی (اس سے حضرت موسیٰ کو اپنے دل مین خوف معلوم ہوا۔) پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا (اور فرمایا کہ جو عصا تمھارے دہنے ہاتھ مین ہے اوسے زمین پر ڈال دو کہ انھون نے جو یہ (گُنڈا) بنا کر کھڑا کر دیا ہے اوسے ایک دم مین ہڑپ کر جائے۔) حضرت موسیٰ نے اپنے ہاتھ سے اپنا عصا ڈال دیا۔ تو دیکھتے کیا ہین کہ وہ ایک بڑا اژدہا ہو گیا۔ اور جو اونھون نے اپنی رسیان اور اپنی لاٹھیان ڈالی تھین اور وہ نظرون مین سانپون کی طرح معلوم ہوتی تھین۔ اونھین ہڑپ ہڑپ کھانے اور نگلنے لگا۔ اور اس قدر کھایا۔ کہ وہ بالکل ہو چکے کچھ باقی نہ رہا۔ پھر حضرت موسیٰ نے اپنے عصا کو پکڑ لیا۔ پکڑتے ہی وہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہو گیا۔

۴۴۔ ساحرون کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون کا اونھین اور خرقیل اور اوس کی بی بی کو قتل کرنا۔

اور ان ساحرون کا رئیس اور بڑا ساحر ایک اندھا آدمی تھا۔ اوس سے اوسکے ساتھیون نے کہا۔ کہ موسیٰ کا عصا ایک عظیم اژدہا ہو گیا ہے۔ اور ہماری رسیون اور لاٹھیون کو ہڑپ کئے جاتا ہے۔ اوس نے پوچھا۔ تو کیا ابھی تک وہ نیست و نابود نہین ہوا۔ اور نہ اپنی پہلی حالت پر آیا۔ کہا۔ کہ نہین۔ تو کہا۔ کہ یہ جادو نہین۔ پھر یہ کہکر وہ سجدہ مین گر پڑا اور جتنے ساحر تھے اون سب نے اوس کی تقلید کی۔ وَقَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَبِّ مُوْسٰی وَهٰرُوْنَ (اور بول اٹھے کہ ہم پروردگار عالم پر جو موسیٰ اور ہارون کا پروردگار ہے

ایمان لاسے -) قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ آذَنَ لَكُمْ اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ

(فرعون نے کہا - کیا اس سے پہلے کہ مین تم کو اجازت دون تم موسی پر ایمان لے آئے - ہونہ ہو موسی ہی تمہارا بڑا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا ہے - ہم تمہارے ہاتھ پانون اُلٹے سیدھے کاٹین گے - اور تم سب کو سولی پر چڑہائین گے -)

چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا - اور اون کے ہاتھ پانون کاٹے - اور اون کو قتل کر ڈالا اور وہ کہہ رہے تھے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ٥ (پروردگار ہمارے اب ہم پر توصبر کے دہانے کھولدے اور ہم کو ایسا کر کہ تیری ہی اطاعت مین مرین -) اس لیے یہ لوگ جو صبح کو کفار مین سے تھے شام کو شہید ہو کر مرے -

اور خرقیل جو فرعونیون ہی مین تھا مومن تھا - اور اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا - اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ بنی اسرائیل مین سے تھا - اور بعض کہتے ہین کہ وہ قبطی تھا - اور کوئی کوئی یہ بہی بیان کرتے ہین - کہ وہ بڑہئی تھا جس نے وہ تابوت بنایا تھا جس مین حضرت موسی کو رکھکر دریائے نیل مین اون کی مان نے ڈالدیا تھا - جب اوس نے دیکھا - کہ حضرت موسی کو ساحرون پر غلبہ حاصل ہو گیا - تو اوس نے ایمان ظاہر کر دیا - بعض کہتے ہین کہ اوس نے اپنا ایمان اس سے پہلے ہی ظاہر کر دیا تھا - غرض جب اوس نے اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو وہ بہی ساحرونکے ساتھ قتل کر دیا گیا - اور صلیب اوسے دیدی گئی - اُس کی ایک بی بی بھی تہی وہ بہی مومن تہی اور اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھی - اور وہ فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تہی - ایک مرتبہ وہ اوس کے بالون مین کنگھی کر رہی تہی - کہ کہین کنگھی اوس کے ہاتھ سے گر گئی - تو اوس نے کہا بسم اللہ - فرعون کی بیٹی نے کہا - کہ کیا اللہ سے مراد تیری میرے باپ سے ہے - اوس نے کہا نہین بلکہ وہ اوس سے

مرادمیری میرے پروردگار اور تیری اور تیرے باپکے پروردگار سے ہی۔ فرعونکی بیٹی نے یہ بات اپنے باپ سے کہی۔ فرعون نے اوسے اور اوسکے بچون کو بلایا۔ اور پوچہا کہ تمہارا کون پروردگار ہے کہا میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ ہے اس پر فرعون نے حکم دیا۔ کہ ایک تنور لائین پھر اوسی اور اوسکی اولاد کی عذاب دینے کیلئے اوسی گرم کرایا۔ وہ بولی۔ کہ میری ایک درخواست ہے اگر آپ مانین تو بڑی مہربانی ہوگی۔ فرعون نے پوچہا وہ کیا ہے۔ کہا کہ میری اور میرے بچون کی ہڈیان جمع کردی جائین اور اونہین دفن کردیا جائے۔ کہا اس کی اجازت ہے۔ اور اوس کی اولاد کو حکم دیدیا۔ کہ ایک ایک کرکے تنور مین ڈالدین چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی۔ ان مین سے سب سے آخر مین ایک ننا بچا تھا۔ اوس نے اپنی مان سے کہا کہ امان تو اس مصیبت پر صبر کر تو ہی حق پر ہے۔ اس پر مان اور وہ بچہ دونو تنور مین ڈالدئے گئے۔

۲۱۔ آسیہ کا حضرت موسیٰ پر ایمان لانا اور فرعون کا اوسے ہی قتل کرنا۔

اور آسیہ فرعون کی بی بی بنی اسرائیل مین سے تہی۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ اون مین سے نہ تہی۔ لیکن یہ مومن ہوگئی تہی۔ اور اپنا ایمان چہپاے ہوئے تہی۔ جب اوس کی مشاطہ قتل کردی گئی تو آسیہ نے دیکھا۔ کہ فرشتے اوس کی روح کو اوپر لیے جارہے ہین۔ اللہ تعالیٰ نے اوس کی بصارت ایسی کردی تھی کہ جس سے اوس نے فرشتون کو دیکھہ لیا تھا۔ اور جس وقت کہ اوس مشاطہ پر ظلم ہورہا تھا۔ تو آسیہ اوسے دیکھہ رہی تہی۔ جب اوس نے فرشتون کو دیکھا تو اوس کا ایمان اور بہی مضبوط ہوگیا۔ اور اوسے خوب یقین آگیا کہ موسیٰ سچے پیغمبر ہین۔ وہ اسی سوچ بچار مین تہی۔ کہ فرعون گھر مین آیا۔ اور اوس نے مشاطہ کا حال بیان کیا۔ آسیہ نے کہا کہ تیری شامت آئی ہے۔ جو تو اللہ تعالیٰ سے لڑائی لڑتا ہے فرعون نے کہا۔ کہ تجہے بہی کچہہ اوسی جنون نے لیلیا کہ جو مشاطہ کو ہوگیا تھا۔ کہا مجھے

تو مجنون نہین ہو گیا - بلکہ مین اپنے اور تیرے اور تمام عالم کے پروردگار پر ایمان لائی ہون
یہ سنتے ہی فرعون نے اپنی ساس کو بلایا - اور کہا کہ تیری بیٹی پر بھی وہ ہی بلا نازل ہوئی
ہے جو مشاطہ پر ہوئی تھی - اور قسم کھائی کہ اگر اوس نے موسیٰ کے خدا سے کفر نہ کیا
تو مین اوسے موت کا مزہ چکھاؤن گا - اس واسطے اوس کی مان اوسے خلوت مین
لیگئی - اور اوس سے کہا کہ فرعون کی بات کو مانے آسیہ نے کہا کہ خدا کے ساتھ مین
اب کفر نہین کرون گی - جب فرعون نے یہ سنا تو اپنے سامنے چار میخین گڑوائین - اور
آسیہ کو عذاب دے دے کر مروا دیا -
جب اس بی بی نے موت کو دیکھا - تو کہا - رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۱۵ (اے پروردگار میرے واسطے
اپنے پاس جنت مین تو ایک مکان بنا - اور مجھے فرعون اور اوس کے عمل سے بچا - اور نیز مجھے
ان ظالم لوگون سے نجات دے -) اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اوس کی بصارت کھول دی
اور اوس نے فرشتون کو اور نیز اوس اعزاز و اکرام کی چیزون کو دیکھا جو اوس کے لیے وہان
تیار ہوئی تھین - اور یہ دیکھکر خوش ہوئی - اور ہنسی - فرعون نے کہا دیکھو اس کے جنون
کی یہان تک نوبت پہونچ گئی ہے - کہ اس عذاب کی حالت مین بھی ہنستی ہے
پھر اس کے بعد وہ مر گئی -

۲۲ فرعون کا بنی اسرائیل کو تنگ کرنا اور حضرت موسیٰ کا اونھین تسلی دینا -

جب فرعون نے دیکھا - کہ اوس کی قوم پر حضرت موسیٰ کا رعب چھا گیا - تو وہ اس اندیشہ سے
بڑا متردد ہوا - کہ اوس کے لوگ اوس کی عبادت چھوڑ کر کہین حضرت موسیٰ پر ایمان نہ لے
آئین - تو اوس نے ایک حیلہ بنایا - اور اپنے وزیر سے کہا - يَا هَامَانُ ابْنِ لِي صَرْحًا

لَعَلِّیْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا

(اسے ہامان تو میرے لیے ایک منارہ بنوا۔ شاید ہمین وہ راستے جو آسمان کے چڑھنے کے ہین ملجائین۔ پھر ہم موسیٰ کے خدا تک پہونچ جائین۔ لیکن ہم تو اوسے جھوٹا سمجھتے ہین۔) اس لیے ہامان نے چونہ بنوایا۔ اور یہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے چونہ بنوایا ہے۔ پھر اوس نے کاریگرون کو جمع کیا۔ اور سات برس مین اوسے بنوایا۔ اور اتنا بلند کرایا۔ کہ اوس کے مقابلہ کی اور کوئی عمارت نہ رہی۔ یہ بات حضرت موسیٰ پر نہایت گران گزری۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی۔ کہ موسیٰ تم اوسے جو وہ چاہتا ہے کرنے دو۔ مین نے ڈھیل چھوڑ دی ہے۔ اور ایک آنِ واحد مین مین اوس کے تمام کام میٹ دون گا۔ پھر جب یہ عمارت بنکر مکمل ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو حکم دیا۔ اور اونھون نے وہ مکان گرا دیا۔ اور جو جو کاریگر اور کارپرداز وہان تھے اونھین سب کو مار ڈالا۔ جب فرعون نے اللہ کی یہ حکمت دیکھی۔ تو اپنے لوگون کو حکم دیا۔ کہ بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ سے ساتھ سختی سے پیش آئین۔ چنانچہ اونھون نے ایسا ہی کرنا شروع کیا۔ اور بنی اسرائیل سے ایسے کام لینے لگے کہ جو اون کی طاقت سے بھی باہر تھے۔ اور مرد اور عورتون دونو سے سختی کا برتاؤ ہونے لگا۔ پہلے یہ دستور تھا۔ کہ جب بنی اسرائیل سے کوئی کام لیتے تو اونھین کھانے کو دیا کرتے تھے۔ لیکن اب اونھون نے کھانا دینا بھی چھوڑ دیا۔ اس لیے جب وہ کام کرکے آتے تو اون کا برا حال ہو جاتا تھا۔ اور پھر اپنی قوت حاصل کرنیکے واسطے اونھین محنت کرنا پڑتی تھی۔ اس لیے بنی اسرائیل نے اس امر کی حضرت موسیٰ سے شکایت کی حضرت موسیٰ نے کہا۔ اِسْتَعِیْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ط اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ٥ عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَیَسْتَخْلِفَكُمْ

فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ٥ لوگو اللہ سے مدد مانگو اور صبر کیئے رہو۔ ملک تو سب اللہ ہی کا ہے۔ اللہ بندون مین سے جسے چاہتا ہے۔ اوس کا مالک بنا دیتا ہے۔ اور انجام بخیر پرہیزگارون کا ہی ہوتا ہے۔ اب وہ وقت قریب آ لگا ہے۔ کہ اللہ تعالی تمہارے دشمن کو ہلاک کرڈالے۔ اور تمہین بجائے اوس کے ملک مین قایم کرے۔ دیکھئے کہ پھر تم کیسے عمل کرتے ہو۔)

۲۳۔ خدا تعالی کا فرعونیون پر مصائب کا نازل کرنا۔ پھر جب فرعون اور اوس کی قوم نے ایمان لانے سے انکار کیا اور کفر پر ہی جمے رہے۔ تو مگر پھر بھی اون کا ایمان نہ لانا

اللہ تعالی نے اون پر اپنے معجزے بھیجے۔ چنانچہ ان مین سے پہلے طوفان بھیجا۔ یعنی علی التواتر اون پر مینہ برسایا۔ اور اُن کی تمام چیزین غرق ہوگئین۔ تو وہ لوگ بولے۔ يَا مُوسَىٰ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ (اے موسی ہمارے واسطے اپنے پروردگار سے دعا مانگ) کہ اس بلا کو ہم سے دور کردے۔ پھر ہم تجھ پر ایمان لے آئین گے اور بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ روانہ کردین گے۔ حضرت موسی نے اس لیے دعا مانگی اور اللہ تعالی نے اوس بلا کو دور کردیا۔ اور اون کے کھیت اوگے اور پھلے پھولے۔ اس پر کہنے لگے۔ کہ اس مینہ کی تو ہم کو ضرورت ہی تھی۔ پھر اللہ تعالی نے اون پر ٹیری بھیجی۔ جس نے اون کی کھیتی کھالی۔ یہ دیکھکر اونہون نے پھر حضرت موسی سے دعا چاہی۔ اور کہا۔ کہ اگر یہ مصیبت رفع ہوجائے تو ہم ایمان لے آئین گے اللہ تعالی نے یہ مصیبت بھی دور کردی لیکن وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ اور کہا کہ ہماری کھیتی کچھ باقی رہگئی ہے۔ اس لیے اللہ تعالی نے اون پر قمل کو بھیجا۔ جو قمل (یعنی سسنڈی) کو کہتے ہین۔ اس نے تمام کھیتی اور سبزی کو کھاکر برباد کردیا۔ یہ سسنڈیان اون کے کھانون کو بھی خراب کردیتی تھین

اور وہ کسی طرح اون سے بچ ہی نہ سکتے تھے۔ اس واسطے اونہون نے پھر حضرت موسیٰ سے کہا۔ کہ اگر یہ جاتی رہین توہم ایمان لے آئین گے۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی۔ مگر وہ ایمان نہ لائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر مینڈکین بھیجین۔ اور اون کی یہ کثرت ہوگئی۔ کہ ہانڈیون مین اور کھانون مین آ آکر گرنے لگین۔ اور اون سے گھر بھر گیے۔ پھر اونہون نے حضرت موسیٰ سے کہا۔ کہ اگر یہ دور کردو توہم ایمان لے آئین پھر حضرت موسیٰ نے اون کا کہنا کیا۔ مگر وہ پھر بھی ایمان نہ لائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر خون بھیجا۔ جس سے فرعونیونکی کنوؤن مین خون ہوگیا اور یہ کیفیت ہوگئی۔ کہ اسرائیلی اور فرعونی دونو ایک ہی جگہہ سے پانی پیتے مگر اسرائیلی کے برتن مین پانی آتا۔ اور فرعونی جب پیتا تو وہ خون ہوتا۔ اور اگر اسرائیلی اپنے منہ مین پانی لیکر کسی فرعونی کے منہ مین ڈالدیتا تو اوسکے منہ مین جاتے ہی خون ہوجاتا۔ یہ حالت سات روز تک رہی۔ اس پر پھر اونہون نے حضرت موسیٰ کی خوشامد کی کہ اگر یہ عذاب جاتا رہے توہم ایمان لے آئین گے لیکن پھر بھی وہ ایمان نہ لائے۔ جب حضرت موسیٰ اون سے مایوس ہوگیے کہ وہ اور فرعون کوئی ایمان نہ لائینگے۔ تو حضرت موسیٰ نے اون پر بددعا کی۔ اور حضرت ہارون نے آمین کہی۔ قَالَ رَبَّنَا اِنَّكَ اٰتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَهٗ زِيْنَةً وَّاَمْوَالًا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِكَ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ قَالَ قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا (حضرت موسیٰ نے عرض کیا۔ اے پروردگار تو نے فرعون اور اوس کے سردارون کو دنیا کی زندگی مین بڑی شان وشوکت اور دولت دے رکھی ہے۔ اے پروردگار تو نے یہ چیزین اونہین اس واسطے دے رکھی ہین۔ کہ وہ لوگون کو تیرے راستہ سے بہکائین۔ اے پروردگار تو ان کے مالون کو ستیاناس کردے اور اون کے دلون کو سخت کردے کہ وہ سخت عذاب دیکھے

بغیر تجھپر ایمان ہی نہ لائین - اللہ تعالی نے فرمایا - کہ تمہاری دونوں کی دعا قبول ہوگئی - پھر جب اللہ تعالی نے اون کی دعا قبول کرلی - تو اون کے گھوڑے اور جواہر اور شان و شوکت کی چیزین چھوڑکر عام چیزین سب پتھر کی کردین - اور اون کے تمام نخل اور گندم اور آٹا وغیرہ پتھر ہوگیا - اور یہ بھی اون معجزات مین سے ایک معجزہ ہوگیا جو حضرت موسی نے اون کے سامنے کیئے تھے - یہ سب نو معجزہ تھے - چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ ٥ یعنی ہم نے موسی کو نو کھلے کھلے معجزے دیئے تھے اور وہ یہ ہین - عصا ۱ - ید بیضا ۲ - طوفان ۳ - قحط ۴ - ملخ ۵ - مینڈک ۶ - سنڈیان ۷ - خون ۸ - اموال ۹ کا ملیا میٹ کرنا اور پتھر بنانا -

۲۴ - حضرت موسی کا مصر سے بنی اسرائیل کو لیکر بھاگنا اور دریائے نیل کے پار ہوجانا - جب حضرت موسی کو اسی حال مین ایک مدت گزر گئی تو اللہ تعالی نے اونہین بنی اسرائیل کو لیکر وہان سے نکل جانے کے لیے حکم دیا - اور فرمایا - کہ حضرت یوسف بن یعقوب کا تابوت بھی وہان سے لیجائین اور جاکر ارض مقدس مین اوسے دفن کردین - حضرت موسی کو حضرت یوسف کی قبر معلوم نہ تھی - اس لیے اونہون نے اس کی جستجو کی - اون کی قبر کا مقام صرف ایک بوڑھی عورت کو معلوم تھا - اوس نے بتایا کہ دریائے نیل مین فلان جگہہ اونکی قبر ہے - جب یہ معلوم ہوگیا تو حضرت موسی نے اوسے وہان سے نکال لیا اور اپنے ساتھ لے لیا - اون کا جنازہ ایک مرمر کے تابوت مین تھا -

پھر حضرت موسی چلے - اور اونہون نے بنی اسرائیل کو حکم دیا - کہ قبطیون سے زیور عاریت لین - اور جہانتک ہوسکے اسیقدر کوتاہی نکرین - چنانچہ اونہون نے حکم کی تعمیل کی - اور بہت چیزین لین - اور حضرت موسی بنی اسرائیل کو لیکر رات مین سے نکلے قبطیونکو یہ حال معلوم نہ تھا - اور حضرت موسی بنی اسرائیل کے پیچھے پیچھے اور حضرت ہارون اون کے آگے آگے تھے

جس وقت یہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے ہین تو اون کی تعداد چھ لاکھ بیس ہزار تھی۔ اون کے پیچھے پیچھے فرعون بہی روانہ ہوا۔ اور اوس کی فوج کے آگے آگے ہامان تھا فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ○ (پہر دونو فریق بنی اسرائیل اور فرعونی ایک دوسرے کے قریب آگئے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تو حضرت موسیٰ کے لوگون نے کہا۔ کہ اب تو دشمن نے ہم کو آلیا۔) موسیٰ تیرے آنے سے پہلے بھی یہ لوگ ہمین ایذا دیتے تھے اور تیرے آنے کے بعد بہی ہمین یہ ستاتے ہین۔ پہلے تو یہ تھا۔ کہ ہمارے لڑکون کو وہ ذبح کرتے اور لڑکیون کو رکھ لیا کرتے تھے۔ اور اب یہ ہے کہ فرعون ہمین پکڑا چاہتا ہے اور پکڑتے ہی قتل کردے گا قَالَ كَلَّا إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ○ (حضرت موسیٰ نے کہا کہ ہرگز نہین۔ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے۔ کوئی دم مین وہ مجھے بچاؤ کا راستہ دکھائیگا) اور بنی اسرائیل دریا تک پہونچ گیے۔ اور اب دریا کے اور اون کے درمیان کچھ فاصلہ نہ رہا۔ اور فرعون پیچھے سے آگیا۔ اس سے اونہین اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا۔ مگر حضرت موسیٰ آگے بڑہے۔ اور اپنا عصا دریا مین مارا۔ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ○ (اور دریا پہٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ اور ہر ایک ٹکڑا گویا ایک اونچا پہاڑ بنگیا۔) اور اوسمین ہر سبط کیواسطے ایک ایک راستہ یعنی بارہ راستے ہوگئے۔ چونکہ ایک سبط دوسرے سبط کو نہین دیکھ سکتا تھا اسواسطے ہر سبط نے کہا۔ کہ ہمارے ساتھی ہلاک ہوگیے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے پانی کو حکم دیا۔ اور اوسمین دریچے ہوگئے اور ہر ایک سبط کو اپنے دھنے بائین جانب نظر آنے لگے اور وہ نکلکر پار ہو گیے۔

۲۵۔ فرعون کا اور اوس کے ساتھیون کا دریاے نیل مین غرق ہونا۔

اور اتنے مین فرعون اور اوس کے ساتھی بہی دریا کے کنارے آپہونچے۔ اور جس طرح کہ پانی ہوگیا تھا۔ اور اوس مین راستے بن گیے۔ تہے وہ اوس نے دیکھا تو کہا۔ کہ دیکھو دریا

میرے سبب سے جدا جدا ہوگیا ہے۔ اور میرے واسطے اوس مین راستے ہوگیے مین
کہ مین اپنے دشمنون کو جاکر پکڑ لون۔
جب فرعون اون راستون کے کنارے پر جا کر کھڑا ہوا۔ تو اوس کا گھوڑا اوس کے اندر
جانے سے رُک گیا اس لیے جبرئیل ایک مادیان پر سوار ہوکر آئے جس کو گھوڑے کی
ضرورت تھی۔ جب اس مادیان کی بو گھوڑون نے سونگھی تو اوس کے پیچھے چل پڑے
اور چلتے چلتے دریا کے اوس کنارے پہونچ گیے۔ اور اون مین کے اول شخص
نے چاہا کہ باہر نکلے۔ اور ادہر پیچھے سب اندر دریا مین اخیر تک داخل ہوگیے۔ تو دریا
کو خدا کا حکم ہوا۔ کہ اونہین لے لے۔ چنانچہ دریا مین موجین چلنے لگین اور وہ اوس
کے پانی مین آگئے اور سب ڈوب گیے۔ اور یہ سارا حال بنی اسرائیل دیکھ رہے تھے
اور حضرت جبرئیل فرعون کے پاس آئے اور دریا کی گیلی مٹی لی۔ اور اوس کے منہ مین
بہر دی۔ تا کہ وہ اوس وقت توبہ کرکے خدا کو کہین راضی نہ کرلے۔ قَالَ اٰمَنْتُ اِنَّهٗ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کیونکہ جس وقت فرعون ڈوبنے لگا تو اوس نے
کہا۔ مجھے اب یقین آیا کہ جس خدا پر بنی اسرائیل ایمان لاے ہین اوس کے سوا کوئی اور معبود نہین
ہے۔ اور اب مین بھی اوسی کے فرمانبردارون مین سے ہون۔) اس پر اللہ تعالی نے حضرت
میکائیل کو بھیجا۔ اور اونہون نے اوس کے چڑانے کے لیے کہا۔ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ
وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ (کیا اب ایمان لایا۔ پہلے تو نافرمانی کرچکا اور مفسدون مین ہوچکا ہے۔)
جبرئیل نے نبی صلعم سے یہ بیان کیا تھا۔ کہ وہ وقت دیکھنے کے قابل تھا۔ جس وقت کہ
مین فرعون کے منہ مین دریا کی کیچڑ لیکر گہسیڑ رہا تھا۔ اس خوف سے کہ کہین وہ ایسا لفظ نہ کہے
کہ جس سے اللہ تعالی کو رحم آجاے۔

جب بنی اسرائیل بچ گیے۔ تو بولے کہ فرعون ابھی غرق نہین ہوا ہے۔ اس لیے حضرت موسیٰ نے دعا مانگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرعون کو جو غرق ہوگیا تھا دریا مین سے نکالا۔ اور بنی اسرائیل نے اوسے پکڑ لیا اور اوس کے ناک کان کاٹے۔

۲۶۔ بنی اسرائیل کی بتون کی پرستش کی آرزو اور یوشع اور کالب کا فوج لیکر فرعون کے ملک کو لوٹنا

پھر بنی اسرائیل آگے بڑھے اور ایسے لوگون کے پاس پہونچے کہ جو بتون کی پرستش کیا کرتے تھے۔ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ (اون کے بتون کو دیکھکر بولے کہ موسیٰ جس طرح ان کے بت ہین ایسے ہی ہمارے لیے بھی ایک بت بنا دے۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم بڑے ہی جاہل لوگ ہو۔) اس لیے اونہون نے یہ خیال چھوڑ دیا۔

پھر حضرت موسیٰ نے دو بڑے بڑے لشکر تیار کیے۔ ہر ایک لشکر مین بارہ ہزار آدمی تھے۔ اور فرعون کے شہرون کی طرف بھیجے۔ جو اس زمانہ مین محافظون سے خالی پڑے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اون کے سردارون اور رئیسون کو ہلاک کر ڈالا تھا۔ اور عورتون بچون ساٹھ برس کے بوڑھون مریضون مشایخ اور عاجزون کے سوا وہان اور کوئی نہین رہا تھا۔ یہ لوگ وہان گیے۔ اور اون کے مال لوٹے۔ اور جو کچھ اون سے اُٹھ سکا اوسے اُٹھا لائے باقی جو وہ نہ اُٹھا سکے اوسے وہان کے اور لوگون کے ہاتھ بیچ ڈالا۔

اور دونو لشکرون کے سردار یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا تھے۔

۲۷۔ حضرت موسیٰ کا توریت لینے کے لیے کوہ طور پر روزہ رکھکر جانا۔

جب حضرت موسیٰ مصر مین ہی تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اون سے وعدہ کیا تھا۔ کہ جب بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے نکل جائین گے۔ اور اللہ تعالیٰ اون کے دشمن کو ہلاک

کرڈالے گا تو بنی اسرائیل کو ایک ایسی کتاب دیگا۔ جس مین حلال وحرام سب چیزین لکھی
ہون گی۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کو ہلاک کرڈالا اور بنی اسرائیل کو نجات دیدی۔
تو اونہون نے کہا۔ موسیٰ اب وہ کتاب لائیے جس کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ حضرت
موسیٰ نے پروردگار سے عرض کیا۔ تو حکم ہوا۔ کہ تیس۳۰ دن کا روزہ رکھو اور خود بھی پاک بنو اور
اپنے کپڑے بھی پاک کرو۔ اور پہاڑ پر آؤ جس کا نام کوہ طور سینا ہے۔ وہان ہم تم سے
کلام کرین گے۔ اور تمہین کتاب بھی دین گے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے تیس۳۰ دن کا
روزہ رکھا۔ اور شروع پہلی ذیقعدہ کو کیا۔ اور پہاڑ کو گئے۔ اور اپنے بھائی ہارون کو بنی اسرائیل
کی نگرانی پر اپنے بجائے مقرر کر گیے۔ جس وقت وہ پہاڑ پر پہونچے تو اونہین اپنے
منہ کی بو بری معلوم ہوئی۔ اس واسطے اونہون نے خرنوب کی لکڑی سے اور بعض کہتے
ہین کہ کسی درخت کی چھال سے مسواک کرلی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی
اور فرمایا۔ کہ روزہ دار کے منہ کی بو میرے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ اور
اس کی خلاف ورزی مین خدا تعالیٰ نے اونہین حکم دیا۔ کہ دس روز اور روزہ رکھین۔ چنانچہ
اونہون نے دس روز اور دسوین ذی الحجہ تک روزہ رکھا۔ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
(جس سے پروردگار موسیٰ کا وعدہ چالیس رات کا پورا (چلّہ) ہو گیا۔

۲۸۔ سامری کا بنی اسرائیل کے لوٹ کے زیور سے گوسالہ بنانا اور بنی اسرائیل کا اوسے پوجنا

انہین دس دنون مین بنی اسرائیل مین ایک نیا فتنہ کھڑا ہوا۔ کیونکہ وہ تیس روز گزر گئے تھے
جن کا حضرت موسیٰ نے وعدہ کیا تھا اور وہ وہان سے نہ لوٹے تھے۔ یہان ایک شخص
سامری تھا۔ جو باجرمی فرقہ کا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین ہی سے تھا۔
حضرت ہارون نے کہا کہ بنی اسرائیل یہ مال غنیمت اور زیور جو تم قبطیون سے مانگ کر لائے

ہو تمہارے لیے حلال نہین ہے - اسکے واسطے ایک گڑہا کھود دو - اور اوسے وہان اوس وقت تک پڑا رہنے دو - جبتک کہ موسی لوٹ کر نہ آئین - جب وہ آئین گے تو جیسی اون کی راے ہوگی - اوس کے مطابق کرنا - چنانچہ ان لوگون نے حضرت ہارون کے حکم کی تعمیل کی - اور اس سامری نے ایک مٹھی بھر مٹی وہان سے لی - جہان کہ جبرئیل کے گھوڑے کے سم راستے مین پڑے تھے - اور اوسے اوس زیور مین ڈال دیا اس سے وہ زیور ایک گاے کا بچھڑا یا گوسالہ جسم بے روح ہوگیا - اور گاے کی طرح بولنے لگا - بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ زیور آگ مین ڈال کر پگلا دیا گیا تھا - اور اوسمین سامری نے یہ مٹی ڈالی تھی - جس سے وہ زیور ایک گوسالہ جسم بے روح ہوگیا - اور اُس کی بیل کی سی آواز ہوگئی (غالباً یہ آواز اوس بچھڑے مین ایسی ہی ہوگی جیسے آج کل بھی اہل ولایت کٹھ پتلیوں مین آواز کی کل بنا دیا کرتے ہین -) بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ وہ بولتا بھی تھا اور چلتا بھی تھا - اور یہ بھی بیان کرتے ہین - کہ وہ صرف ایک مرتبہ بولا تھا - پھر کبھی نہین بولا اور کہتے ہین کہ سامری نے یہ بچھڑا تین دن مین اس زیور سے ڈہال لیا تھا - اور پھر اوسمین مٹی ڈال دی تھی جس سے وہ کھڑا ہوگیا اور بولنے لگا تھا - جب اونھون نے اوسے دیکھا تو سامری نے اون سے کہا کہ یہی تو تمہارا اور نیز موسیٰ کا خدا ہے - موسیٰ اوسے بھول کر یہان چھوڑ گیا ہے اور خود اُس کی تلاش مین کہین چلا گیا ہے - اس لیے وہ لوگ اوس کی عبادت پر جھک پڑے - وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنتُم بِهِ وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَٰنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي ٥ (اور حضرت ہارون نے اون سے پہلے ہی کہدیا تھا - کہ لوگو - یہ تو اس بچھڑے کے ذریعے سے تمہاری آزمائش کی جا رہی ہے - ورنہ تمہارا پروردگار رحمن ہے - اوس کی عبادت کرو اور میری پیروی کرو اور میری بات مانو -) اس پر بعض

لوگون نے اون کی اطاعت کی - اور بعضون نے اون کی بات نہ مانی اس لیے وہ اپنے ساتھیون کو لیکر چپ رہے اور نافرمانون سے لڑے نہین -

۲۹ - گوسالہ کی پرستش کی نسبت حضرت موسیٰ اور خدا تعالیٰ کی باتین اور حضرت موسیٰ کا خدا کو دیکھنے کی درخواست کرنا مگر نہ دیکھ سکنا

حضرت موسیٰ خدا تعالیٰ کے پاس اور بہی اپنے ساتھ چالس آدمیون کو لے گئے تھے - لیکن جب پہاڑ قریب رہ گیا - تو وہ اللہ تعالیٰ کے پاس مناجات کے لئے آگے بڑھ گئے - تو اللہ تعالیٰ نے اون سے فرمایا - مَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى (اے موسیٰ تم جلدی کرکے اپنے لوگون سے کیسے آگے آگئے عرض کیا - کہ وہ بہی تو میرے پیچھے ہی پیچھے چلے آرہے ہین - پروردگار مین تیری طرف جلدی کرکے اس لیے بڑہ آیا ہون کہ تو مجھ سے خوش ہو -) قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرے پیچھے تیری قوم کو ہمنے ایک اور بلا مین مبتلا کردیا ہے - اور وہ یہ ہے کہ سامری نے اونہین گمراہ کردیا ہے حضرت موسیٰ نے کہا کہ سامری نے تو اتنا کیا - کہ اوس نے گوسالہ کی پرستش کے لیے اون سے کہا - لیکن روح کس نے پہونکی اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ ہم نے - کہا تو پہر تو ہی نے تو اونہین گمراہ کیا -

پہر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تو اونہون نے چاہا - کہ وہ خدا کو دیکھین قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِيْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّآ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (کہا پروردگار تو مجھے اپنی جان دکہا دے کہ مین تجھے ایک نظر دیکھ لون - اللہ تعالیٰ نے فرمایا -

کہ تو ہم کو ہرگز نہین دیکھ سکے گا۔ لیکن ہان اگر ایسا ہی شوق ہے۔ تو اس سامنے کے پہاڑ پر نظر کرو۔ ہم اس پر اپنا جلوہ دکھاتے ہین۔ اگر پہاڑ اپنی جگہہ پر ٹھیرا رہا تو جاننا کہ تو بھی ہم کو دیکھ سکے گا۔ پھر جب اون کا پروردگار اوس پہاڑ پر جلوہ افگن ہوا۔ تو اوسے چکنا چور کر دیا۔ اور حضرت موسیٰ غش کھا کر گر پڑے۔ پھر جب ہوش مین آئے تو کہا تیری ہی ذات پاک ہے۔ مین اپنی بیجا درخواست سے تیری جناب مین توبہ کرتا ہون اور مومنین مین سے مین تجھپر سب سے اول ایمان لانے والا بندہ ہون۔)

۳۰۔ حضرت موسیٰ کا تختیان لانا اور بچھڑے کی عبادت کی وجہ سے حضرت ہارون پر غصہ کرنا اور سامری کو نکالنا اور بچھڑے کو جلا کر پھینک دینا

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو تختیان دین جس مین سب حلال وحرام اور مواعظ لکھے ہوئے تھے پھر حضرت موسیٰ وہان سے لوٹ کر آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نور کی تجلی سے اون کا چھرہ ایسا منور ہوگیا تھا کہ کسی کی طاقت نہ تھی جو اون کے نورانی چھرہ پر نظر ڈال سکے۔ اس لیئے وہ چالیس روز تک برابر اپنے چھرہ پر حریر ڈالے رہے۔ پھر اوس کے بعد وہ حریر اونہون نے دور کر دیا۔ غرض جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے پاس آئے۔ اور اونہون نے دیکھا کہ اونہون نے بچھڑے کی پرستش کی ہے تو غصہ مین آکر اونہون نے تختیان پھینک دین۔ اور اپنے بھائی ہارون کا سر اور ڈاڑہی پکڑ کر اون کو اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ قَالَ يَا بْنَ أُمَّ لَا تَأْخُذْ بِلِحْيَتِي وَلَا بِرَأْسِي إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تَقُولَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِي ۝ (حضرت ہارون نے کہا۔ کہ اے میری مان جاے میری ڈاڑہی اور میرا سر نہ پکڑ۔ مین اس بات سے ڈرا۔ کہ تو واپس آکر کہین یہ نہ کہنے لگے کہ تو نے بنی اسرائیل مین پھوٹ ڈالدی۔ اور میری بات کا پاس نہ کیا۔) اس پر حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون

کو توچھوڑ دیا اور سامری کی طرف متوجہ ہوئے۔ وَقَالَ فَمَا خَطْبُكَ يَا سَامِرِيُّ ط قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ط قَالَ فَاذْهَبْ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ (اور کہا کہ سامری تجھے کیا ہوگیا تھا۔ سامری نے کہا۔ کہ مجھے وہ چیز دکھائی دی تھی جو اورون کو نہین دکھائی دی (یعنی جبرئیل کو دیکھا کہ وہ گھوڑے پر سوار چلے جارہے ہین۔ اور اون کے گھوڑے کے سمون کے نیچے جو زمین آتی ہے وہان کی سوکھی گھانس ہری ہو جاتی ہے۔) تو مین نے فرشتہ (کے گھوڑے) کے نقش قدم (کی مٹی) سے ایک مٹھی بھر لی پھر اوس کو اس (بچھڑے) مین ڈالدیا۔ اوس وقت میرے دل نے مجھے یہ ہی صلاح دی۔ حضرت موسیٰ نے کہا جا (دور ہو) اس زندگی مین تو تیری سزا ایسی ہے۔ کہ تو ہمیشہ کہتا پھر (دیکھو مجھے کوئی) چھو نہ جانا۔) پھر اوس بچھڑے کو لیا۔ اور سوہن سے توڑ کر اوسے جلادیا۔ اور سامری کو حکم دیا کہ اوس پر پیشاب کرے اور پھر دریا مین اوس کی راکھ پھینکدی۔

۱۳۔ گوسالہ پرستی کی سزا مین قتل اور خطا کا معاف ہونا۔

اور جس وقت حضرت موسیٰ نے تختیان اپنی لائی ہوئی غصہ مین آکر ڈالدی تھین تو اون مین سات مین کا چھٹا حصہ جاتا رہا تھا۔ صرف ایک ساتوان حصہ باقی رہگیا تھا اور بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ کے غصہ کو دیکھکر توبہ کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اون کی توبہ نہین قبول کی۔ اور حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ (لوگو تم نے بچھڑے کی پرستش کرنے سے اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا۔ اپنے خالق کی درگاہ مین چاہیئے کہ توبہ کرو۔ اس طرح کہ آپس مین لڑکر اپنے آپ کو قتل کر ڈالو۔) چنانچہ جنہون نے بچھڑے کی پرستش کی تھی اور جنہون نے

پرستش نہین کی تھی آپس مین لڑے اور قتل ہوے - اور اس طرح جو لوگ قتل ہوئے فریقین سے شہید ہو گئے - اس وقت اون مین سے ستر ہزار آدمی مارا گیا اور حضرت موسیٰ اور ہارون نے اون کی خطا معاف کرانے کے لیے دعا مانگی - تو اللہ تعالیٰ نے اون کی خطا معاف کردی - اور حکم دیا - کہ اب نہ قتل کرین - اور اون کی توبہ قبول ہوگئی - اور حضرت موسیٰ نے چاہا - کہ سامری کو قتل کردین - اللہ تعالیٰ نے حکم دیا - کہ اوسے چھوڑ دو اس واسطے حضرت موسیٰ نے اوس پر لعنت کرکے چھوڑ دیا

۳۲ - حضرت موسیٰ کا ستر آدمیون کو لیکر میقات پر جانا اور اون کا خدا کی باتین سننا اور مرکر جی اُٹھنا

پھر حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے بزرگونمین سے ستر آدمی منتخب کیے - اور اون سے کہا میرے ساتھ اللہ کے پاس چلو - اور جو کچھ تم نے کیا ہے اوس سے توبہ کرو - اور روزہ رکھو اور طہارت کرو - اور اون کو لیکر طور سینا پر اوس وقت وہان پہونچے جو اللہ تعالیٰ نے اون کے واسطے مقرر کیا تھا - حضرت موسیٰ کے ہمراہیون نے اون سے کہا - ہم چاہتے ہین اپنے پروردگار کا کلام اپنے کانون سے سنین - کہا اچھا جب حضرت موسیٰ پہاڑ کے قریب گیے - تو اون پر ایک ابر آیا - اور تمام پہاڑ پر چھا گیا - حضرت موسیٰ اوسمین گیے - اور ہمراہیون سے کہا - کہ میرے بابر آجاؤ - وہ پاس آگئے - اور ابر مین داخل ہوگئے اور سب نے سجدہ کیا - اور اپنے کانون سے خدا کا کلام سنا کہ وہ حضرت موسیٰ کو اوامر اور نواہی کی ہدایت کرتا تھا - جب اللہ تعالیٰ کلام کرچکا - تو حضرت موسیٰ پر سے ابر چلا گیا - اور حضرت موسیٰ اون کی طرف متوجہ ہوئے يَا مُوسَىٰ لَن نُّؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ ۝ (تو اون لوگون نے کہا - اے موسیٰ ہم جب تک خدا کو ظاہر مین نہ دیکھ لین اوس وقت تک اس بات پر ایمان لانے والے نہین کہ خدا ہی تم سے کلام کررہا ہے - اس پر

(خدا فرماتا ہے۔ تمکو بجلی نے آلیا۔) اور وہ سب کے سب مر گئے۔ پھر حضرت موسیٰ نے مناجات کی اور دعا مانگی اور کہا۔ پروردگار مین بنی اسرائیل کے اچھے اچھے لوگ چنکر لایا تھا۔ اور اب مین پھر اون کے پاس جاؤن گا۔ اور وہ میرے ساتھ نہ ہون گے تو بنی اسرائیل میری تصدیق نہ کرین گے۔ یہ دعا حضرت موسی برابر کئے چلے گیے جس سے آخر خدا تعالی نے اون کی روحین پھر واپس کردین۔ اور ایک ایک کرکے زندہ ہوگئے۔ اور ایک دوسرا اون کو زندہ ہوتے دیکھتا گیا۔ کہ وہ کیسے زندہ ہوتے جاتے تھے۔ پھر اونہون نے کہا۔ موسی جو تم خدا سے سوال کرتے ہو وہ منظور ہوجاتا ہے۔ ہمارے لیے یہ دعا کرو۔ کہ ہم سب انبیا ہوجائین۔ حضرت موسی نے دعا کی۔ اور اللہ تعالی نے اونھین سب کو نبی کردیا۔

بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ یہ ستر آدمیون کا واقعہ اوس وقت ہوا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کی توبہ منظور نہوئی تھی پھر وہ لوگ میقات پر گیے۔ اور خدا تعالی کی جناب مین عذر معذرت کی تو اوس نے توبہ قبول کی۔ اور حکم دیا۔ کہ آپس مین ایک دوسرا ایک دوسرے کو قتل کرے۔ واللہ اعلم۔

۳۳۔ بنی اسرائیل کا موسی کی شریعت کے ماننے سے انکار اور پھر خوف سے قبول کرنا وحضرت موسی کے چہرہ کا نور

جب حضرت موسی بنی اسرائیل کے پاس لوٹکر آئے اور توریت لائے۔ تو چونکہ اوس مین بڑے سخت احکام تھے۔ اور اون کی تعمیل کرنا نہایت مشکل کام تھا۔ اس لیے بنی اسرائیل نے اون کے منظور کرنے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم اس شریعت کو نہین مانتے۔ جب اونہون نے یہ صریحی انکار کیا تو اللہ تعالی کے حکم سے جبرئیل نے فلسطین کے پہاڑ کا ایک ٹکڑا اتنا بڑا لیا جتنا کہ

بنی اسرائیل کا لشکر گاہ تھا - اور وہ ایک فرسنخ چوڑا اور ایک فرسنخ لنبا تھا - اور اوسے اون کے سرون پہ سایہ کی طرح اتنا اونچا پھیلا دیا - کہ جتنا ایک آدمی کا قد ہوتا ہے اور سامنے کی طرف سے اون کے آگ لائے اور پیچھے سے سمندر کے پانی کو بہایا - اور حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا - خُذُوا مَا آتَیْنَاکُمْ بِقُوَّۃٍ ۰ (یہ جو ہم نے تم کو کتاب دی ہے اوسے مضبوطی سے لو یعنی اسکی تعمیل کرو -) اور اوس کو مانو - ورنہ اگر تم نے نہ مانا اور اوس مین جو حکم ہے اوسی کے مطابق تعمیل نہ کی - تو یاد رکھو - کہ اس پہاڑ سے مین تمھین چکنا چور کر دونگا - اور اس دریا مین ڈبو دونگا - اور اس آگ سے جلا ڈالونگا - جب بنی اسرائیل نے دیکھا - کہ اب کہین بھاگنے کا ٹھکانا نہ رہا - تو اوسے قبول کر لیا اور چہرون کے ایک جانب کو زمین پر رکھکر سجدہ کیا - اور نگاہون سے پہاڑ کو اس سجدہ کی حالت مین دیکھتے رہے کہ کہین گر نہ پڑے - اس لیے یہودیون مین یہی طریقہ مروج ہو گیا ہے کہ وہ اپنے چہرون کے ایک جانب پر سجدہ کیا کرتے ہین - اور اس سجدہ مین اونھون نے کہا ہم نے سنا اور مان لیا -

پھر حضرت موسیٰ مناجات سے واپس ہو کر آئے - تو چالیس روز تک اون کی یہ حالت ہو گئی تھی - کہ چہرہ کے نور سے جو اونھین دیکھتا وہ مر جاتا تھا - اور بعض کہتے ہین کہ مرتا نہین بلکہ اندھا ہو جاتا تھا اس لیے حضرت موسیٰ اپنے چہرہ اور سر پر ڈھال لگائے رہتے تھے کہ کوئی اون کا منہ نہ دیکھے اور اوسے نقصان نہ پہونچ جائے -

۴۳ - ایک اسرائیلی کا اپنے ایک بنی عم کو مار کر کسی دوسرے پر دعویٰ کرنا - اور قاتل کی تحقیقات کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک گائے ذبح کروانا اور مقتول کا زندہ ہو کر قاتل کو بتانا

پھر ایک شخص نے اسرائیلیون مین سے اپنے چچیرے بھائی کو مار ڈالا - اور اوس مقتول کا اس قاتل کے سوا اور

کوئی رشتہ دار نہ تھا۔ کہ اوس کے مال کا وارث ہو۔ اور اس قاتل نے مقتول کو کیا کیا
کہ مقتل سے اوٹھا کر کہین دوسری جگہہ لیجا کر ڈالدیا۔ پھر جب صبح ہوئی۔ تو کسی دوسرے
اسرائیلی پر اوس کا الزام لگا کر حضرت موسی کے پاس آکر خون کا دعوی کیا۔ اسرائیلیون
نے اوس کے قتل سے بالکل انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے نہین مارا ہے۔ اس واسطے
حضرت موسی نے اپنے پروردگار سے دریافت کیا۔ کہ کس نے مارا ہے تو اللہ تعالی
نے اونہین حکم دیا۔ کہ ایک گاے ذبح کرین۔ تو یہ بہید معلوم ہوجاے گا۔ قَالُوْا اَتَتَّخِذُنَا
هُزُوًا ۚ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ ۝ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ
يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۝ (بنی اسرائیل نے جب یہ حکم سنا۔ تو حضرت موسی سے بولے۔ کہ کیا تو
ہم سے ٹھٹا کرتا ہے۔ کہا اللہ مجھے بچاے کہ مین ایسا جاہل بنجاؤن) جو لوگون سے ٹھٹا کرتا پھرون
(تو بنی اسرائیل نے کہا کہ اچھا تو اپنے پروردگار سے پوچھ وہ ہمین صاف صاف سمجھا دے کہ وہ
گاے کیسی ہو۔) اگر یہ لوگ اس وقت کیسی ہی گاے ذبح کردیتے تو وہ مقبول ہوجاتی
لیکن اونہون نے اوس مین باریکیان نکالین۔ اس لئے اللہ تعالی نے بھی
اون پر سختی کی۔

اور اس سختی کی وجہ یہ بھی تھی کہ اون مین سے ایک شخص تھا جو اپنی مان سے نہایت
نیکی کے ساتھ پیش آتا تھا۔ اور اوس شخص کی ایک گاے تھی جو ایسی صورت اور صفت
کی تہی اوس کا خدا کو عوض دینا منظور تھا جو وہ اپنی مان سے نیکی کرتا تھا۔ جب اونہون
نے گاے دیکھی تو ویسی گاے اور کہین نہین ملی صرف اوسی شخص کے پاس جو گاے
تہی وہ ہی اس شکل وصورت کی تہی۔ اسواسطے اوس نے گاے کی قیمت بڑہا دی۔
اور اوس کی کہال مین بہر کر اوس کی قیمت مین اون سے سونا لیا۔

غرض جب اونہون نے حضرت موسیٰ سے پوچھا - کہ وہ گاے کیسی ہو قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ (حضرت موسیٰ نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ایسی گاے ہو جو نہ بوڑھی ہو اور نہ بچھیا ہو -) یعنی نہ بہت بڑی عمر کی ہو اور نہ بہت چھوٹی عمر کی - اوسط درجہ کی عمر ہو - قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۤءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ فَذَبَحُوْهَا (کہا کہ اپنے پروردگار سے درخواست کر کہ وہ ہمین اچھی طرح بتا دے کہ اوس کا رنگ کیسا ہو - حضرت موسیٰ نے کہا - کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوس کا رنگ زرد ہو اور خوب گہرا ہو کہ اُس گاے کو دیکھکر دیکھنے والے خوش ہو جائین - کہا موسیٰ تو اپنے رب سے درخواست کر وہ ہمین سمجھا دے کہ اوس زین اور کیا کیا صفتین ہون - کیونکہ ہمین تو ایسی گائین بہتیری دکھائی دیتی ہین - حضرت موسیٰ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ وہ گاے نہ تو کسی کمائی ہو جو زمین جوتتی ہو اور نہ کھیتی کے پانی دینے کے کام مین آئی ہو بلکہ صحیح سالم ہو اور اوسمین کوئی داغ دھبہ نہو -) یعنی کوئی عیب نہو - اور بعض اس کے معنی کہتے ہین کہ اوس مین سپیدی نہ ہو - جب اونہون نے یہ سنا تو کہا کہ ہان اب تو ٹھیک ٹھیک بتالایا - اور جاکر اونہون نے دسے تلاش کیا - تو کہین ایسی گاے نہ ملی صرف اوسی شخص کے پاس ملی جو اپنی مان کے ساتھ نکوئی سے پیش آتا تھا - اس لیے مجبوراً اونہون نے اوسے مول لینا چاہا تو اوس نے اوسکی بے انتہا قیمت بڑہا دی - اور اوس گاے کی کھال بھر کر اون سے سونا لیا - جب وہ گاے اونہین دی تو پھر اونہون نے وہ گاے ذبح کر دی ، اور اوس مقتول سے اوس کی زبان چھوا دی - بعض کہتے ہین کہ زبان نہین بلکہ کوئی اور عضو چھوا دیا - اوس کے چھوتے ہی

وہ شخص زندہ ہوگیا۔ اور کہا مجھے تو فلان شخص نے مارا ہے۔ اور یہ کہکر پھر مرگیا۔

بنی اسرائیل کے وہ حالات جو تیہ مین گزری اور حضرت ہارونکی وفات

۳۵۔ موسیٰ کا ارادہ اریحا پر قبضہ کرنے کا اور وہانسے جاسوس بھیجکر خبر منگانا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اریحا کو جائین جو جو جبارین (یعنی زبردستون) کا شہر تھا۔ اور یہی مقام ہے جسے بیت المقدس کہتے ہین پھر حضرت موسیٰ روانہ ہوئے اور اون کے قریب ہو پہنچے۔ وہان اونہون نے ہرایک سبط مین سے ایک ایک نقیب (یعنی سردار) لیا۔ اور اس طرح بنی اسرائیل مین سے بارہ نقیب روانہ کیئے۔ کہ وہ جبارین کی خبر لائین۔ ان جبارین مین سے ایک شخص اونہین راستہ مین ملا۔ جس کا نام عوج بن عنق تھا۔ اور جس نے اِن بارہون کو پکڑ کر اُٹھالیا۔ اور اونہین اپنی بی بی کے پاس لے گیا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ دیکھ یہی لوگ ہین جو ہمارے قتل کرنے کا ارادہ کر رہے ہین۔ اور چاہا کہ اونہین پانون سے مسل ڈالے۔ لیکن اوس کی عورت نے منع کیا۔ اور کہا انہین چھوڑ دے۔ تاکہ یہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس جائین۔ اور جو اونہون نے یہان ہماری حالت دیکھی ہے اوسے بیان کردین۔ اس لیے عوج نے اونہین چھوڑ دیا۔

پھر جب وہ وہان سے نکلے۔ تو آپس مین ایک دوسرے نے کہا۔ کہ اگر ہم نے بنی اسرائیل سے یہ حالات کہدئے۔ تو وہ اونکو اور پرچڑھکر نہ آئین گے۔ اِس لئے چاہیئے کہ اون سے یہ بھید کہین [illegible] پھر اسبات پر سب نے باہم عہد کرلیا۔ لیکن جب لوٹ کر آئے تو دس آدمیون نے اوس عہد کو توڑ دیا۔ اور جو کچھ دیکھا تھا وہ اگر بنی اسرائیل سے کہدیا۔ صرف دو آدمیون نے جن کا نام یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا تھا

اور حضرت موسیٰ کے داماد تھے یہ حال بجز حضرت موسیٰ اور ہارون کے اور کسی سے نہ کہا۔

۲۲۶۔ بنی اسرائیل کا اریحا پر حملہ کرنے سے انکار اور بیابان مصر مین بھٹکتا پھرنا۔ اور حضرت موسیٰ کا عوج کو قتل کرنا۔

جب بنی اسرائیل نے جبارین کے زور و قوت کے حالات سنے تو اون کے اوپر چڑھائی کرنے سے ہچکچا گئے۔ حضرت موسیٰ نے اون سے کہا۔ یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ط قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ط وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۝ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَیْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ط قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ط قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ط قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ط یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ

(بھائیو۔ ملک مقدس مین چلو۔ خدا تعالیٰ نے وہ تمہاری تقدیر مین لکھ دیا ہے کہ وہان تم حکمرانی کرو۔ اور دشمن کے مقابلہ مین پیٹھ مت پھیرو۔ اگر ایسا کرو گے تو تم اُلٹے گھاٹے مین آجاؤ گے۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ موسیٰ وہان تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہین۔ جب تک وہ وہان سے نہ نکلین گے ہم وہان نہ جائین گے۔ ہان اگر وہ لوگ نکل جائین گے تو ہم وہان ضرور جا داخل ہون گے۔ جو لوگ کہ خدا سے ڈرتے تھے اون مین سے دو شخص یوشع اور کالب تھے اون پر اللہ تعالیٰ نے مہربانی کی۔ اور وہ بول اُٹھے۔ کہ لوگو ارض مقدس کے بڑے بڑے لوگون سے

ڈرو نہین - بلکہ دل مضبوط کر کے وہان شہر کے دروازہ مین داخل تو ہو جاؤ - وہ لوگ دل کے بودے ہین - اگر تم وہان داخل ہو گیے - تو تم ہی غالب رہو گے - وہ بولے - موسیٰ جب تک وہان دشمن ہین ہم تو کبھی بھی وہان نہ جائین گے - ہان تو اور تیرا خدا وہان دونو جاؤ - اور اون سے لڑو مگر ہم تو یہین بیٹھے رہین گے - حضرت موسیٰ نے خدا تعالیٰ کی جناب مین عرض کیا - کہ مجھے اپنی ذات خاص اور اپنے بھائی ہارون پر اختیار ہے - ان لوگون پر مجھے کچھ اختیار نہین ہے خدا تعالیٰ تو اپنا عذاب نازل کرتے وقت ہم مین اور اون نافرمان لوگون مین امتیاز کرنا - تاکہ کہین ہم بھی اون کی بلائین نہ پھنس جائین اللہ تعالیٰ نے فرمایا - اچھا تو اون لوگونکو یہ ملک چالیس[۴۰] برس تک نصیب نہ ہوگا - مصر کے بیابان مین ادہر اُدہر بھٹکتے پھرین گے -) اس سے حضرت موسیٰ کو بڑی ندامت ہوئی -

پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ ہم اس بیابان مین کہائین کیا - تو اللہ تعالیٰ نے اون پر من وسلویٰ نازل فرمایا من تو کہتے ہین کہ گوند کی طرح کی ایک چیز تھی - اور اوس کا مزہ شہد کا سا ہوتا تھا - اور سرون پر پڑا ہوا ملا کرتا تھا - اور بعض کہتے ہین - کہ وہ ترنجبین ہے - اور کوئی کوئی کہتے ہین کہ وہ پتلی چپاتیان تھین - اور کسی نے اوسے شہد ہی بتایا ہے - وہ ہر انسان کے واسطے ایک صباع وزن مین نازل ہوا کرتا تھا - اور سلویٰ ایک پرندہ تھا جو بٹیر کے مشابہ ہوتا تھا - پھر اونہون نے کہا کہ پانی نہین ہے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا - اور اونہون نے اپنے عصا سے پتھر کو مارا - اور فوراً اوس سے بارہ[۱۲] چشمہ پھوٹ نکلے - اور ہر سبط کے لیے ایک ایک چشمہ تھا - پھر اونہون نے کہا - کہ اس بیابان مین سایہ کہان ہے - جو ہم آرام کرین - اس پر ابر کا اون پر سایہ ہو گیا - پھر اونہون نے کہا کہ کپڑے پہننے کو نہین ہین - اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ کردیا - کہ اون کے کپڑے

اون کے برابر لنبے ہو جاتے ۔ اور کوئی کپڑا پھٹتا ہی نہ تھا ۔ پھر اونھون نے کہا ۔ لَنْ نَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ط قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ۝ (ہم سے تو ایک کہانے پر رہا نہین جاتا ۔ اپنے پروردگار سے دعا کر کہ زمین سے جو چیزین اگتی ہین جیسے ترکاری ککڑی گیہون مسورا ور پیاز من وسلوی کی جگہہ ہمارے لیے اونہین اوگا دے ۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ کیا تم اچھی چیز کی جگہہ بری چیز بدلوانا چاہتے ہو اگر یہی دل ہوتا ہے تو کسی شہر مین اتر پڑو وہان تم جو چیزین چاہتے ہو وہ سب ملین گی ۔) پھر جب وہ بیابان سے نکلے تو من وسلوی کا نازل ہونا موقوف ہو گیا ۔

پھر حضرت موسیٰ اور عوج بن عنق کا مقابلہ ہوا ۔ اور حضرت موسیٰ اوس پر دس گز اوچھلے اور دس گز کا اون کا عصا تھا اور حضرت موسیٰ بہی دس گز کے تہے ۔ ان سب طولون کو ملا کر وہ اوس کے ٹخنے تک پہونچے اور اوس کو مار ڈالا کہتے ہین ۔ کہ عوج کی عمر تین ہزار برس کی ہوئی تھی ۔

۷۳ ۔ حضرت ہارون کی وفات ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر وحی بہیجی ۔ کہ ہارون کی عمر اب ختم ہو چکی ہے اوسے لیکر تو فلان فلان قسم کے پہاڑ پر جا چنانچہ وہ دونو اوس طرف گیے ۔ وہان دیکھتے کیا ہین کہ ایک ایسا خوبصورت درخت ہے کہ اونھون نے کبھی بھی ویسا نہ دیکھا تھا ۔ اور اوس کے نیچے ایک گھر بنا ہوا ہے ۔ اور ایک تخت پڑا ہوا ہے ۔ اور اوس پر فرش کیا ہوا ہے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے ۔ جب حضرت ہارون نے اوسے دیکھا تو اونہین بہت ہی پسند آیا ۔ اور کہا موسیٰ مین چاہتا ہون کہ اس تخت پر سو جاؤن ۔ حضرت موسیٰ نے کہا سو جاؤ ۔ پھر اونھون نے کہا ۔ کہ مجھے

اندیشہ ہے کہین مکان کا مالک آئے اور وہ مجھ سے کہین ناراض ہوجائے۔ حضرت موسیٰ نے کہا۔ کچھ خوف نکرین اوس سے بھگت لون گا۔ حضرت ہارون نے کہا تو توبھی میرے ساتھ آسو جا۔

غرض جب وہ دونو سوئے تو حضرت ہارون کو موت نے آلیا۔ جب اونہین موت کے آثار معلوم ہوئے تو کہا موسیٰ تو نے مجھے اصل حال نہ جتایا۔ پھر اون کا انتقال ہوگیا اور وہ سریر آسمان کو اُٹھ گیا۔ اور حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پاس لوٹ کر آئے۔ اس پر بنی اسرائیل نے جب ہارون کو نہ دیکھا تو کہا کہ موسیٰ تو نے ہارون کو اس لیے مار ڈالا کہ وہ ہم سے بہت محبت کرتا تھا۔ حضرت موسیٰ نے کہا افسوس مجھپر افترا کرتے ہوا پنے بھائی کو مین مار ڈالون گا۔ جب اونہون نے حضرت موسیٰ پر بہت سختی کی تو اونہون نے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی جناب مین دعا کی۔ جس سے حضرت ہارون اوس تخت سمیت اوتر آئے۔ اور لوگون نے اونہین آسمان اور زمین کے وسط مین دیکھا۔ اور ہارون نے اون سے کہا۔ کہ مین اپنی موت مرا ہون۔ اور موسیٰ نے مجھے قتل نہین کیا ہے۔ یہ سنکر بنی اسرائیل کو صبر آیا اور وہ خاموش ہوگئے۔ حضرت ہارون کی وفات اسی بیابان مین ہوئی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات

۳۸۔ حضرت موسیٰ کی آندہی کے آنے سے وفات اور یوشع پر اون کے قتل کا الزام اور دوسری روایت حضرت یوشع کی نبوت کے حسد سے اون کا مرنا

کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ ایک مرتبہ کہین جارہے تھے اور یوشع بن نون اون کے خادم بھی اون کے ساتھ تھے کہ یکایک

کالی آندہی آئی - جب یوشع نے دیکھا تو سمجھا کہ قیامت آگئی - اور دیکھکر جلدی سے
حضرت موسیٰ کو اس خیال سے آکر لپٹ گیے - کہ جب تک مین اللہ کے نبی سے
لپٹا رہون گا تب تک قیامت آنے والی نہین ہے - یہ تو ادہر اسی خیال مین رہے
کہ اندر ہی اندر حضرت موسیٰ قمیص مین سے نکل گیے - اور یوشع کے ہاتھ مین فقط قمیص
ہی قمیص باقی رہ گیا جب یوشع فقط اون کا قمیص لیکر بنی اسرائیل کے پاس آئے تو اونہون
نے کہا - کہ تو نے اللہ کے نبی کو قتل کر ڈالا ہے - اونہون نے کہا - کہ مین نے قتل
تو نہین کیا - بلکہ وہ میرے ہاتہون مین سے ہی نکل گیا - لیکن اونہون نے اس بات
کو تسلیم نہین کیا - تو یوشع نے کہا - کہ میری بات تم نہین مانتے تو مجھے تین روز کی مہلت
دو چنانچہ اونہون نے مہلت دی مگر یوشع پر محافظ مقرر کردی ان ایام مین یوشع نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین عاکی
تو جو لوگ کہ اون کی حراست پر مقرر تھے - اون مین سے سب کو خواب مین دکھائی دیا -
کہ یوشع نے موسیٰ کو قتل نہین کیا ہے - بلکہ ہم نے اونہین اپنے پاس اوپر اُٹھا لیا
ہے - جب یہ خواب اونہون نے دیکھا تو بنی اسرائیل نے اونہین چھوڑ دیا -
دوسری روایت یہ بھی ہے - کہ حضرت موسیٰ موت سے بہت بچتے تھے - اللہ تعالیٰ
نے اس لیے چاہا کہ وہ موت کو کسی طرح پسند کرنے لگین - اس لیے اللہ تعالیٰ نے
حضرت یوشع پر وحی بہیجی - اور یوشع خدا کے پاس صبح شام جانے آنے لگے - جب
حضرت موسیٰ نے یہ دیکھا - تو اون سے پوچہا اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ نے تم سے
کیا باتین کین - حضرت یوشع نے - کہا - اللہ کے نبی مین تمہارے پاس اتنے برس
تک رہا کیا - کیا مین نے بھی کبھی تم سے کوئی بات پوچھی تھی - جو تم مجھسے پوچھتے ہو -
اور حضرت موسیٰ کا یہ قاعدہ تھا - کہ وہ اون سے کبھی کچھ ذکر نہین کیا کرتے تھے -

جب حضرت موسیٰ نے ایسا جواب پایا - تو اونھون کہا - کہ اس بے جینے سے تو مرنا ہی بہلا ہے -

۵۳ - حضرت موسی کی وفات کی نسبت دوسری دو روایتین -

اور بعض لوگ اس طرح بیان کرتے ہین کہ حضرت موسیٰ کہین جارہے تھے کہ اونھون نے چند فرشتون کو دیکھا - جو ایک قبر کھود رہے تھے - حضرت موسیٰ نے اونھین پہچان لیا - اور وہان کھڑے ہوکر اون کو دیکھا - تو اوس قبر کو بہت ہی اچھا پایا اور ایسی تازگی اور شادابی جیسی وہان تہی کہین بھی اون کے نزدیک نظر مین نہ آئی - تو اونھون نے پوچھا اللہ کے فرشتو کس کیواسطے یہ قبر تم کھودتے ہو - اونھون نے کہا - یہ پروردگار کا ایک بڑا کریم بندہ ہے - تو حضرت موسیٰ نے کہا یہ تو بندہ واقعی بڑا ہی کریم ہے جس کا ایسا بڑا مرتبہ ہے - مین نے ایسا فرش اور ایسا مقام کبہی بھی نہین دیکھا فرشتے بولے - کہ کیا آپ اسے پسند کرتے ہین - کہ آپ کے واسطے یہ مقام دیدیا جائے کہا کہ بے شک مین اِسے چاہتا ہون کہ یہ مجھے ہی ملجائے - فرشتون نے کہا - تو پھر آئیے اور یہان لیٹ جائیے - اور اپنے پروردگار کا دھیان کیجئے - اور آہستہ آہستہ تنفس لیتے جائیے - حضرت موسی اوس مین اوتر پڑے اور پروردگار کی طرف توجہ کی پھر تنفس لینے لگے - اور اللہ تعالیٰ نے اون کی روح قبض کرلی - پھر فرشتون نے قبر کے اوپر مٹی ڈال کر قبر برابر کردی -

حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا مین بڑے ہی زاہد اور اللہ کے کامون کی طرف بہت ہی راغب تھے - اور جھونپڑے کے سایہ مین گزران کرتے اور پتھر کی ایک کٹھوتی مین کہاتے پیتے تھے اور اس سے اونھین تواضع اپنے اللہ منظور تھی -

اور نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حضرت موسیٰ کے پاس اون کی روح قبض کرنے کے لیے بہیجا۔ حضرت موسیٰ نے اوس کے منہ پر ایک طپانچہ مارا کہ جس سے فرشتہ کی آنکہہ پہوٹ گئی۔ اور پہر فرشتہ لوٹ گیا۔ اور جاکر کہا پروردگار تو نے مجہے ایسے بندہ کے پاس بہیجا تہا۔ کہ جو موت کو پسند نہین کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تو اوس کے پاس پہر لوٹ کر جا۔ اور اوس سے کہو۔ کہ کسی بیل کے پیٹہہ پر وہ اپنا ہاتہہ رکہے۔ سو جتنے بال اوس کے ہاتہہ کے نیچے آئین گے۔ ہر ایک بال کے عوض مین اوسے ایک برس کی عمر دون گا۔ اور اوس سے کہدے کہ موسیٰ تو اتنی عمر پسند کرتا ہے یا اس وقت مرجانا چاہتا ہے۔ چنانچہ فرشتہ اون کے پاس آیا اور اونہین موت کے قبول کرنے نکرنے کا اختیار دیا۔ حضرت موسیٰ نے اوس سے پوچہا کہ پہر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرشتہ نے کہا۔ کہ پہر بہی موت ہے۔ تو کہا اس سے تو اسی وقت بہتر ہے۔ اسواسطے فرشتہ نے اون کی روح قبض کرلی یہ قول صحیح ہے۔ اور نبی صلعم تک اس کی اسناد صحیح پہونچتی ہے۔

۴۰۔ حضرت موسیٰ کی عمر اور اون کا زمانہ اور یوشع کی نبوت۔

حضرت موسیٰ کا انتقال بہی اسی بیابان مین ہی ہوا تہا۔ لیکن بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ اونہون نے جبارین کے شہر کو فتح کیا تہا۔ جس کا آیندہ ہم ذکر کرتے ہین حضرت موسیٰ کی کل عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی تہی۔ اوسمین سے ۲۰ بیس برس فریدون کے زمانہ مین ہوئے اور سو برس منوچہر کے زمانہ مین۔ اور اون کے معاملات جب سے کہ اللہ تعالیٰ نے اونہین نبی کیا اون کی وفات تک سب منوچہر کے ہی عہد مین ہوئے

ہین - پھر اون کے بعد یوشع بن نون نبی ہوئے - اور بتیس سال منوچہر کے زمانہ مین اور ستا
برس افراسیاب کے زمانہ مین رہے

یوشع بن نون علیہ السلام اور مدینۃ الجبارین کی فتح

۴۱ - اس باب مین اختلاف ہے کہ اریحا کو موسی نے فتح کیا یا یوشع نے - حضرت موسی کا انتقال ہوگیا تو اللہ تعالی نے یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم الخلیل کو بنی اسرائیل کی طرف نبی کر کے بہیجا - اور اونہین حکم دیا - کہ اریحا مدینۃ الجبارین کو جائین - علما کا اس امر مین اختلاف ہے کہ کس نے اس مقام کو فتح کیا - ابن عباس کہتے ہین - کہ حضرت موسی اور ہارون تو بیابان مین ہی مر گیے تھے - اور جس قدر بنی اسرائیل کے لوگ وہان داخل ہوئے تھے وہ بھی سب وہین مر گئے تھے - حالانکہ اس بیابان مین ابہی اونہین صرف بیس ہی برس ہوئے تھے صرف دو شخص یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا باقی رہے تھے - جب چالیس سال پورے ہوگیے - تو اللہ تعالی نے یوشع بن نون پر وحی بہیجی - اور اونہین اریحا جانے اور اوس کے فتح کرنے کا حکم دیا - چنانچہ یوشع نے جاکر اوسے فتح کیا - اور اسی طرح قتادہ اور سدی اور عکرمہ نے بہی بیان کیا ہے - لیکن اور لوگ کہتے ہین کہ حضرت موسی کی زندگی ہی مین وہ بیابان سے نکل آئے تھے - اور حضرت موسی اونہین لیکر مدینۃ الجبارین کو گیے تھے - اس وقت اون کے مقدمۃ الجیش یوشع بن نون تھے - اور حضرت موسی ہی نے اوسے فتح کیا تھا - یہ قول ابن اسحاق کا ہے -

۴۲ - حضرت موسی کی چڑہائی جبارین پر اور بلعم کا ابن اسحق کہتا ہے - کہ موسی بن عمران جبارین سے

بنی اسرائیل پر بد دعا کرنا مگر اوس سے اوس کی زبان باھر نکل پڑتا۔	لڑنے کے واسطے سرزمین کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور یوشع بن نون اور کالب بن یوقنا کو جو

مریم بنت عمران اونکی بہن کا شوہر تھا آگے بھیجا۔ جب یہ لوگ وہان پہونچے۔ تو جبارین جمع ہوئے اور بلعم بن باعور کے پاس آئے جو حضرت لوط کی اولاد مین سے تھا۔ اور اوس سے کہا۔ کہ موسیٰ یہان ہمسے لڑنے اور ہماری ملک سے ہمین نکالدینے کے واسطے آیا ہے۔ تو اوسکے اوپر بد دعا کر۔ بلعم کو اللہ تعالےٰ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ بلعم نے کہا کہ اللہ کے نبی اور مومنین پر کیونکر بد دعا کر سکتا ہون۔ اون کے ساتھ تو فرشتے موجود ہین۔ اونہون نے پھر اوس سے مکرر سہ کرر کہا۔ مگر اوس نے انکار ہی کیا اور نہ مانا۔ اس لیے وہ لوگ اوس کی بی بی کے پاس آئے۔ اور اوسے کچھہ تحفہ تحائف دئے اور اوس نے جب لے لئے تو اوس سے کہا۔ کہ بنی اسرائیل پر بد دعا کرنے کے لیے اپنے شوہر کو کسی طرح راضی کردے۔ چنانچہ اوس کی بی بی نے اوس سے اون لوگون کی سفارش کی۔ مگر اوس نے اوس کا کہا بھی نہ مانا۔ لیکن جب اوس نے بہت کہا تو اوس نے اللہ تعالیٰ سے اجازت چاہی۔ اللہ تعالیٰ نے اوسے خواب مین اس حرکت سے منع کیا۔ یہ بات اوس نے اپنی بی بی سے کہدی۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ تو پھر اپنے رب سے عرض کر۔ چنانچہ اوس نے پھر استخارہ کیا۔ اس پر کچھہ جواب ہی اوسے نہ ملا۔ اوس عورت نے کہا۔ کہ اگر پروردگار کی مرضی نہوتی تو وہ تجھے منع کردیتا۔ جب اوس نے بار بار اوس سے کہا اور رو رو کے دئے۔ تو اوس نے اون کا کہنا مان لیا۔ اور گدہے پر سوار ہوکر اوس پہاڑ پر چلا جہان سے بنی اسرائیل نظر آتے تھے۔ تاکہ وہان کھڑا ہوکر اون کو بد دعا کرے۔ لیکن جبھی کہ وہ تھوڑی دور چلا کہ اوس کا گدہا بیٹھہ گیا اور بلعم کو اوس پر سے اوترنا پڑا۔ پھر اوس نے اوسے مار کر اوٹھایا۔ اور پھر سوار ہوکر تھوڑی دور چلا۔ لیکن

اوس گدہے سنے پہر گھٹنے ٹیک دئے۔ چنانچہ اسی طرح اوس نے تین مرتبہ کیا جب اوس پر تیسری سے مرتبہ بہت مار پڑی۔ تو اللہ تعالی نے اوسے نطق دیدیا۔ اور اوس نے کہا۔ بلعم بڑے افسوس کی بات ہے کہان کو جاتا ہے۔ تو نہین دیکھتا کہ مجھے فرشتے لوٹاتے ہین۔ مگر اوس نے نہ مانا اور پیچھے کو نہ لوٹا۔ اس لئے اللہ تعالی نے گدہے پر سے قید اوٹھالی۔ پھر بلعم چلا اور وہان پہونچا جہان سے بنی اسرائیل نظر آتے تھے۔ وہان اوس نے ہرچند چاہا۔ کہ بنی اسرائیل پر بددعا کرے۔ لیکن بددعا کے بجاے اوس کے منہ سے دعا نکلی۔ اور جب اپنی قوم کو دعا دینا چاہا تو دعا اون کے حق مین بددعا ہوگئی۔ اس لیے اونہون نے آکر بلعم سے اس کی شکایت کی۔ اوس نے کہا۔ کہ یہ بات مشیت ایزدی کے سبب سے ہے۔ اور اوس کی زبان باہر نکل آئی۔ اور سینہ پر آپڑی۔ کہا کہ اب تو میری دنیا اور دین دونو خراب ہوگیے۔ اب بجز مکر اور حیلہ کے اور کچھہ باقی نہ رہا۔

۳۴۔ زمری کا زنا کرنا اور اوس سے بنی اسرائیل پر طاعون کا آنا اور فنحاص کا زمری کو قتل کرنا اور طاعون کا اوٹھنا اور یوشع کا اریحا کو فتح کرنا۔

پھر بلعم نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اپنی عورتون کو سجاؤ اور اونہین ساگ بیچنے کو دو۔ اور بنی اسرائیل کے لشکر مین بھیجدو۔ اور اون عورتون سے کہدو۔ کہ اگر بنی اسرائیل اون سے زنا کرنا چاہین تو وہ کچھہ منع نہ کرین اگر اون مین سے ایک شخص بھی زنا کرے گا تو تمہارا کام نکل جاے گا۔ یعنی بنی اسرائیل پھر تمہارے ملک کو فتح نہ کرسکین گے۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور عورتین بنی اسرائیل کے لشکر مین آئین۔ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص زمری بن شلوم تھا جو سبط شمعون بن یعقوب کا سردار تھا۔ اوس نے ایک عورت لی اور اوسے لیکر حضرت موسی

کے پاس آیا اور اون سے کہا - مین جانتا ہون - کہ تو اسے مجھپر حرام بتاے گا مگر مین تیری بات نہین مانون گا - پھر اوس عورت کو اپنے خیمہ مین لے گیا - اور وہان اوس سے جماع کیا -

اس گناہ کی سزا مین اللہ تعالیٰ نے اونہین طاعون مین مبتلا کیا - اور بنی اسرائیل مین طاعون پھیلا اس زمانہ مین فنحاص بن عیزار بن ہارون اپنے دادا موسیٰ کا کارپرداز تھا - وہ اس وقت لشکر مین موجود نہ تھا جب وہ آیا تو دیکھا - کہ بنی اسرائیل مین طاعون پھیلا ہوا ہے - چونکہ فنحاص بڑے زور اور قوت والا تھا - وہ اس خبر کے سنتے ہی زمری کی طرف گیا - جو اوسے ابھی لیے ہی پڑا تھا - دیکھتے ہی اوس نے اون دونو کے برچھا مارا - اور دونو کے پار کر دیا - اس سے فوراً طاعون اوٹھ گیا - مگر اسی ایک ساعت مین بیس ہزار یا دوسرے قول کے بموجب ستر ہزار بنی اسرائیل طاعون سے مر گئے

اسی بلعم کی نسبت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے - وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے پیغمبر تو اِن لوگون کو اوس شخص کا حال پڑھکر سنا دے جس کو ہم نے اپنی کرامتین دی تھین - پھر اوس نے اوس کرامت کی کھال اپنے اوپر سے اوتار دی - تو شیطان اوس کے پیچھے پڑ گیا - اور اوس کو ایسا بہکایا - کہ وہ گمراہون مین جا ملا -)

پھر حضرت موسیٰ نے یوشع کو بنی اسرائیل کے ساتھ اریحا کو بھیجا - اور وہ وہان جا کر داخل ہوئے اور جبارین کو قتل کر ڈالا - اون مین سے کچھ تھوڑے باقی بھی رہ گئے تھے کہ آفتاب کے غروب کا وقت قریب آ گیا یوشع کو خوف ہوا کہ اگر رات ہو گئی - تو پھر فتح مین بڑی دقت پڑ جاے گی - اس لیے اونہون نے اللہ سے دعا مانگی - کہ آفتاب کو غروب ہونے سے

روک دے - یہ دعا مقبول ہوئی - اور آفتاب اوس وقت تک رُکا رہا - کہ جبارین کا استیصال کلی نہ ہوگیا - پھر حضرت موسی بھی وہان گیے - اور جس قدر اللہ تعالی کو منظور تھا اوس قدر عرصہ تک وہان ٹھیرے - پھر اون کا انتقال ہو گیا - اون کی قبر کسی شخص کو معلوم نہین ہے -

۴۴ - آفتاب کا معجزہ اور حضرت یوشع کا تمام شام پر قبضہ اور وفات - اور کالب بن یوقنا کا سردار ہونا

مگر جو لوگ کہتے ہین کہ حضرت موسی کا انتقال اریحا کی فتح کے قبل ہو گیا تھا وہ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے مدینۃ الجبارین پر حضرت یوشع کو چڑہائی کرنے کا حکم دیا تھا چنانچہ وہ بنی اسرائیل کو لیکر اُدہر روانہ ہوئے - لیکن اون کے ساتھ سے ایک شخص بلعم بن باعورا الگ ہو گیا - جسے اسم اعظم معلوم تھا - باقی قصہ سب اوسی طرح ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا - جب حضرت یوشع کو جبارین پر فتح ہوگئی - تو اون کو سبت کے روز شام ہو گئی تھی - اس واسطے اونہون نے اللہ تعالی سے دعا کی - اور اون کی دعا سے خدا تعالی نے آفتاب کو پھر پلٹ دیا - اور دن مین ایک ساعت بڑہا دی - کہ جس مین جبارین بہاگ گئے - اور حضرت یوشع شہر مین داخل ہوئے - اور غنایم جمع کین - تاکہ اوس سے قربانی کرین - لیکن جیسا کہ معمول تھا قربانی کی قبولیت کے واسطے آگ نہین آئی - تو حضرت یوشع نے بنی اسرائیل سے کہا - کہ تم مین کسی نے دغا کی ہے سب آدمی آکر مجھ سے بیعت کرو - جب اونہون نے آکر بیعت کی - تو جس نے دہوکہ کیا تھا اوس کا ہاتھ اون کے ہاتھ سے چپٹ گیا - تو اونہون نے اوس سے پوچھا معلوم ہوا - کہ اوس نے ایک بیل کا سر جو سونے کا بنا ہوا تھا اور اوس مین یاقوت جڑے ہوئے تھے چرا لیا ہے - حضرت یوشع نے وہ اوس سے منگا یا - اور قربانی مین

شامل کیا۔ اور اوس شخص کو بہی اوسی مین رکہہ دیا۔ پہر ایک آگ آئی اور اون دونو کو کہا گئی۔ یہ بہی کہتے ہین کہ حضرت یوشع نے اوس شہر پر چہہ مہینے تک محاصرہ کیا تھا جب ساتوان مہینا شروع ہوا۔ تو محاصرین تمام جمع ہوئے اور آگے جاکر تمام آدمیون نے ایک ہی مرتبہ ایک نعرہ مارا۔ جس سے دیوار گرگئی۔ اور وہ اندر داخل ہوگئے اور جبارین کو شکست دیکر خوب قتل کیا۔

پہر بادشاہانِ شام کے کچہہ سردار جمع ہوئے۔ اور حضرت یوشع پر چڑہائی کی اور لڑائی ہوئی اوس مین بہی حضرت یوشع نے اونہین شکست دی۔ اور اون کے بادشاہ ایک غار مین بہاگ کر پناہ گیر ہوئے حضرت یوشع نے اونہین گرفتار کراکر قتل کرادیا۔ اور بہتون کو صلیب پر چڑہادیا۔ پہر تمام ملکِ شام اون کے قبضہ مین آگیا۔ اور بنی اسرائیل اوس کے مالک ہوگئے۔ اور حضرت یوشع نے اپنے عمال سب جگہہ بہیجدئے۔ پہر جب اون کے انتقال کا زمانہ آیا۔ تو اونہون نے کالب بن یوفنا کو بنی اسرائیل کا سردار کیا۔ اور بعد اوس کے اون کا انتقال ہوگیا۔ اون کی عمر ۱۲۷ برس کی ہوئی۔ اور حضرت موسیٰ کے بعد اون کی حکومت ۲۷ برس رہی۔

۷۵۔ جبارین کا افریقہ مین جانا اور بربریون کا اون کی اولاد مین ہونا۔

اب جبارین جو باقی رہے اون کا حال سنئے افریقش بن قیس بن صیفی بن سبا بن کعب بن زید بن حمیر بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان اونہین افریقہ کی طرف لے گیا۔ اور سواحل شام سے اون سب کو وہ افریقہ مین لایا۔ اور اوس ملک کو فتح کیا۔ اور وہان کے بادشاہ جرجیر کو قتل کرکے جبارین کو وہان آباد کیا۔ چنانچہ اب جو بربر ہین یہ اونہین کی اولاد مین ہین۔ اور حمیریون مین سے وہان بربریون مین صنہاجہ اور کتامہ دو قبیلہ ہین

جو آج تک وہان موجود ہین۔

قارون کے حالات

۴۶۔ قارون اور اوس کا مال و دولت اور اوس سے غرور۔

قارون بن یصہر بن قاہث حضرت موسی بن عمران بن قاہث کا چچازاد بھائی تھا۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ وہ حضرت موسی کا چچا ہی تھا۔ مگر پہلی روایت صحیح ہے۔ اس شخص کے پاس بہت مال تھا اور کثرت سے خزانہ تھا۔ کہتے ہین کہ اوس کے خزانون کی کنجیان چالیس[۴۰] خچرون پر لدا کرتی تھین۔ اس لئے وہ اپنے کثرت مال کے باعث اپنی قوم والون پر ظلم کرنے لگا۔ اِن لوگون نے اوس کو نصیحت کی۔ اور اوس سے منع کیا۔ اور وہ بات کہی جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین بیان فرمائی ہے لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ط وَابْتَغِ فِيمَآ اٰتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۝ (تو اترا مت اللہ تعالی اترانے اور شیخی مارنے والون کو پسند نہین کرتا۔ اور جو مال و دولت تجھے اللہ تعالی نے دے رکھا ہے اوسمین سے کچھ آخرت کی بھی فکر کرتا رہ اور دنیا کے مال و متاع مین جو تیرا حصہ ہے اوسے فراموش نہ کر۔ یعنی کنجوسی کرکے رکھ نہ چھوڑ بلکہ کچھ کھاے اور جس طرح تیرے ساتھ اللہ تعالی نے احسان کیا ہے۔ تو بھی دوسرون کے ساتھ کر۔ اور دنیا مین فساد نہ پھیلا اللہ تعالی مفسدین کو پسند نہین کرتا۔ قارون نے کہا۔ کہ مال و دولت تو مجھے اپنے علم سے حاصل ہوا ہے۔) یعنی مجھکو بہت بڑا علم ہے۔ اور دنیا کے کامون کو مین خوب جانتا ہون اس سے حاصل ہوا ہے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر

اللہ تعالی مجھسے راضی نہ ہوتا اور میری فضیلت سے واقف نہ ہوتا تو وہ مجھے یہ مال و دولت دیتا ہی نہین - غرض کہ اوس نے بڑا غرور آمیز جواب دیا - اور اپنی جہالت سے باز نہ آیا اور سرکشی ہی کئے گیا فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ ؕ (اور ایک دن بڑے زیب وزینت اور جلوس کے ساتھ اپنی قوم کے دکھانے کے لیے باہر آیا -) کہ وہ ایک تاتاری گھوڑی پر سوار تھا اور گھوڑے کا مذہب ارغوانی سامان اور خود اوس کے زرین کپڑے تھے اور اوس کے ساتھ مین سو نوجوان عورتین تھین جن کے گھوڑے بھی اوسی کے سے تھے اور اوس کے چار ہزار رفیق اوس کے ساتھ تھے اور اوس نے ایک مکان بنایا - اور اوس پر سونے کے پتر لگائے - اور ایک سونے کا دروازہ بنایا جب لوگون نے اوس کا یہ حال دیکھا تو ناواقف اور جاہل لوگ بھی اوسی کے سے مال کی آرزوئین کرنے لگے لیکن اونہین اہل العلم نے سمجھایا - اور ایسی آرزو سے منع کیا -

۴۷ - قارون کا بنی اسرائیل کے کچھ آدمیون کو بہکا کر حضرت موسیٰ پر زنا کی تہمت لگانا اور اوسکا جھوٹ ثابت ہونا -

پھر اوس کو اللہ تعالی نے زکوۃ دینے کا حکم دیا تو وہ حضرت موسی کے پاس فی ہزار دینار ایک دینار اور ایسے ہی ہزار ہزار چیزون مین سے ایک ایک چیز لایا - اور جب وہ لوٹ کر گھر کو گیا - تو اوس کا مال بہت بڑھ گیا لیکن اس پر بھی اوس نے بنی اسرائیل مین سے اپنے دوست آشناؤن کو جمع کیا - اور اون سے کہا کہ موسی نے جو جو باتین تم سے کہین وہ سب تم نے مانین اور اوس کی اطاعت کی لیکن اب اوس نے تمہارے اموال پر بھی نظر ڈالی ہے - اور تمہارا مال بھی لینا چاہتا ہے - اونہون نے کہا - کہ تو تو ہم سب مین بڑا ہے جو تو چاہے وہ ہم کو بتا ہم وہ ہی کرین گے - کہا - مین تم سے یہ کہتا ہون - کہ ایک فلان زانیہ عورت کو لو - اور اوسے کچھ دینا کرو - اور اوس سے

کہو۔ کہ موسی پر زنا کی تہمت لگا دے ۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا ۔ اور اوس عورت کو بلا لایا ۔ اوس نے قبول کر لیا ۔

پہر قارون حضرت موسی کے پاس آیا ۔ اور کہا تمہارے لوگ جمع ہوئے ہین اور چاہتے ہین کہ آپ چلکر اونہین اوامر و نواہی سے مطلع کرین ۔ حضرت موسی موقع پر تشریف لے گئے اور فرمایا جو کوئی چوری کرے اوس کا ہم ہاتھ کاٹ ڈالین گے ۔ اور جو کوئی افترا کرے ہم اوس کے درے مارین گے اور جو کوئی زنا کرے ۔ اور اوسکی بی بی نہو تو ہم اوس کے سو درے مارین گے اور اگر بی بی ہو تو اوسے سنگسار کر کے مار ڈالین گے ۔ قارون نے کہا ۔ اور اگر ان جرایم مین سے آپ بھی کسی جرم کے مرتکب ہون تو یہی سزا دو گے یا نہین ۔ کہا ہان بیشک ۔ کہا تو بنی اسرائیل کہتے ہین کہ تو نے ہی فلان عورت سے زنا کیا ہے ۔ کہا تو اوسے بلاؤ ۔ اگر وہ کہدیگی تو بے شک مین نے زنا کیا ہوگا ۔ جب وہ آئی تو حضرت موسی نے اوس سے کہا ۔ کہ تجھے اوس شخص کی قسم ہے جس نے توریت نازل فرمائی ہے سچ سچ کہنا ۔ کیا مین نے تجھ سے وہ حرکت کی ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہین ۔ کہا نہین بالکل جھوٹے ہین بلکہ انہون نے مجھے کچھہ دینا کیا ہے ۔ کہ مین آپ پر تہمت لگا دون ۔

۴۸ ۔ حضرت موسی کی بد دعا سے قارون کا زمین مین دہس جانا ۔

پہر حضرت موسی نے جناب باری مین سجدہ کیا ۔ اور اونہین بد دعا دی ۔ تو اللہ تعالی نے اون پر وحی بھیجی ۔ کہ جو چاہے تو زمین کو حکم دے وہ تیرا حکم مانیگی ۔ حضرت موسی نے کہا ۔ زمین تو ان لوگون کو لے لے ۔ ایک روایت یہ بھی ہے ۔ کہ اس تہمت کا کسی شخص نے آکر حضرت موسی سے ذکر کیا تھا ۔ یہ سنکر اونہون نے اون لوگون پر بد دعا کی تھی ۔

اس پر اللہ تعالی نے اون پر وحی بھیجی کہ جو تو زمین کو حکم دیگا وہ تیرا حکم مانیگی۔ پھر حضرت موسی قارون کے پاس آئے قارون اونکے چہرہ کو دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ اوس سے ناراض ہین۔ کہا موسی مجھہ پر رحم کرو حضرت موسی نے اوسے توکچھہ جواب نہ دیا۔ مگر زمین سے کہا۔ کہ زمین تو اوسے لے لے۔ اس کہنے کے ساتھ ہی گھر نے حرکت کی۔ اور قارون اور اوسکے رفیق ٹخنون تک زمین مین دھس گیے قارون نے بار بار حضرت موسی سے کہا۔ کہ موسی مجھہ پر رحم کرو۔ مگر حضرت موسی نے زمین سے کہا۔ کہ تو اوسے لے لے اور زمین مین وہ گھٹنون تک دھس گیا۔ اور گو قارون اون سے مہربانی کا خواستگار رہا۔ اور برابر منت وسماجت کرتا رہا مگر حضرت موسی یہی کہے گئے کہ زمین تو اونہین لے لے۔ جس سے آخر کار وہ بالکل دھس گئے۔

پھر اللہ تعالی نے حضرت موسی پر وحی بھیجی اور فرمایا کہ موسی تم کیسے سنگدل ہو۔ اگر قارون مجھے پکارتا تو مین اوس کی سنتا اور قصور معاف کر دیتا۔ اب مین آیندہ کسی شخص کو زمین پر اختیار ندونگا۔ قارون اوس وقت سے برابر زمین مین دھستا چلا جاتا ہے۔ جب اللہ تعالی کا اوس پر عذاب نازل ہوا۔ تو جو مومنین تھے اونہون نے اللہ تعالی کی تعریف کی۔ اور جو لوگ کہ پہلے اوس کے سے مال و دولت کی آرزوئین کر رہے تھے اونہین معلوم ہو گیا کہ یہ اون کی خطا تھی۔ جس سے اونہون نے استغفار کیا اور اللہ تعالی کے روبرو توبہ کی۔

منوچہر کے بعد اہل فارس کے بادشاہ

۴۹۔ افراسیاب کا غلبہ ملک فارس پر اور منوچہر کے پوتے زو کی پیدایش۔

جب منوچہر فارس کا بادشاہ مر گیا۔ تو افراسیاب بن پشنگ بن رستم ترکون کا بادشاہ ملک فارس کو

چڑہ آیا - اور فارس کا مالک بنگیا - اور بابل تک بڑہ کر آگیا - اور ایک مدت اوسی مین اور مہرجان مین ٹہیرا رہا - اور لوگون کو ملک سے نکالدیا - اور سلطنت فارس مین فساد پہیلایا اور بڑا ہی ظلم کرنے لگا - اور آباد ملک کو خراب و ویران کرڈالا اور نہرون اور چشمون کو پاٹ دیا - اور اوس کی حکومت کے پانچوین سال سے قحط پڑ گیا - اور جب تک حکومت رہی تب تک برابر قحط ہی قحط چلا گیا - غرض جب تک زو بن طہماسپ بادشاہ نہ ہوا فارس مین لوگون پر افراسیاب کی طرف سے بڑی آفت رہی - جب زو بادشاہ ہوگیا - تو ملک مین امن ہوا - منوچہر اپنے بیٹے طہماسپ پر کچہہ خفا ہو گیا تھا - اور اوسے اپنے ملک سے نکال دیا تھا - اس واسطے وہ ترکون کے بادشاہ کے پاس جس کا نام وامن تھا چلا گیا تہا - اور اوس کی بیٹی سے بیاہ کرلیا تہا اوس سے اوسکے ایک لڑکا پیدا ہوا - جس کا نام اوس نے زو رکہا -

کہین منجمون نے وامن سے کہا تھا - کہ تیری بیٹی کے پیٹ سے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو تجہے قتل کریگا اس لیے اوس نے اپنی بیٹی کو قید کر دیا تھا - اس واسطے جب اوس سے طہماسپ کا بیاہ ہوا - اور بچا پیدا ہوا تو اوس کی بیٹی اپنے حالات کو باپ سے چہپائے رہی - اور اپنے بیٹے زو کو بہی اوسے نہ دکہایا -

۵۰ - زو کا وامن کو مارنا اور افراسیاب کو فارس سے نکالنا اور رود زابان کی عید - بعد ازان منوچہر طہماسپ سے راضی ہوگیا - اور اوسے اپنے پاس بلالیا - اور کسی طرح سے اوس کی بی بی اور بیٹے کو بہی منگا لیا - اور وہ دونو قید خانہ سے نکلکر منوچہر کے پاس پہونچ گئے - اسکے بعد زو نے اپنے نانا وامن کو کسی لڑائی مین قتل کیا - اور افراسیاب ترکی کو کتنی ہی لڑائیون کے بعد مملکت فارس سے نکال باہر کردیا - اور وہ اپنے ترکستان کو

چلا گیا - افراسیاب اقلیم بابل اور مملکت فارس پر بارہ برس تک حاکم رہا - اور منوچہر کے مرنے کے بعد سے لیکر فارس پر اوس نے حکومت کی - پہر زو وہان کا بادشاہ ہوگیا جس دن افراسیاب فارس کی عملداری سے نکلا ہے وہ دن روز آبان اور مہینا آبان ماہ کا تھا - اس لئے اہل فارس اس روز عید کیا کرتے ہین - اور اون کی جو دو اور نوروز اور مہرجان کو عیدین ہوتی ہین اوسیطرح کی اون کی یہ بہی تیسری عید ہے -

۱۵ - زو کا ملک کو آباد کرنا اور اوس کا وزیر گرشاسپ

زو بڑا اچھا بادشاہ اور بڑا رعیت پرور تھا - جو جو افراسیاب ترکی نے ملک مین خرابیان کردی تھین اون سب کی اس نے اصلاح کی - قلعہ بنائے - اور جو پانی کے راستے تھے اونہین پانی کے بہنے کے واسطے صاف کرایا - جس سے ملک اپنی پہلی حالت سے بہی زیادہ معمور اور آباد ہوگیا - اور نیز اوس نے سات برس تک رعایا پر محصول معاف کر دیا تھا - جس سے ملک مین خوب رونق ہوگئی - اور مخلوق خوب خوشحال اور فارغ البال ہوگئی - اسی زو نے سواد مین ایک نہر بہی نکالی تھی - اور اوس کا نام زاب رکھا تھا - اور اوس پر ایک شہر بسایا تھا جس کا نام عتیقہ ہے اسی شہر کے متعلق طسوج زاب اعلی اور طسوج زاب اوسط اور طسوج زاب اسفل کے علاقہ کی تقسیم کی ہے اور اسی نے سب سے اول کہانون مین رنگ دینے کا قاعدہ نکالا ہے - اور طرح طرح کے کہانے اوس نے پکوائے ہین - جو کچھ اسے ترکون وغیرہ سے غنیمت کا مال ملا تھا وہ سب اس نے اپنی فوج کو دیدیا تھا - اس نے صرف تین برس حکومت کی - اس کا وزیر اور معین ایک شخص گرشاسپ بن انوط تھا - اور بعض کہتے ہین کہ یہ شخص اوس کی حکومت مین برابر کا شریک تھا - مگر اول روایت زیادہ

صحیح ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ گرشاسپ فارس مین بڑا عظیم الشان شخص ہوا ہے۔ مگر بادشاہ نہین ہوا۔

کیقباد کی سلطنت

۵۲ - کیقباد اور اوس کا انتظام اور شاہان کیانیہ کا اوس کی نسل مین ہونا۔

پھر زو کے بعد کیقباد بن زاع بن میسو بن نوذر بن منوچہر بادشاہ ہوا۔ اس نے نہرون اور چشمون کے پانی کو زمین کی آبپاشی کے واسطے تقسیم کیا۔ اور شہرون کے جدا جدا نام مقرر کئے۔ اور اون کی حدین بنائین۔ اور ضلع متعین کئے۔ اور علاقون کی حدود ٹھیرائین اور لشکر کی تنخواہ کے لیے کاشتکاری سے دسوان حصہ وصول کیا۔

کہتے ہین کہ کیقباد کو ملک کی آبادانی کا نہایت ہی شوق تھا۔ اور دشمن سے اس نے ملک کی حفاظت خوب کی تھی۔ اور بہت خزانہ جمع کیا تھا۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہین کہ شاہان کیانیہ اور اون کی نسل اسی بادشاہ سے نکلی ہے۔ اور اوس سے اور شاہان ترک سے بہت لڑائیان ہوئی ہین اسی واسطے یہ دریاے بلخ کے قریب رہا کرتا تھا جس کا نام جیحون ہے۔ تاکہ ترکون سے اپنے ملک کی حفاظت کرے اور اپنے ملک پر اونہین حملہ کرنے دے۔ اس نے ایکسو برس بادشاہی کی ہے۔

زو اور کیقباد کے عہد کے حوادث بنی اسرائیل مین اور حزقیل کی نبوت

۵۳ - حضرت حزقیل کا ہزارون مردون کو زندہ کرنا۔

جب حضرت یوشع بن نون کا انتقال ہوگیا۔ تو اونکے بعد بنی اسرائیل مین کالب بن یوقنا حاکم ہوا۔ پھر

اوس کے بعد خرقیل بن لوری ہوا - یہی شخص ہے جسے ابن العجوز (بوڑہیا کا بیٹا) کہا کرتے ہین - یہ لقب اسے اس واسطے دیا گیا ہے - کہ اوس کی مان نے اللہ تعالیٰ سے اوس وقت ایک بیٹے کی دعا مانگی تھی - کہ وہ بوڑہیا ہوگئی تہی اللہ تعالیٰ سے اوسے ایک بٹیا دیا - یہ بیٹا ایسا برگزیدۂ پروردگار ہوا - کہ اس نے کتنے ہی مرے ہوئے لوگون کے واسطے دعا کی - اور اللہ تعالیٰ نے اوس کی دعا قبول کی اور اونہین زندہ کردیا -

اس قصہ کا اصل حال یہ ہے - کہ ایک بستی مین جس کا نام راودان تھا طاعون آیا - اور اوسکے خوف سے بستی چہوڑ چہوڑ کر بہت لوگ باہر بہاگ گئے - اور کسی جانب مین جاکر رہنے لگے - اب جو لوگ بستی مین ہی باقی رہ گئے تہے - اون مین سے اکثر طاعون مین مرگیے - اور کچھ باقی بہی بچ گئے پہر جب طاعون جاتا رہا - تو وہ لوگ جو بہاگ گئے تھے بستی کو لوٹ آئے - انہین دیکھکر بستی والے جو باقی رہ گئے تہے بولے - کہ یہ لوگ جو بہاگ گیے تہے بڑے محتاط ہین - جیسا اونہون نے کیا تھا اگر ایسا ہی ہم بہی کرتے تو ہم بھی سب کے سب باقی رہتے - اور جو ہم مین سے مرگئے وہ نہ مرتے - اس مین پہر کچھ دنون کے بعد اتفاقاً طاعون آیا - تو وہان کے جتنے لوگ تہے سب بہاگ گئے - اون کی تعداد کوئی تینتیس ۳۳ ہزار کوئی تین ہزار کوئی چار ہزار وغیرہ بتاتے ہین - پہر یہ لوگ جاکر اوسی مقام پر اُترے جہان پہلے لوگ اُترے تہے - وہان ایک فرشتہ نے آواز ماری اور یہ سب مرگئے - اور اون کی ہڈیان گل سڑکر کھوکلی ہوگیئن -

کچھ دنون کے بعد ان پر حضرت خرقیل نبی کا گزر ہوا - جب اونہون نے اونہین دیکھا تو یہ سوچنے لگے کہ کسی طرح یہ زندہ ہوجائین - اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بہیجی اور پوچھا

کہ کیا تو یہ بات چاہتا ہے کہ مین اونہین تیری آنکھون کے سامنے زندہ کردون۔ حضرت خرقیل نے کہا ہان حکم ہوا کہ اونہین پکار۔ حضرت خرقیل نے پکارا۔ اے گلی ہوئی ہڈیو۔ اللہ تعالیٰ تمہین حکم دیتا ہے کہ اکٹھی ہوجاؤ یہ کہتے ہی وہ ہڈیان اوڑاوڑ کر ایک دوسرے کے پاس آگئین۔ اور اون ہڈیون کے اجسام بن گیے۔ پھر اونہون نے اون کو آواز دی۔ کہ ہڈیو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ کہ تم ڈھک جاؤ۔ یہ کہتے ہی اون پر گوشت خون اور وہ کپڑے جن مین وہ مرے تھے۔ اون کے اوپر آگئے۔ پھر اونہون نے آواز دی کہ روحو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ تم اپنے اپنے جسمون مین لوٹ آؤ۔ اس پر روحین بھی جسمون مین آگئین۔ اور وہ اجسام زندہ ہوگیے اور جب زندہ ہوئے تو بولے۔ اے پروردگار ہمارے تو پاک ہے اور ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہین اور تیرے سوا اور کوئی خدا نہین ہے اس کے بعد یہ لوگ اپنی قوم مین آئے۔ اور اون کو یہ بات معلوم تھی۔ کہ وہ مرگئے تھے اور اون کے چہرون پر موت کا رنگ چھایا ہوا تھا۔ اور جو کپڑا پہنتے تھے وہ پرانا کفن ہوجاتا تھا۔ پھر وہ مرگئے اور حضرت خرقیل بھی مرگئے۔ مگر ان کا زمانہ بنی اسرائیل کی کتابون مین نہین لکھا ہوا ہے۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ یہ لوگ حضرت خرقیل کی قوم کے تھے۔ جب وہ مرگئے تو حضرت خرقیل اون پر روئے۔ اور کہا پروردگار مین ایسے لوگون مین رہتا تھا جو تیری عبادت اور تیرا ذکر کیا کرتے تھے اب مین ہی اکیلا باقی رہ گیا ہون۔ اللہ تعالیٰ نے اون سے پوچھا کہ کیا تم چاہتے ہو مین اونہین جلا دون۔ کہا ہان تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین نے اون کے جلانے کا تمہین ہی اختیار دیدیا۔ اس پر حضرت خرقیل نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہوجاؤ اور وہ زندہ ہوگئے۔

حضرت الیاس علیہ السلام

۵۴ ۔ حضرت الیاس کی نبوت اور اخاب بادشاہ کا مومن ہو کر بت پرست ہوجانا ۔

جب حضرت خرقیل کا انتقال ہوگیا تو بنی اسرائیل مین اون کے بعد حوادث بہت کثرت سے ہوئے ۔ اور اونہون نے جو اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا اوسے چھوڑ دیا ۔ اور بت پرستی کرنے لگے ۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اون پر حضرت الیاس بن یاسین بن فنحاص بن عزار بن ہارون بن عمران کو نبی کرکے بہیجا ۔ حضرت موسیٰ کے بعد جو نبی بنی اسرائیل مین ہوتے تھے وہ صرف اوس شریعت کی تجدید کیا کرتے تھے جو توریت مین اللہ تعالیٰ نے اون کے لیے بیان کردی تہی ۔ اور الیاس بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے پاس تھے جس کا نام اخاب تھا ۔ یہ اخاب اون کی بات مانتا اور اونہین نبی جانتا تھا اور الیاس اوس کے کارپرداز تھے اور بنی اسرائیل نے اس زمانہ مین ایک بت بعل نام بنا لیا تھا اوس کی پرستش کیا کرتے تھے ۔ حضرت الیاس نے اونہین اللہ کے راستے کی ہدایت کی ۔ لیکن وہ اس بادشاہ کا کہنا مانتے تھے اور کسی کی بات ہی نہ سنتے تھے ۔ اور اس زمانہ مین بنی اسرائیل کے بادشاہ متفرق ہو رہے تھے ۔ ہر ایک بادشاہ ملک کے ایک ایک حصہ مین بادشاہی کرتا تھا ۔ اور اوس حصہ کی پیداوار کا وہی مالک تھا ۔

آخر اس بادشاہ نے جس کے پاس الیاس تھے اون سے کہا ۔ کہ جس راستہ کی تو ہدایت کرتا ہے میرے نزدیک وہ طریقہ باطل معلوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ مین فلان فلان بادشاہ کو دیکھتا ہون جو بنی اسرائیل کے بادشاہ ہین بتون کو پوجتے ہین ۔ مگر اونہین کوئی بھی ضرر نہین پہونچتا ۔ وہ کہاتے ہین پیتے ہین ۔ اور اونہین دنیا کی چیزون مین کوئی

بھی نقصان نہین ہوتا۔ اور ہم جو تیرے طریق پر چلتے ہین تو اونکے بہ نسبت کوئی فضیلت حاصل نہین ہے۔ یہ باتین سنکر الیاس نے اوسے چھوڑ دیا۔ اور انّا للہ و انا الیہ راجعون کہکر چلدئے۔ پھر اس بادشاہ نے بھی بت پرستی شروع کردی۔ اور اونہین بت پرستون مین سے ایک بت پرست ہوگیا۔

۵۵۔ اخاب کی بی بی کا ایک مومن ہمسایہ کو قتل کرکے اوسکا باغ لے لینا۔

اس بادشاہ کے پڑوس مین ایک شخص رہتا تھا جو صالح اور مومن تھا مگر ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اوس کا دار الملک کے قریب ایک باغ تھا۔ اور یہ بادشاہ اوس سے بحسن سلوک پیش آتا تھا۔ لیکن اس بادشاہ کی جو بی بی تھی وہ بڑی شریر اور کافر تھی۔ اوس نے بادشاہ سے کہا۔ کہ اس شخص کا باغ لے لو۔ لیکن بادشاہ نے نہ مانا۔ اور اوس شخص سے کچھ تعرض نہ کیا۔ مگر جب یہ بادشاہ شہر سے کہین باہر جاتا تو اوس کی بی بی گھر رہا کرتی اور لوگون کے سامنے آیا کرتی تھی۔

ایک روز یہ بادشاہ کہین باہر گیا ہوا تھا۔ اوس کی بی بی نے ایک شخص کو گواہ بنایا کہ اوس باغ والے نے بادشاہ کو گالی دی ہے۔ اور یہ الزام لگاکر اوسے قتل کردیا۔ اور باغ پر اپنا قبضہ کرلیا جب بادشاہ آیا تو یہ سنکر بہت ہی ناراض ہوا۔ اور اس حرکت کو اوس نے بہت ہی برا سمجھا۔ اور بی بی کو برا بھلا کہا۔ وہ بولی۔ کہ اچھا تو اب کیا علاج ہے۔ اللہ تعالی نے حضرت الیاس پر وحی بھیجی۔ اور حکم دیا کہ بادشاہ سے اور اوسکی عورت سے کہدو۔ وہ باغ اوس کے وارثون کو دیدین۔ اور اگر وہ نہ دین گے تو اللہ تعالی اون پر غصہ کرے گا۔ اور اونہین اسی باغ مین ہلاک کرے گا۔ اور اوس سے وہ بہت ہی تھوڑا فائدہ اٹھانے پائین گے۔ حضرت الیاس نے بادشاہ کو یہ حکم

سنا دیا۔ مگر اونہون نے حق بات کی طرف رجوع نہین کیا۔

۵۶ حضرت الیاس کے قوم کی بت پرستی اور اون پر قحط کی معصیت اور الیاس کا فرشتہ صفت بننا اور اون کے شاگرد یسع

جب حضرت الیاس نے دیکھا۔ کہ بنی اسرائیل نہین مانتے ۔ اور کفر اور ظلم پر چست کمرین باندہے ہوئے ہین۔ تو اونہون نے اون پر بددعا کی۔ اور اللہ تعالیٰ نے تین برس تک اون پر مینہ برسانا موقوف کر دیا۔ جس سے اون کے مویشی پرندی اور حشرات الارض مر گیے۔ اور درخت خشک ہو گیے۔ اور مخلوق پر سخت مصیبت نازل ہوئی۔ اور حضرت الیاس بنی اسرائیل کے خوف سے پوشیدہ ہو گئے لیکن اُن کا رزق اون کے پاس پہونچتا تھا۔ پہر وہ ایک مرتبہ شب کو بنی اسرائیل کی کسی عورت کے یہان رہے۔ اوس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام یسع بن انطوب تھا۔ وہ اس وقت بہت بیمار ہو رہا تھا حضرت الیاس نے اوس کے لیے دعا کی جس سے اوس کی بیماری جاتی رہی۔ اور وہ حضرت الیاس کے ساتھ ہو لیا۔ اور اون پر ایمان لاکر اون کے ساتھ رہنے لگا۔ الیاس اس زمانہ مین بوڑہے ہو گئے تھے اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بہیجی کہ تو نے میری مخلوق مین سے بہت کو ہلاک کر دیا ہے۔ اور بہائم اور پرندی اور چوپائے وغیرہ بیشمار مر چکے ہین اور قصور جو کیا ہے وہ صرف بنی اسرائیل نے ہی کیا ہے۔ حضرت الیاس نے کہا پروردگار مجہے اجازت دے کہ مین ہی اون کے لیے دعا کرون شاید وہ راہ پر آجائین۔

پہر الیاس اون کے پاس آئے۔ اور اون سے کہا۔ کہ تم مین سے بہت لوگ ہلاک ہو گئے اور تمہاری خطا سے تمہارے چوپائے بہی مر گیے۔ اگر تم اس امر کو جاننا چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے افعال سے ناراض ہے۔ اور جو مین تم کو ہدایت کرتا ہون

وہ ہی حق ہے۔ تو تم اپنے اصنام کو نکالو اور اون سے دعا مانگو اگر وہ تمہاری دعا
قبول کرلین۔ تو یہی بات سچ ہے جو تم کہتے ہو۔ اور اگر وہ بت تمہاری مراد پوری نہ کرسکین
تو جان لو کہ جس طریق پر تم چل رہے ہو وہ باطل ہے۔ اس لیے تم اوسے چھوڑ دینا
اور مین اللہ تعالیٰ سے دعا کرونگا تو وہ تمہاری مرادین پوری کرے گا اور یہ سختی
اور مصیبت تمہاری جاتی رہیگی۔ بولے کہ ہان بے شک یہ ایک انصاف کی بات ہے
اور پھر وہ اپنے بتون کو لیکر نکلے۔ اور اون سے دعا مانگی۔ مگر اون کی مراد پوری نہ
ہوئی۔ اور نہ مصیبت دور ہوئی۔ تب اونہون نے الیاس سے کہا۔ کہ اب ہم ہلاک
ہوجائینگے۔ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کر۔ حضرت الیاس نے اللہ تعالیٰ
سے دعا کی۔ کہ اون کی مصیبت دور ہوجائے۔ اور اون پر مینہ برسے اس دعا کے
کرتے ہی ابر کا ڈہال کے برابر ایک ٹکڑا پیدا ہوا۔ اور اون کی نظرون کے سامنے
بڑہنے لگا۔ اور پھر ایسا مینہ برسا کہ جس سے تمام ملک سیراب و شاداب ہوگیا۔ اور
جو آفت و مصیبت اون پر پڑی تھی وہ سب رفع ہوگئی۔ لیکن اونہون نے اپنی بدافعالیون
سے پھر بھی کنارہ نہ کیا اور حق کو نہ مانا جب حضرت الیاس نے یہ حال دیکھا تو اللہ تعالیٰ
سے درخواست کی۔ کہ اونہین دنیا سے نجات دیدے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اون کی دعا
قبول کی۔ اور اون پر عنایت فرمائی۔ اور نور کا لباس عطا کیا۔ اور کہانے پینے
کی خواہش اون سے دور کردی۔ جس سے وہ ایک انسان ملکی صفات اور زمینی
نسل اور آسمانی سیرت ہوگئے۔ اور اوس بادشاہ پر اور اوس کی قوم پر اللہ تعالیٰ نے
ایک دشمن کو مسلط کردیا۔ جس نے اونہین آکر پکڑا اور اوس بادشاہ کو اور اوس کی بی بی
کو اوسی باغ مین قتل کرکے ڈالدیا۔ اور اون کی لاشین وہین گل سڑ گئین۔

حضرت یسع علیہ السلام کی نبوت اور بنی اسرائیل سے تابوت کا چھن جانا

۵۷۔ حضرت یسع کی نبوت اور تابوت سکینہ کی حقیقت اور اوس کی برکت۔

جب حضرت الیاس بنی اسرائیل سے علیحدہ ہو گیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یسع علیہ السلام کو اون پر نبی کر کے بھیجا۔ اور وہ اون مین جس قدر مدت تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اون کو بھی اپنے پاس بلالیا۔ تو بنی اسرائیل مین بڑی ہی نا روا کام ہونے لگے۔ لیکن اون کے پاس تابوت تھا اور وراثت مین چلا آتا تھا۔ اوس مین سکینہ اور جو کچھ آل موسیٰ اور آل ہارون نے چھوڑا تھا وہ سب بقیہ تھا اوسے فرشتے اوٹھایا کرتے تھے اور اوس مین ایسی برکت تھی۔ کہ جب کوئی دشمن آتا اور بنی اسرائیل تابوت کو آگے کرتے تو اللہ تعالیٰ اون کے دشمن کو شکست دیدیا کرتا تھا۔ یہ سکینہ ایک بلی کا سر تھا۔ جب تابوت مین وہ بلی کی آواز کی طرح آواز کرتی تو بنی اسرائیل کو نصرت کا یقین ہو جاتا اور اون کو فتح حاصل ہو جاتی تھی۔

۵۸۔ بنی اسرائیل سے تابوت کا چھن جانا اور اونکی حکومت کا تنزلزل اور اونمین نبوت کا پھر قایم ہونا

پھر اون مین ایک بادشاہ ہوا۔ جس کا نام ایلاف تھا اور اللہ تعالیٰ اُنبی اسرائیل کی مدد اور حمایت کیا کرتا تھا لیکن جب اون مین نافرمانیون کی کثرت ہوئی۔ تو اون پر ایک دشمن آیا۔ اور وہ اوس سے لڑنے کو نکلے۔ اور تابوت کو بھی نکالا۔ اور بڑی بھاری لڑائی ہوئی۔ مگر اونکا دشمن اون پر غالب ہوا۔ اور تابوت کو چھین لیا۔ اور بنی اسرائیل شکست کھا کر بھاگ گئے۔ جب اون کے بادشاہ کو معلوم ہوا کہ تابوت اون سے چھن گیا۔ تو وہ اوسکے رنج سے مر گیا۔ اور دشمن اون کے ملک مین گھس آیا۔ اور اون کا مال و اسباب لوٹا

اوراون کے اہل واعیال کو پکڑلے گیا۔ پھر بنی اسرائیل مین ایک اضطراب پھیل گیا
اور آپس مین اختلاف پڑگیا۔ اس زمانہ مین کبھی تو اونمین نافرمانی اور گمراہی کے کام ہوتے
اور اللہ تعالی کسی کو اون پر انتقام کے لیے مسلّط کر دیتا تھا۔ اور کبھی وہ توبہ کر لیتے
اور اللہ تعالی اونہین دشمنون سے بچا دیتا تھا۔ چنانچہ حضرت یوشع بن نون کی وفات
سے لیکر اشموئیل کی نبوت اور طالوت کی حکومت اور تابوت کی واپسی تک اون کا
یہی حال رہا۔ جب حضرت یوشع کی وفات ہوگئی تو اون کے بعد بنی اسرائیل کے
حاکم کبھی تو قاضی ہوا کرتے اور کبھی کبھی بادشاہ ہوتے تھے۔ اور کبھی کوئی متغلب
اون پر آکر حاکم بنجاتا تھا آخر کار اون مین پھر حکومت قایم ہوئی۔ اور اشموئیل نبی ہوئے۔
اور یہ سب زمانہ حضرت یوشع کی وفات سے لیکر نبوت کے پھر اون مین آنے تک
چارسو ساٹھ برس کا ہوا۔

۵۹۔ اشموئیل نبی تک بنی اسرائیل کے حکام کے نام اور مدتِ حکومت۔

اول شخص جو اون پر مسلّط ہوا وہ ایک شخص حضرت لوط کی نسل سے تھا۔ اور اوس کا نام
کوشان تھا۔ اس نے آٹھ برس اون کو خوب ستایا اور خراب کیا پھر کالب اصغر کے بھائی
نے جس کا نام عتنیل تھا اوس کے پنجہ ظلم سے نجات دلائی۔ اور چالیس برس تک
اون پر حکومت کرتا رہا۔ پھر اون پر ایک اور بادشاہ عجلون نام مسلط ہوا۔ اور اٹھارہ برس
تک حکومت کرتا رہا۔ اس کے ہاتھ سے ایک شخص اہوذ نام نے جو سبط بنیامین
سے تھا بنی اسرائیل کو چھٹایا اور آٹھ برس اون کا انتظام کرتا رہا۔ پھر بنی اسرائیل کو
ایک کنعانی بادشاہ یابین نام آکر دبا بیٹھا۔ اور دس برس حاکم رہا۔ اس کے ہاتھ سے
ایک عورت نے اونہین نجات دلائی جس کا نام دبورا تھا۔ اور جو اون کے انبیا کی

نسل سے تھی - اس عورت کی طرف سے باراق نام ایک شخص چالیس برس اون کی نگرانی
کرتا رہا - پھر اون پر حضرت لوط کی قوم سات برس تک مسلط رہی - ان کے ہاتھ سے اونہیں
جدعون بن یواش نی جو نفتالی بن یعقوب کی نسل سے تھا بچایا - اور چالیس برس تک
اون کا منتظم رہا - جب اوس نے انتقال کیا تو اوس کا بیٹا ابی مالخ اون کا نگران ہوا -
اور تین برس کام کرتا رہا - پھر اوس کے بعد فوبع بن فوّا جو ابی مالخ کے ماموں کا بیٹا تھا
اور جسے بعض اوس کے چچا کا بیٹا بھی بتاتے ہیں تیئیس برس اون کا منتظم رہا - پھر اوس
کے بعد ایک شخص یائیر بائیس برس اون کے انتظام پر مامور رہا - پھر فلسطین کی ایک
قوم بنی عمون اٹھارہ برس تک اون پر حکومت کرتی رہی - پھر بنی اسرائیل مین سے
ایک شخص یفتح ہوا - جو چھ برس تک اون کی دیکھ بھال کرتا رہا - پھر اوس کے بعد
یتحسون سات برس تک رہا پھر اوس کے بعد آلون دس برس رہا - پھر اوس کے بعد
لترون جسے بعض لوگ عکرون بھی کہتے ہین آٹھ برس رہا پھر اون پر فلسطین والے غالب
ہوگیے - اور چالیس سال حکومت کرتے رہے - پھر شمسون بیس سال اون کا والی رہا
پھر اس کے بعد بیس سال تک اون کا نہ کوئی منتظم تھا اور نہ کوئی رئیس تھا پھر اس کے
بعد عالی کاہن اون کا منتظم مقرر ہوا - بعض شخص کہتے ہین - کہ اسی زمانہ مین فلسطین والے
تابوت سکینہ پر غالب ہوگئے تھے - پھر جب وہ چالیس برس اون کا انتظام کر چکا - تو
اشموئیل کو خدا تعالیٰ نے نبی کیا - اور وہ دس سال اون کے منتظم رہے - اور اون سے
بنی اسرائیل نے کہا - کہ ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کردو - کہ وہ ہمارے دشمنون سے جا کر
لڑے - اور اس مصیبت سے ہمین چھڑائے -



اشموئیل اور طالوت کا ذکر

۶۰-بنی اسرائیل کی دعا سے اشموئیل نبی کا پیدا ہونا-

اشموئیل بن مالی کا ذکر اس طرح ہے-کہ جب بنی اسرائیل پر بلائین نازل ہوئین- اور دشمنون نے اون پر نظرین جمائین- اور اون سے تابوت سکینہ چھن گیا- تو وہ جب کبھی کسی دشمن کے مقابل ہوتے تو اوس وقت نہایت ڈرا کرتے تھے- اسی زمانہ مین جالوت کنعانیون کے بادشاہ نے اون پر حملہ کیا-یہ شخص فلسطین اور مصر کے درمیان کے ملک کا بادشاہ تھا غرض وہ اون پر آتے ہی غالب ہوگیا- اور اون پر جزیہ لگا دیا- اور توریت اون سے لے لی- اس پر بنی اسرائیل نے دعا مانگی-کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی نبی بھیج تاکہ ہم اوس کے ساتھ ہو کر اپنے دشمنون سے لڑین-

اس زمانہ مین خاندان نبوت برباد ہوچکا تھا صرف اون مین ایک حاملہ عورت باقی تھی اس لیے اونہون نے اوس عورت کو پکڑ کر ایک گھر مین اس اندیشہ سے مقید کیا- کہ کہین اوس کے بیٹی پیدا ہو تو وہ کسی لڑکے سے بدل نہ لے- کیونکہ بنی اسرائیل کو اوس کے پیٹ سے بیٹا پیدا ہونے کی بڑی خواہش ہو رہی تھی لیکن اوس کے پیٹ سے لڑکا ہی پیدا ہوا- اور اوس کا نام اوس کی مان نے اشموئیل رکھا-جس کے معنی ہین "خدا نے میری دعا سن لی" اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے-کہ وہ بانجھ تھی- اور اوس کے شوہر کی ایک اور بی بی تھی اوس کے دس بچے ہو چکے تھے- اور وہ اپنی کثرت اولاد کے باعث اشموئیل کی مان پر بڑے طعن کیا کرتی تھی- اور اس سے یہ بڑھیا نہایت دل شکستہ ہوگئی تھی- اور اللہ سے دعا مانگتی تھی کہ اوس کے پیٹ سے بھی اولاد پیدا ہو- اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے قبول کیا- جس سے وہ اوسی

وقت کپڑون سے ہوئی۔ اوراوس کے شوہر کی مقاربت پر اوسے حمل رہ گیا۔ جب حمل کی مدت پوری ہوئی۔ تو اوس کے بیٹا پیدا ہوا۔ اور اوس نے اوس کا نام اشموئیل رکھا۔

۱۶۔ حضرت اشموئیل کی نبوت اور اون کا بنی اسرائیل کا منتظم ہونا۔

جب یہ لڑکا بڑا ہو گیا۔ تو اوس کی مان نے اوسے بیت المقدس مین توریت کے پڑہنے کے واسطے بہیجدیا۔ اور اون کے علما مین سے ایک شیخ اوس کی تعلیم کا کفیل ہوا۔ اور اوسے متبنیٰ کر لیا۔ جب وہ اس لایق ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ اوسے نبی کرے تو جبرئیل اوس کے پاس آئے۔ اس وقت اشموئیل نماز پڑہ رہے تہے۔ جبرئیل نے اونہین ایسی آواز سے پکارا کہ جیسے اون کے اوستاد کی آواز تہی۔ یہ آواز سنکر وہ اپنے استاد کے پاس آئے اور پوچہا۔ کہ آپ نے مجہے کیون طلب فرمایا ہے۔ اُستاد نے یہ مناسب نہ سمجہا کہ اون سے کہین مینے نہین بلایا۔ تاکہ کہین اوس سے وہ گہبرا نہ جائین بلکہ اون سے کہا کہ جاؤ سورہو۔ شموئیل لوٹ گئے پہر جبرئیل اون کے پاس اوسیطرح سے آئے۔ اور وہ پہر اپنے اُستاد کے پاس آئے۔ اُستاد نے کہا بیٹے جاؤ اب جب مین بلاؤن تو تم مجہے جواب نہ دینا اور میرے پاس نہ آنا۔ پہر حضرت جبرئیل تیسری مرتبہ اون کے سامنے آئے اور اون کو اون کی قوم کی تنبیہ کے واسطے حکم دیا۔ اور اون سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رسول کیا ہے۔ اس پر شموئیل نے اونہین اللہ کے راستہ کی طرف بلایا۔ پہلے تو اونہون نے اونہین جہوٹا بنایا۔ مگر آخر کو مان گئے۔ اور اون کی اطاعت کرنے لگے۔ اور وہ بنی اسرائیل کا دس سال تک اور بعض کہتے ہین چالیس سال تک انتظام کرتے رہے۔

۶۲ - جالوت کا ظلم اور بنی اسرائیل کی درخواست بادشاہ کے لئے اور شموئیل کا طالوت کو بادشاہ کرنا اور تابوت سکینہ کا بنی اسرائیل کو ملنا اور اون پر جہاد کا حکم ہونا

اس وقت عمالقہ قوم کا بادشاہ جالوت تھا اور یہ لوگ بنی اسرائیل پر بڑا ظلم کرتے تھے اور اون کی ایسی خراب حالت کردی تھی - کہ ہلاکت کے قریب اون کی نوبت پہونچ گئی تھی - جب بنی اسرائیل نے اپنی یہ حالت دیکھی - تو اونہون نے شموئیل سے کہا - اِبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا (ہم پر کوئی بادشاہ مقرر کردیجئے کہ ہم اوس کے سہارے سے اللہ کی راہ مین جہاد کرین - شموئیل نے کہا - کہ اگر تم پر جہاد فرض کردیا جاوے تو تم سے کچھ بعید نہین کہ تم نہ لڑو - بنی اسرائیل بولے - کہ ہم اپنے گھرون سے اور نیز بچون سے توجدا کردے گئے ہین - پھر ہمین کونسا عذر ہے کہ خدا کی راہ مین نہ لڑین -)

اس پر شموئیل نے اللہ تعالیٰ کی جناب مین دعا کی - اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ایک عصا اور ایک سینگ عنایت فرمایا - اس سینگ مین کچھ روغن تھا - اور اون کو یہ حکم ہوا - کہ تمہارا بادشاہ وہ شخص ہے جو قد مین اس عصا کے برابر ہو - اور جب وہ شخص تیرے پاس آئے تو اس سینگ مین خوشبو مہک اُٹھے - اس سے جان لینا کہ وہی بنی اسرائیل کا بادشاہ ہے - تو اوس کے سر پر یہ روغن لگانا اور اوسے اون کا بادشاہ کردینا - اس پر بنی اسرائیل مین سے بہتون نے اپنے آپ کو عصا سے ناپا مگر اوس کے برابر نہ اُترے -

طالوت ایک شخص دباغ تھا - اور ایک روایت مین ہے - کہ سقہ تھا - پانی پلایا کرتا اور اوسکی اُجرت لیا کرتا تھا اوس کا کہین گدھا کھو گیا - وہ اپنے گدھے کو ڈھونڈھتا ہوا اوس

موقع کے قریب آنکلا جہان شمویل پیغمبر تھے۔ وہان آکر اوس نے پیغمبر سے کہا۔ کہ دعا کرو میرا گدہا کہین ملجائے۔ جب وہ اندر آیا۔ تو روغن سے خوشبو کی مہک آئی۔ اس پر لوگون نے اوسے عصا سے ناپا تو اوس کا قد ٹھیک اوس کے مطابق نکلا قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ۝ (تو پہر اون کے نبی شمویل نے اون سے کہا۔ کہ تمہاری درخواست کے مطابق اللہ تعالیٰ نے طالوت کو تم پر بادشاہ مقرر کیا ہے) اس طالوت کا نام سریانی زبان مین شادل بن قیس بن انمار بن قرار بن یحرف بن یفیح بن الیش بن بنیامین بن یعقوب ہے۔ بنی اسرائیل نے شمویل سے کہا۔ کہ آج تو تم نے سب سے ہی بڑا جھوٹ بولا ہے۔ ہم تو شاہی خاندان سے ہین وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۝ (اور طالوت کو تو مال و دولت کے لحاظ سے کچھ فارغ البالی بہی نہین ہے) کہ ہم اوس کی اطاعت کرین قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۝ (شمویل نے اون سے کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر حکمرانی کے واسطے اوسی کو پسند فرمایا ہے۔ اور علم اور جسم کے لحاظ سے اوسے بڑی فراخی دی ہے۔) بنی اسرائیل نے کہا۔ اگر آپ سچے ہین تو اس کی کوئی نشانی بتاسئے قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط (اون کے نبی شمویل نے اون سے کہا۔ کہ طالوت کی من جانب اللہ بادشاہ ہونے کی علامت یہ ہے۔ کہ وہ تابوت جس مین تمہارے پروردگار کی بھیجی ہوئی سکینہ ہے۔ اور نیز موسیٰ اور ہارون جو یادگار چھوڑ گیے ہین اونمین کی بچی کھچی چیزین بہی اوسمین ہین وہ سب لڑے بھڑے تمہارے پاس آجائے گا۔ فرشتے اوس کو اوٹھالائین گے۔) اور سکینہ ایک بلی کا سر تھا اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سونے کا طشت تھا جسمین

انبیا کے قلوب دہوئے جایا کرتے تھے۔ اور بعض لوگ اور اور باتین بہی بیان کرتے ہین (مگر اصل مین سکینہ سے مراد توریت ہے جو اللہ تعالی نے اونہین دی تھی۔ اور اوسی مین تمام اوامر و نواہی تھے جس سے اونہین تسلی ہوتی تھی) اور اوس مین تختیان بھی تھین جو دریا قوت و زبرجد سے بنی تہین۔ اور بقیہ سے مراد حضرت موسی کا عصا اور تختیون کے ٹکڑے تھے۔ چنانچہ اوس تابوت کو فرشتہ طالوت کے پاس دن مین علانیہ اُٹھا لائے اور آسمان و زمین کے درمیان مین لاکر اون کے سامنے کردیا۔ اور طالوت نے وہان سے اوسے لے لیا۔ اس واسطے مجبوراً بکراہت خاطر سب نے اوس کی حکومت کو مان لیا۔

۶۴۔ طالوت کا بنی اسرائیل کو لیکر جالوت کے مقابلہ کو جانا اور بنی اسرائیل کے اکثر آدمیونکا میدان سے بہاگ جانا اور باقیون کا میدان مین جما رہنا۔

اب بنی اسرائیل طالوت کے ساتھ لڑنے کے واسطے نکلے۔ اس وقت اون کی تعداد اسّی ہزار (۸۰۰۰۰) تھی۔ جب وہ اپنے مقام سے دشمن کی طرف چلے تو طالوت نے اون سے کہا

اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ؀ (راستے مین ایک دریا پڑے گا۔ اور اللہ تعالی اوس دریا سے تمہارے صبر کی آزمائش کرے گا۔ تو جو سیر ہوکر اوس کا پانی پی لیگا وہ ہمارا نہین اور جس کسی نے اوس کا پانی نہین پیا وہ ہمارا ہے۔ مگر ہان اتنی اجازت ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایک آدہ چلو بھر لے اور پی لے تو مضائقہ نہین۔) یہ دریا فلسطین کا دریا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ دریائے اردن تھا۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؀ (پس اون مین سے معدودے چند کے سوا سب نے ہی سیر ہوکر پانی پیا۔) اون کی تعداد چار ہزار تھی۔ اس حکم کے خلاف جنہون نے

پانی پیا اون کو تو آگے چلکر پیاس لگی۔ اور جنہون نے اوس سے پانی نہین پیا یا صرف ایک آدھ چلو پیا اون کو پیاس نہ لگی۔ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۝ (پہر جب طالوت اور جو لوگ اوس کے ساتھ ایمان والے تھے دریا پار ہو گئے۔) تو جالوت کا اور اون کا مقابلہ ہوا۔ جالوت کا ملک مین بڑا دبدبہ پہیل رہا تھا۔ جب بنی اسرائیل نے اوسے دیکھا۔ تو اون مین سے اکثر لوٹ پڑے اور پیٹھہ پہیر کر چلدیے (اور کہا کہ آج تو ہمین جالوت اور اوس کے لشکر سے مقابلہ کی طاقت نہین ہے۔) اور اس قدر کثرت سے لوگ بہاگے کہ اس وقت طالوت کے پاس تین سو دس سے کچھہ ہی اوپر آدمی رہ گیے۔ جو اہل بدر کی تعداد تھی۔ پہر جب یہ بہاگنے والے لوگ بہاگ گیے۔ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ (تو وہ لوگ جن کو خیال تھا کہ ایک روز خدا کے حضور مین حاضر ہونا ہے۔ بولے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ اللہ کے حکم سے تہوڑے لوگ بہت بڑی فوجون پر غالب آ گیے ہین۔ اور اللہ صبر کرنے والون کا ساتھی اور مددگار ہے)۔

۴۶۔ حضرت داؤد اور اون کی نبوت کی نشانیان اور اون کا جالوت کو مارنا۔

اور اون مین ایشا داؤد کا باپ بہی تھا۔ اور اوس کے ساتھ اوس کے تیرہ بیٹے بہی تھے۔ اور داؤد اون سب مین چہوٹے تھے۔ اور اون کا باپ اسی وجہ سے اپنے جانور چرانے کے لیے گھر چہوڑ گیا تھا۔ اور کہہ گیا تھا۔ کہ اون کے لیے میدان جنگ مین کہانا لیجا کر پہونچایا کرین۔ حضرت داؤد نے ایک مرتبہ اپنے باپ سے کہا تھا۔ کہ بیابان مین اپنے گوفن سے جب کسی چیز کو مارتا ہون تو اوسکو بارہی گراتا ہون۔ پہر ایک اور مرتبہ اپنے باپ سے کہا۔ کہ مین پہاڑون مین گیا تھا۔ وہان مین نے ایک شیر کو بیٹھا ہوا دیکھا۔ اور اوس پر بلا خوف جا کر

سوار ہو گیا۔ اور دونو کان پکڑ لیے پھر ایک مرتبہ آکر بیان کیا۔ کہ مین جب کبھی پہاڑون مین جاتا ہون اور وہان تسبیح پڑھتا ہون تو کوئی پہاڑ ایسا نہین ہوتا جو میرے ساتھ تسبیح نہ پڑھتا ہو۔ باپ نے کہا خوش ہو جا یہ بہت ہی اچھی بات ہے جو اللہ تعالی نے تجھے عطا فرمائی ہے۔

پھر اللہ تعالی نے اوس نبی کے پاس جو طالوت کے ساتھ تھا ایک سینگ بھیجا۔ جس مین روغن تھا۔ اور ایک لوہے کی زرہ بھی اوس کے ساتھ عطا کی۔ نبی نے یہ چیزین طالوت کو دین۔ اور اوس سے کہا۔ کہ جالوت کو وہ شخص قتل کرے گا کہ جس کے سر پر تو یہ تیل ڈالے تو اس سینگ مین سے تیل جوش کہا کر اوس کے سر پر بہہ جاسے مگر سر سے آگے منہ تک بہی نہ جاسے۔ بلکہ سر پر ہی ایک تاج کی ہیئت مین رہ جاسے اور جب وہ شخص اس زرہ کو پہنے تو اوس کے ٹہیک آجاسے۔ اسواسطے طالوت نے بنی اسرائیل کو بلایا۔ اور اونہین آزمایا۔ مگر کوئی پورا نہ اوترا۔ اس لیے اوس نے داؤد کو چراگاہ سے بلوایا جب داؤد چراگاہ سے چلے تو راستہ مین تین پتھرون نے اون سے آواز بلند کہا۔ کہ داؤد تم ہمین لیتے چلو کیونکہ تم ہمین گوفن مین رکہہ کر جالوت کو مارو گے۔ داؤد نے اونہین اوٹھا لیا۔ اور اپنے تھیلے مین رکھہ لیا۔ اور طالوت نے یہ اشتہار دے دیا تھا۔ کہ جو کوئی جالوت کو ماریگا تو مین اپنی بیٹی اوس کے نکاح مین دون گا اور اوسے اپنی مملکت مین شریک کرلون گا۔ پھر جب داؤد آئے۔ تو وہ سینگ اون کے سر پر کہا اور روغن جوش کہا کر اون کے سر پر آگیا۔ اور زرہ بھی اون کے جسم مین ٹہیک آگئی۔ اور داؤد دائم المرض تھے اور ارزق چشم اور زرد رو رہا کرتے تھے۔ جب اونہون نے زرہ پہنی۔ تو اون کے بدن مین وہ چست آگئی۔ جس سے اشموئیل اور طالوت اور تمام بنی اسرائیل خوش ہو گئے

اور جالوت سے لڑنے کو چلے اور لڑائی کے لیے صفین کھڑی کین۔ اور داؤد جالوت کی طرف نکلے۔ اور اون پتھرون کو نکالکر گوفن مین رکھا۔ اور جالوت کو اوس سے مارا۔ چنانچہ ایک پتھر جالوت کی دونو آنکھون کے درمیان جا کر لگا اور سر کے پار ہو گیا۔ اور جالوت مارا گیا۔ اور یہی پتھر اورون کے لگنا شروع ہوا۔ اور جالوت کے لشکر مین ایک دوسرے کے لگتا اور مارتا گیا۔ جس سے آخر کار جالوت کا لشکر اللہ کے حکم سے بھاگ گیا۔

۶۵۔ طالوت کا داؤد کو بیٹی دینا اور سلطنت مین شریک کر لینا مگر حسد سے اون کے قتل کے درپے ہونا اور داؤد کا بھاگ جانا۔

پھر طالوت اپنی دارالسلطنت کو لوٹ آیا۔ اور اپنی بیٹی حسب وعدہ داؤد کو دیدی۔ اور اپنے ساتھ سلطنت مین اونہین شریک کر لیا۔ حضرت داؤد کا مزاج بہت نیک تھا۔ اس لیے لوگ اون کی طرف مائل ہو گیے اور اون سے محبت کرنے لگے۔ طالوت کو اس سے حسد پیدا ہوا۔ اور چاہا کہ داؤد کو دھوکہ سے قتل کروادے لیکن داؤد کو یہ بات معلوم ہو گئی اور وہ اوس کے اندیشہ سے طالوت کے پاس سے چلے گیے۔ اور جہان سویا کرتے تھے وہان شراب کی ایک مشک رکھدی۔ اور اوسے کپڑے اڑھا دئے۔ اور طالوت حضرت داؤد کی خوابگاہ مین آیا۔ جہان سے وہ بھاگ کر چلدئے تھے اور اوس نے وہان اونہین سوتا ہوا سمجھکر مشک پر تلوار ماری۔ اور اوسے چیر ڈالا۔ جس سے کچھ قطرات شراب کے اوڑ کر اوس کے منہ مین بھی چلے گئے۔ طالوت نے سمجھا کہ داؤد کو قتل کر دیا۔ اور بولا خدا داؤد پر رحم کرے۔ وہ بہت شراب پیا کرتا تھا۔ جب صبح ہوئی تو طالوت کو معلوم ہوا کہ اوس نے داؤد کا کچھ بھی نہین کیا ہے۔ اب اوسے یہ خوف ہوا کہ کہین داؤد اوسے دھوکہ سے آکر نہ مارڈالے اس واسطے اوس نے اپنے دربانون اور پہرہ والون کو خوب تاکید کردی کہ کسی کو اندر نہ آنے دین پھر ایک دن

داؤد ساسنے سے اوس کے گھر مین آئے۔ اس وقت وہ سو رہا تھا۔ اونہون نے اوسے مارا نہین بلکہ دو تیر اوس کے سرہانے اور پائینتی پر رکھہ کر چلے گئے۔ جب طالوت بیدار ہوا تو اوس نے تیر دیکھے۔ اور کہا خدا داؤد پر رحم کرے۔ وہ مجھہ سے بہتر ہے۔ جب مین نے اوس پر قبضہ پایا تو اوس کا قتل کرنا چاہا۔ اور جب اوس نے مجھ پر قبضہ پایا۔ تو مجھے کچھ ضرر نہ پہونچایا۔ پہر اوس نے داؤد کی تلاش مین جاسوس روانہ کیے۔ مگر وہ جاسوسون کو کہین نہ ملے۔ لیکن ایک روز طالوت کہین سوار جا رہا تھا۔ کہ اوس نے داؤد کو دیکھ لیا۔ اور اون کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔ داؤد اوس سے بہاگ گئے اور کسی غار مین ایسے جا کہسے کہ اللہ کے حکم سے طالوت کو اون کا پتا بھی نہ ملا۔

۶۶۔ طالوت کا علما کو قتل کرنا اور ظلم کی ندامت سے رونا اور توبہ کے قبول ہونے کے واسطے جہاد کر کے مرجانا۔

پہر جب طالوت کو علما نے داؤد کی ایذا رسانی سے منع کیا تو اوس نے علما کو قتل کیا۔ اور اس کثرت سے اون کے قتل کے درپے ہوا۔ کہ کسی عالم کو نہ چھوڑا۔ صرف ایک عورت ایسی باقی رہ گئی۔ کہ جسے اللہ کا اسم اعظم معلوم تھا۔ اسے بھی اوس نے ایک شخص کے حوالہ کیا کہ اوسے قتل کر دے لیکن اوس شخص کو رحم آگیا۔ اور اوس نے نہ مارا بلکہ چھپا رکھا۔

پہر اس ظلم و ستم کی آخر کار طالوت کو ندامت ہوئی۔ اور توبہ کرنا چاہا۔ اور گریہ و زاری مین مصروف ہوگیا جس سے لوگ اوس پر رحم کرنے لگے۔ اور اوس کی ندامت سے یہ نوبت ہو گئی۔ کہ وہ راتون کو ہمیشہ قبرستان مین جاتا اور وہان اپنے گناہون پر رویا کرتا۔ اور کہتا تھا کہ مجھے کوئی آدمی ایسا ملجائے جو بتا دے کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین۔ جب اوس نے بہت کچھ گریہ و زاری کی تو قبرون مین سے آواز آئی کہ طالوت جب ہم جیتے تھے تو تو نے

ہمین قتل کرڈالا - اور پھر بھی تو راضی نہین ہوا - کہ اب مرے پر بھی تو ہمین یہان ستانے آتا ہے - اس سے طالوت اور بھی رویا - اور نہایت ہی غمگین ہوا - اس سے اوس شخص کو رحم آیا جسے طالوت نے اوس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیا تھا اوس نے طالوت سے کہا - کہ اگر مین تجھے ایسا عالم بتادون جو تجھے تیرے سوال کا جواب بتادے تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہین تو اوسے قتل نکردے - کہا مین ہرگز ایسا نہ کرون گا - اس پر اوس شخص نے طالوت سے قول قرار لے لیا - اور پھر اوسے اوس عورت کو بتادیا - اور کہا اس سے پوچھ کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین - اس لیے طالوت اوس کے پاس گیا اور اوس سے پوچھا کہ میری توبہ قبول ہوگی یا نہین - اوس عورت نے کہا - کہ توبہ کا حال تو مین تجھے نہین بتاسکتی لیکن اگر تم کو کسی نبی کی قبر معلوم ہو تو مجھے وہان لے چلو - طالوت کے لوگون نے کہا کہ ہان ہمین یوشع بن نون کی قبر معلوم ہے - وہ ہم تجھے بتا دینگے چنانچہ وہ عورت وہان گئی - اور طالوت بھی اُس کے ساتھ گیا - وہان اوس عورت نے پیغمبر کو پکارا - تو یوشع قبر سے نکلے - اور جب اونہون نے ان لوگون کو دیکھا تو پوچھا - کہ کیا مطلب ہے اُنہون نے کہا ہم اس واسطے آئے ہین کہ طالوت کی توبہ قبول ہوگی یا نہین - کہا توبہ کی ٹھیک ٹھیک قبولیت کا حال تو مین نہین بتاسکتا - ہان البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ اگر وہ سلطنت سے کنارہ کرلے - اور وہ اور اوس کی اولاد سب نکلکر جہاد فی سبیل اللہ کے واسطے جائین اور اوس کی اولاد قتل ہوجائے اور وہ بھی لڑکر مارا جاوے تو کیا تعجب ہے کہ توبہ قبول ہوجائے - یہ کہکر یوشع مردہ ہوکر زمین پر گر پڑے - پھر طالوت وہان سے لوٹ آیا - اور اس سبب سے کہ دیکھئے اوس کی اولاد اوس کا کہنا مانتی ہے یا نہین نہایت غمگین و محزون ہوا - اور یہان تک رویا - کہ اوس کی آنکھون کی پلک تک

گر گیے۔ اور جسم ضعیف ہوگیا۔ آخر کار اوسکی بیٹیون نے اوس سے پوچھا کہ تو اس قدر کیون روتا ہے۔ تو اوس نے اپنا حال اون سے بیان کیا۔ اوسکے بیٹون نے سنتے ہی باپ کی بات کو مانا اور جہاد کے لئے تیار ہو گیے۔ اور اوسکی سامنے لڑے اور مارے گیے۔ پھر وہ بھی اون کے بعد لڑا اور مارا گیا۔

ایک روایت مین ہے۔ کہ جس نبی نے اوس کی توبہ قبول ہونے کی خبر دی تھی وہ یسع تھے۔ اور بعض اونہین اشمویل بتاتے ہین۔ واللہ اعلم۔ اور طالوت کی حکومت چالیس برس رہی۔

حضرت داود کی بادشاہی

۶۷۔ حضرت داود کی بادشاہی اور اون کی خوش الحانی اور عبادت۔

ان کا نام تہا داود بن ایشا بن عوفید بن باغر بن سلمون بن نخشون بن عمینوذب بن رام بن حصرون بن فارض بن یہودا بن یعقوب بن اسحق۔ اور اون کا قد چھوٹا آنکھین ارزق اور بدن پر بال کم تھے۔ جب طالوت قتل ہو گیا۔ تو بنی اسرائیل داود کے پاس آئے۔ اور طالوت کے تمام خزانہ اونہین دیئے۔ اور اپنا بادشاہ بنایا۔ ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ داود جالوت کے قتل کرنے سے پہلے ہی بادشاہ ہو گئے تھے۔ اور اون کے اس وقت بادشاہ ہونے کا سبب یہ بتاتے ہین۔ کہ اللہ تعالی نے شمویل کو طالوت کے واسطے حکم دیا تھا۔ کہ وہ مدین پر چڑھکر جائے اور وہان کے لوگون کو قتل کر ڈالے۔ طالوت وہان گیا۔ اور وہان کے لوگون کو قتل کر ڈالا۔ مگر بادشاہ کو مارا نہین صرف قید کر لیا تھا اس پر اللہ تعالی نے شمویل پر وحی بھیجکر کہا۔ کہ طالوت سے کہدو۔ مین نے تجھے جس بات کا حکم دیا تھا وہ تو نے نہ کیا۔ مین تجھسے اور تیری اولاد سے حکومت چھین لونگا۔ اور پھر قیامت تک کبھی نہین دونگا۔ اور اسی کے ساتھ شمویل کو یہ بھی حکم دیا کہ داود کو بادشاہ کردے۔ چنانچہ شمویل نے اونہین بادشاہ کر دیا۔ اور وہ جالوت کے اوپر چڑھکر گیے۔ اور

اوسے جاکر مار ڈالا۔ واللہ اعلم۔

جب حضرت داؤد بنی اسرائیل کے پادشاہ ہوگیے۔ تو اللہ تعالی نے اونہین حکومت کے ساتھ نبوت بہی عطا فرمائی۔ اور اون پر زبور نازل کی۔ اور اونہین زرہ بنانے کا ہنر بہی مرحمت فرمایا۔ یہی سب سے اول شخص ہین کہ جنہون نے زرہ بنائی ہے۔ خدا تعالی نے اون کے لیے لوہے کو نرم کردیا تھا۔ اور پہاڑون پرندون کو حکم دیدیا تہا۔ کہ جب حضرت داؤد تسبیح پڑہا کرین تو وہ بہی اون کے ساتھ تسبیح پڑہا کرین۔ اور اون کی ایسی اچھی آواز تھی۔ کہ دنیا مین اللہ تعالی نے ایسی کسی کو نہین دی۔ جس وقت وہ زبور پڑہتے تو اوس کے سننے کے لیے وحوش جنگل سے اون کے پاس آجاتے کہ چاہتے تو وہ اون کی گردنین پکڑ لیتے۔ اور وہ اون کی آواز سنتے رہتے تہے۔ اور اللہ تعالی کی عبادت مین مشغول رہتے اور جناب باری مین گریہ وزاری بے انتہا کیا کرتے تہے۔ اور راتون کو جاگتے اور نصف مہینے تک ہمیشہ روزہ رکہا کرتے تھے اور باوجود اس کے اون کی شان وشوکت یہ تہی۔ کہ چار ہزار آدمی رات دن اون کی ڈیوڑہی پر حاضر رہتے تہے اور داؤد اپنے ہاتھ کے کسب سے کہایا کرتے تہے۔

۶۸- ایلہ والون کا بندر ہوجانا۔ اور انہین حضرت داؤد کی حکومت کے زمانہ مین ایلہ کے لوگ بندر ہوگیے تہے۔ اور اوس کا سبب یہ تھا۔ کہ اون کے یہان سبت کے روز سمندر سے بہت مچھلیان آیا کرتی تھین۔ اور جب سبت کا دن نہ ہوتا تو مچھلیان اون کے پاس بالکل نہین آتی تہین۔ اس لیے اونہون نے سمندر کے کنارے بڑے بڑے حوض بنادیے۔ اور پانی کا راستہ اودہر کو کردیا۔ جب جمعہ کا اخیر دن ہوتا تو پانی حوضون مین چلا آتا۔ اور اوس کے ساتھ اون مین مچھلیان بھی آجاتین۔ اور پہر وہان سے

نہ نکل سکتی تھین۔ اور وہ اونہین اتوار کو پکڑ لیا کرتے تھے۔ اس حرکت سے اونہین لوگون نے منع کیا مگر اونہون نے نہ مانا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اون کی صورت مسخ کردی۔ اور وہ بندر ہوگیے۔ اور تین روز کے بعد مر گئے۔

حضرت داؤد کی آزمایش اور اوریا کی بی بی کا قصہ

۷۹۔ حضرت داؤد کی اوقات اور بیبیان اور اللہ تعالیٰ سے اونکے آزمانے کی درخواست کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو اوریا کی بی بی کے ذریعے سے آزمایا۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ حضرت داؤد نے اپنے اوقات تین چیزون مین منقسم کیے تھے۔ ایک روز تو وہ مخلوق کی داد فریاد سنا کرتے اور اون کے قضیہ فیصل کیا کرتے تھے۔ اور ایک روز اللہ تعالیٰ کی عبادت مین مشغول رہتے تھے اور ایک روز وہ اپنی عورتون مین طبیعت بہلایا کرتے تھے۔ اور اون کی ننانوے بیبیان تھین۔ اور اون کو حضرت ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کی فضیلت پر رشک بھی تھا۔ اس لیے اونہون نے جناب باری مین عرض کیا کہ پروردگار تو مجھے وہ بات بتادے۔ جس کے سبب سے تو نے میرے آبا و اجداد کو فضیلت عطا فرمائی تھی۔ اور پھر مجھے بھی وہی رتبہ عطا فرما جو تو نے اونہین دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ تیرے باپ دادون کو مین نے مصائب مین پھنسایا اور اونہین آزمایا تھا۔ جن پر اونہون نے صبر کیا۔ اور مین نے اونہین بڑے بڑے درجہ عطا فرمائے ابراہیم کو مین نے اس طرح آزمایا۔ کہ اون سے بیٹے کے ذبح کرنے کو کہا۔ اور اسحاق کو اس طرح آزمایا۔ کہ اون کی بینائی لے لی۔ اور یعقوب کو یوسف کے غم مین مبتلا کیا حضرت داؤد نے کہا کہ تو مجھے بھی اونہین کی طرح آزما۔ اور جو درجہ تو نے اونہین

دیاتھا۔ مجھے بھی دے اللہ تعالیٰ نے اون سے کہا تو اچھا مین تجھے آزماتا ہون تو ہوشیار رہ۔

۷۰۔ داؤد کا اوریا کی بی بی پر فریفتہ ہونا اور اوریا کا قتل اور داؤد کا اوس کی عورت سے نکاح۔

اور یہ بھی کہتے ہین کہ داؤد کے ابتلا کا یہ سبب تھا کہ اونہون نے اپنے دل مین خیال کیا تھا کہ مجھ مین اتنی طاقت ہی جو برابر ایک دن بھر کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا قصور نہ کرون جب وہ دن آیا۔ کہ جس دن وہ عبادت کرتے تھے۔ تو اونہون نے ارادہ کیا۔ کہ اوس روز وہ کوئی قصور نہ کرین گے۔ اور یہ خیال کرکے دروازہ مکان کا بند کرلیا۔ اور عبادت مین مشغول ہوگئے۔ اسی مین دیکھتے کیا ہین۔ کہ ایک سونے کا کبوتر ہے جس کے پرون مین ہر قسم کے رنگ ہین۔ اور سامنے آکر بیٹھا ہوا ہے۔ اوس کو دیکھکر داؤد کے دل مین آیا۔ کہ اوسے پکڑلین۔ جبھی اونہون نے اوس کی طرف ہاتھ بڑہایا۔ تو وہ کچھہ تھوڑی دور ایسی جگہہ جا بیٹھا کہ انہین پھر بھی یہ امید رہی۔ کہ وہ ہاتھ آجائے گا۔ پھر یہ اوسکے پیچھے گئے۔ اور جس قدر یہ اوس کے پیچھے چلتے گئے وہ تھوڑا تھوڑا آگے بڑھتا گیا اور جاتے جاتے یہ اوس کے پیچھے ایک ایسے مقام پر پہونچ گئے کہ جہان سے برہنہ نہاتی ہوئی ایک عورت اینہے نظر پڑی۔ جو نہایت ہی خوبصورت تھی اور جسے دیکھکر یہ فریفتہ ہوگئے۔ جب اوس عورت نے ان کا سایہ زمین پر دیکھا۔ تو اوس نے اپنے بال اپنے بدن پر پھیلا دئے اور اون مین چھپ گئی۔ جس سے ان کو اوس کی طرف اور بھی رغبت ہوگئی اور اونہون نے لوگون سے دریافت کیا کہ وہ کون ہے تو کسی نے بیان کیا کہ یہ اوریا کی عورت ہے جو فلان سرحد پر گیا ہوا ہے۔

داؤد نے اوس سرحد کی فوج کے سپہ سالار کو حکم بھیجا۔ کہ اوریا کو لڑائی مین تابوت السکینہ

کے آگے کردے۔ اور اوس وقت یہ دستور تھا کہ جو شخص تابوت کے سامنے ہوا کرتا تھا وہ بھاگتا نہ تھا اوس کے لیے ضرور تھا۔ کہ فتح پاوے یا قتل ہوجاوے۔ چنانچہ اس حکم کے مطابق سپہ سالار نے ایسا ہی کیا اور اوریا مارا گیا۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب داؤد کی اس عورت پر نظر پڑی۔ تو وہ اوس پر فریفتہ ہوگئے اور پوچھا کہ اوس کا شوہر کون ہے تو کسی نے کہا کہ فلان لشکر مین ہے۔ انہون نے وہان کے سردار لشکر کو لکھا۔ کہ اوس کے شوہر کو فلان دشمن پر فوج دیکر بھیجے۔ چنانچہ اوس نے بھیجدیا۔ اور اوریا کو اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔ اور سردار لشکر نے اس سے حضرت داؤد کو اطلاع دی۔ انہون نے پھر اوسے لکھا۔ کہ اب اوسے فلان دشمن پر بھیجدو۔ جو پہلے دشمن سے زبردست تھا۔ وہان بھی اوریا گیا۔ اور فتحیاب ہوا۔ اسواسطے داؤد نے اوسے پھر ایک اور تیسرے دشمن پر بھیجا۔ جب اوریا وہان گیا تو اس تیسرے مرتبہ مین مارا گیا پھر جب داؤد کو معلوم ہوا۔ کہ اوریا مارا گیا۔ تو اوس کی جورو سے نکاح کرلیا۔ اور اوسی سے حضرت سلیمان قتادہ کے قول کے بموجب پیدا ہوئے۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ داؤد کی خطا یہ تھی۔ کہ جب اونھین اوریا کی بی بی کے حسن و جمال کا حال معلوم ہوا۔ تو اونھون نے یہ آرزو کی کہ وہ کسی طرح اون کے واسطے حلال ہوجاوے۔ اسی مین اتفاقاً اوریا کسی لڑائی مین گیا۔ اور وہان جہاد مین مارا گیا اس سے حضرت داؤد کو اس قدر غم نہ ہوا۔ جس قدر کہ اورون کے مارے جانے پر اونھین غم ہوا کرتا تھا۔ اور یہی اون کی خطا تھی۔

۱ے۔ فرشتون کا حضرت داؤد سے ایک سوال پیش کرنا اور اونھین اپنی خطا پر تنبیہ کرنا۔	پھر اسی مین ایسا ہوا کہ داؤد ایک روز عبادت کے لیے اپنے حجرہ مین بیٹھے ہوئے تھے

اور دروازہ بند تھے کہ دو فرشتے خدا کے بھیجے ہوئے اون کے پاس بغیر دروازہ کھولے ہوئے اندر چلے آئے اور وہ اون کے اسطرح اندر آنے سے ڈر گیے۔ قَالُوْا لَا تَخَفْ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَآ اَخِىْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِىَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا وَعَزَّنِىْ فِى الْخِطَابِ (وہ بولے۔ کہ آپ ڈرین نہین ہم دونوین ایک جھگڑا ہے۔ اور ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے۔ آپ ہمارا ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیجئے اور انصاف سے درگزر نہ کیجئے۔ اور ہم کو سیدہے راستہ لگا دیجئے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ میرا بھائی ہے اور اس کے پاس ننانوے بکریان یا دنبیان ہین۔ اور میرے پاس فقط ایک بکری ہے۔ یہ کہتا ہے کہ یہ بکری بہی مجھے دیدے۔ اور باتون مین مجھے دہمکاتا ہے۔) یعنی اس نے مجھے دہمکا کر میری بکری لے لی ہے۔ داؤد نے دوسرے سے کہا کہ تو کیا کہتا ہے۔ کہا یہ سچ کہتا ہے مین نے یہ چاہا تھا کہ میری سَو بکریان پوری ہو جائین۔ اس لیے مین نے اوس کی بکری لے لی۔ داؤد نے کہا۔ تو ہم تجھے اوس وقت تک نہ چھوڑین گے کہ تو اوس کی بکری نہ دیدے۔ اوس نے کہا کہ بادشاہ تو تو مجھسے یہ نہین دلوا سکتا ہی داؤد نے کہا اگر تو اوسے بکری واپس نہ دے گا تو مین تیرے یہان اور یہان مارون گا اور اوس کی ناک اور پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔ فرشتہ نے کہا۔ کہ داؤد یہان اور یہان پیٹے جانے کا تو تو ہی زیادہ مستوجب ہی۔ تیرے پاس ننانوے بیبیان تہین اور اوریا کی صرف ایک ہی بی بی تھی۔ اور تو نے اوس کے درپے ہو کر اوسے قتل کرا دیا اور اوس کی بی بی سے نکاح کر لیا۔

۴۲۔ حضرت داؤد کی دعا خدا تعالی سے اپنے	پہر فرشتے یہ کہکر نظرون سے غائب ہو گیے

گناہ کی مغفرت کے لیے اور اوس کا قبول ہونا | اور داؤد کو معلوم ہو گیا - کہ اون کی آزمایش کی گئی -
اور اون سے خطا سرزد ہو گئی - اس لیے اونہون نے اپنی خطا معاف کرنے کے لیے پروردگا
سے دعا کی - اور سجدہ مین گر پڑے - اور چالیس روز تک بجز قضاے حوائج ضروری
کے سجدہ سے سر نہ اوٹھایا - اور برابر روتے رہے کہ اون کے آنسوؤن سے گہاس جم
آئی - اور اون کے سر کو گہیر لیا - پہر اونہون نے جناب باری مین عرض کیا - کہ پروردگار
پیشانی زخمی ہو گئی - اور آنکہین پتہرا گئین - اور داؤد کی خطا کی نسبت کوئی بہی جواب نہ آیا
ربّ العزّت کے یہان سے ندا آئی - کہ اگر تو بہوکا ہے تو تجہے کہانا بہیجون اور اگر تو بیمار
ہے تو مین تجہے اچہا کر دون اور اگر تو مظلوم ہے تو مین تیری امداد کردن - عرض کر کہ تو
کیا چاہتا ہے - یہ سنتے ہی داؤد نے ایک آہ سرد کا ایسا نعرہ مارا کہ جو گہاس جمی ہوئی
تہی وہ بالکل زرد پڑ گئی - اس پر اللہ تعالی نے اون کی توبہ قبول کر لی - اور وحی بہیجی
کہ اپنا سر اوٹہاؤ ہم نے تمہارا قصہ معاف کر دیا - عرض کیا - پروردگار مین یہ کیونکر جانون کہ
تو نے میری خطا معاف کر دی - تو تو عادل حاکم ہے قضا مین کسی کی رورعایت
کبہی نہین کرتا ہے - جب اوریا قیامت کے دن اپنا سر پکڑے تیرے عرش کے
پاس آئے گا اور اوس کی گردن کی رگون سے خون بہتا ہوگا - اور وہ کہے گا - یارب
داؤد سے پوچھ اس نے مجہے کیون قتل کیا - اللہ تعالی نے وحی بہیجی کہ جب وہ یہ دعوی
کرے گا - تو مین تجہے اوس سے مانگ لونگا - اور وہ مجہے دیدیگا - اور اس کے
عوض مین اوسے جنت دونگا - عرض کیا - یارب اب مین جان گیا - کہ تو نے میری خطا
معاف کر دی - لیکن اس کے بعد بہی تمام عمر حضرت داؤد نے آسمان کی طرف اللہ تعالی
کی شرم سے آنکہ بہر کر نہ دیکہا - اور اونہون نے ہاتہہ پر اپنی خطا کو لکہہ لیا - جب اوس کو دیکہتے

تو اون کا ہاتھ کانپ جاتا تھا۔ اور جب شراب پینے کے لیے برتن ہاتھ مین اُٹھاتے تو نصف یا ایک ثلث پیتے ہی اونہین اپنی خطا یاد آجاتی اور ایسے رو پڑتے تھے کہ جس سے اون کے عضو عضو ایک دوسرے سے جدا ہونے کے قریب ہو جاتے تھے۔ اور روتے روتے برتن آنسوون سے بھر جاتا تھا۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ داؤد کے آنسو اتنے بہت ہین۔ کہ تمام دنیا کے آدمیون کے آنسوؤن کے برابر ہین۔ قیامت کے دن جب داؤد آئین گے تو اون کی خطا اون کی ہتیلی پر لکھی ہو گی اور کہین گے یا رب ذنبی ذنبی مجھے آگے کر۔ جب آگے کیے جائین گے تو اون کو تسلی نہ ہو گی۔ تو کہین گے یا رب مجھے پیچھے کر جب پیچھے کیے جائین گے تب بھی اون کی تسلی نہ ہو گی۔ اور یہی اضطراب رہے گا۔

۴۷۔ حضرت داؤد کے بیٹے ایشا کی بغاوت اور اوس کا قتل۔

اس خطا کے سبب سے بنی اسرائیل حضرت داؤد سے پھر گیے اور اون سے نافرمانی کرنے لگے۔ اور اون کے بیٹے ایشا نے جس کی مان طالوت کی بیٹی تھی اون سے بغاوت کی اور لوگون کو اپنی امداد کے لیے اکٹھا کیا۔ اور بنی اسرائیل کے پلے بدمعاش اوس کے پاس کثرت سے جمع ہو گیے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اون کا قصور معاف کر دیا۔ تو اون کے پاس بھی کچھ آدمی آ گیے۔ اور وہ اپنے بیٹے سے لڑے۔ اور اوسے شکست دیکر بھگا دیا۔ اور اوس کے پیچھے ایک اپنے سردار کو بھیجا۔ اور حکم دیا۔ کہ اوس سے برفق و تلطف پیش آئے اور اوسے قید کرے۔ مگر قتل نہ کرے۔ جب یہ سردار اوس کے پیچھے گیا۔ تو وہ بھاگتے بھاگتے ایک درخت کے پاس پناہ گیر ہوا۔ وہان اوس نے ایشا کو قتل کر دیا۔ اس سے حضرت داؤد کو بڑا ہی سخت رنج ہوا۔ اور اس سردار سے

وہ نہایت ہی ناخوش ہوئے۔

بیت المقدس کی تعمیر اور حضرت داؤد کی وفات

۴۷۔حضرت داؤد کا بیت المقدس کی جگہ تجویز کرکے اوس کی تعمیر کی ابتدا کرنا اور سلیمان کا اوسے بنانا

کہتے ہین کہ داؤد کے زمانہ مین ایک بڑا سخت طاعون پھیلا تھا۔ اوس کے لیے حضرت داؤد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے واسطے نکلے اور وہان گئے جہان بیت المقدس ہے۔ دیکھتے کیا ہین۔ کہ وہان سے فرشتے آسمان کو جارہے ہین۔ اس لیے وہ اوس پر دعا کے لیے پہونچے اور صخرہ کے مقام پر کھڑے ہوکر طاعون کے دور ہونے کے واسطے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اور دعا فوراً قبول ہوگئی اور طاعون جاتا رہا۔ اسو اسطے بنی اسرائیل نے اس مقام کو اپنے لیے مسجد بنالیا۔ اور اوسکی بنا حضرت داؤد کے ۱۱سنہ جلوس سے شروع ہوئی۔ لیکن حضرت داؤد کی عمر اوسکے تمام ہونے سے پہلے تمام ہوگئی۔ اور اونہون نے حضرت سلیمان کو اوس کے تمام کرنے اور اوس سردار کے مارڈالنے کی وصیت کردی جس نے ایشا بن داؤد حضرت سلیمان کے بھائی کو قتل کیا تھا۔ جب داؤد کا انتقال ہوگیا۔ تو سلیمان نے اون کے حکم کی تعمیل کی۔ اور اوس سردار کو مارڈالا۔ اور مسجد کو بھی بناکر مکمل کردیا۔ یہ مسجد اونہون نے سنگ رخام سے بنائی اور اوسے سونے کے کام سے آرایش دی۔ اور اوس مین جواہر جڑوادیے۔ اور یہ سب کام اونہون نے جنون اور دیوؤن سے لیا۔ جب مسجد کے بنانے سے فارغ ہوگئے تو اوس روز ایک بڑی بھاری عید کی۔ اور خدا تعالیٰ کی جناب مین قربانی نذر کی جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ اس مسجد کی بنا پہلے شہر کی تعمیر سے شروع ہوئی تھی۔ جب شہر کو وہ بنا چکے تو اونہون نے مسجد کی

تعمیر شروع کی لوگون نے اس عمارت کی نسبت ایسے ایسے مبالغہ کئے ہین کہ جو قیاس سے باہر ہین۔ اور اسواسطے اون کے ذکر کی کوئی حاجت نہین ہے۔

بعض لوگ یہ بہی کہتے ہین کہ حضرت سلیمان نے ہی اس مسجد کی ابتدا کی تہی اور داؤد نے فقط یہی ارادہ کیا تھا کہ اوسے بنائین۔ لیکن اللہ تعالی نے اونہین کہلا بہیجا کہ یہ مسجد مقدس مکان ہے اور تیرے ہاتھ خون مین رنگ چکے ہین۔ تو اس کا بانی نہین ہو سکتا ہے لیکن تیرے بیٹے سلیمان نے کوئی خون نہین کیا ہے وہ اسے بنائیگا جب سلیمان پادشاہ ہوے تو اونہون نے اس مسجد کی تعمیر کی۔

۷۵۔ حضرت داؤد کی وفات اور اونکی اولاد اور عمر وغیرہ

پہر حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا۔ اون کی ایک کنیز تہی جو ہر شب کو دروازہ بند کیا کرتی تہی۔ اور اون کو کنجیان لاکر دیدیا کرتی تہی۔ اور وہ عبادت مین مشغول ہو جایا کرتے تہے پہر جب اوس کنیز نے ایک رات کو دروازہ بند کر دیا تو دیکہا۔ کہ اندر مکان مین ایک مرد موجود ہے اوس سے پوچہا کہ تو مکان مین کس طرح آیا۔ کہا مین ایسا شخص ہون جو مکانون مین پادشاہون کے اذن بغیر چلا آیا کرتا ہون جب داؤد نے یہ بات سُنی تو کہا کیا تو ملک الموت ہے کہا ہان۔ کہا تو تو نے پہلے اطلاع کیون نہین دی۔ کہ مین موت کے لئے تیار ہو جاتا کہا مین نے تو پہلے ہی اطلاع دیدی ہے اور بہت اچہی طرح خبردار کر دیا ہے۔ داؤد نے پوچہا کہ کس کے ہاتھ تو نے کہلا بہیجا تہا ملک الموت نے کہا۔ کہ تیرے باپ دادے بہائی بند پڑوسی اور دوست آشنا کہان ہین داؤد نے کہا وہ سب مر گئے کہا یہی تو تیرے قاصد تہے اور سمجہانے کو آئے تہے کہ جیسے وہ مر گئے ایسے ہی تو بہی مریگا پہر اون کی جان قبض کر لی جب حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا تو حضرت سلیمان

کو سلطنت اور علم و نبوت اون کا وراثت مین ملا۔ داؤد کے اونیس ۱۹ بچے تھے۔ اون مین سے حضرت سلیمان کو ہی یہ وراثت ملی اور داؤد کی عمر سو برس کی ہوئی تھی۔ اس کی صحت نبی صلعم سے ہو گئی ہے۔ اور اونھون نے چالیس برس حکومت کی تھی۔

سلطنت سلیمان بن داؤد علیہ السلام

۷۶ حضرت سلیمان کی سلطنت اور جنون دیوون ہوا اور پرندون کا اون کا تابع ہونا

جب حضرت داؤد کا انتقال ہو گیا تو اون کے بعد حضرت سلیمان تیرہ برس کی عمر مین بنی اسرائیل کے بادشاہ ہوے اور بادشاہی کے ساتھہ انکو نبوت بھی اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمائی اور اونھون نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اونھین ایسی سلطنت عنایت کرے کہ اونکے پیچھے کسی کو ویسی نہ ملے۔ خدا تعالیٰ نے یہ دعا اونکی قبول فرمائی اور جن و انس اور دیوؤن اور پرندون اور ہوا کو اون کا تابع کر دیا۔ چنانچہ جب وہ دریا مین نکلتے تو پرندی اون کے اوپر اوڑکر گھومتے اور جن و انس اون کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اوس وقت تک کہ وہ بیٹھہ نہ جاتے کھڑے رہتے تھے۔ ایک روایت مین یہ بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہوا اور جنون اور دیوؤن اور پرندون وغیرہ کو اون کا اوس وقت تابع کیا تھا کہ اون کی سلطنت جاتی رہی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اونھین واپس عنایت کی تھی جس کا آیندہ ہم ذکر کرینگے۔ اور حضرت سلیمان کا رنگ گورا اور جسم توانا اور بدن پر بال بہت تھے اور سپید لباس پہنا کرتے تھے۔

۷۷ بکریون سے ایک کھیت کی نقصان مین حضرت داؤد کا فیصلہ اور حضرت سلیمان کی رای سے اوس مین اصلاح

اور حضرت سلیمان کے باپ اپنے ایام حیات مین ہی ان سے امور مملکت

مین شورہ لیا کرتے اور اون کی راے پر کاربند ہوا کرتے تے۔ چنانچہ اسی بات کا
اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مین ذکر فرمایا ہے وَدَاوُدَ وَسُلَیْمَانَ اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ اِذْ
نَفَشَتْ فِیْہِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَکُنَّا لِحُکْمِہِمْ شَاہِدِیْنَ فَفَہَّمْنَاہَا سُلَیْمٰنَ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا
(اور اے پیغمبر داؤد اور سلیمان کا قصہ بہی لوگون کو یاد دلا۔ جب کہ وہ
کہیتی کے بارے مین جسمین کچھ لوگون کی بکریان رات مین جا پڑی تہین فیصلہ کرنے لگے۔ اور ہم اونکے
فیصلہ کو دیکہہ رہے تے۔ اوس وقت ہمنے سلیمان کو صحیح فیصلہ سمہا دیا۔ اور یون تو ہم نے دونو ہی
کو فیصلہ کا سلیقہ اور علم دیا تھا۔) یہ واقعہ اسطرح پر تھا۔ کہ بکریان کہین کسی انگور کے کہیت
مین جا پڑی تہین۔ اور اوس کے انگور کہا لیے تھے۔ اور کہیت کو خراب کرڈالا تھا۔
داؤد نے حکم دیا کہ بکریان کہیت والے کو دیدی جائین۔ حضرت سلیمان نے کہا۔ کہ بہتر
یہ ہے کہ کہیت بکریون والے کو دیدیا جائے۔ اور اوس وقت تک وہ اوس کی خدمت
کرے کہ وہ پہلے کی طرح نہ ہو جائے۔ اور بکریان کہیت والے کو دیدی جائین
اور وہ اون سے اوس وقت تک فائدہ اُٹھاتا رہے کہ اوس کا کہیت اپنی پہلی حالت
پر نہ آجائے۔ پہر وہ اپنا کہیت لے لے۔ اور بکریان بکریون والے کو دیدے۔ حضرت
داؤد نے اس قول کو پسند کیا۔ اور یہی حکم جاری کر دیا اور اسی پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا
فَفَہَّمْنَاہَا سُلَیْمَانَ وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا بعض علما اللہ تعالیٰ کے
اس بیان سے اس امر پر دلیل لاتے ہین۔ کہ احکام فروعیہ مین تمام مجتہدین مصیب ہوا کرتے
ہین۔ کیونکہ حضرت داؤد نے اوس صحیح حکم کے دینے مین خطا کی تہی جو اللہ تعالیٰ کے
نزدیک صحیح تھا۔ اور حضرت سلیمان نے ٹہیک فیصلہ کیا تھا تب بہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔
وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا۔

۷۸ - سلیمان کے عادات اور ہوا کا اون کی اطاعت کرنا -

اور سلیمان اپنے ہاتھ کی کمائی سے اپنا کہانا پینا کیا کرتے تہے - اور دشمنون پر اکثر جہاد کیا کرتے تہے - اور جب اون کا ارادہ جہاد کا ہوتا لکڑی کا ایک فرش اس قدر چوڑا بنواتے جس قدر چوڑائی مین اونکا لشکر آتا تھا - اور اوس پر اون کا لشکر اور اون کے جانور سوار ہوتے اور ما یحتاج کو بہی اوس پر رکہہ لیتے - اور پہر سلیمان ہوا کو حکم دیتے وہ اوس فرش کو اوٹھا لیتی - اور صبح اور شام ایک ایک مہینے کے راستہ تک چلی جاتی تھی اور اون کی بیبیان تین سو اور سات سو لونڈیان تہین - اور اللہ تعالی نے اون پر یہ عنایت کی تہی کہ کوئی شخص دنیا مین کسی قسم کی بہی بات کرتا تو ہوا اوس کو اون کے کان تک پہونچا دیتی اور وہ اس کی بات کو جان جاتے تہے -

سلیمان اور بلقیس کا قصہ

۷۹ - بلقیس کے نسب کا ٹہیک معلوم نہ ہونا

پہلے ہم بلقیس کے نسب اور اوسکی حکومت کا ذکر کرتے ہین - پہر اوس قصہ کا ذکر کرین گے جو اوس سے اور سلیمان سے ہوا ہے - علما کا اوس کے آبا و اجداد کے نامون مین اختلاف ہے کوئی تو کہتے ہین کہ اوس کا نام بلقمہ بنت ایشرح بن حارث بن قیس بن صیفی بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان ہے - اور کوئی بیان کرتے ہین کہ اوس کا نام بلقمہ بنت ہدہاد ہی اور اوس ہدہاد کا نام ایشرح بن تبع ذی الاذعار بن تبع ذی المنار بن تبع الرائش ہے - اور بعض اوس کا نسب اور کچھ بتلاتے ہین - جس کا ذکر یہان لاطائل ہے کیونکہ تبابعہ کے ہی باب مین لوگون کا بڑا اختلاف ہے کسی تبع کو کوئی پہلے بتلاتا ہے - اور کسی کو کوئی پیچھے بتلاتا ہے اور کوئی

اون کی تعداد بہت کہتا ہے۔ اور کوئی کم بیان کرتا ہے جس سے کے ذکر سے ناظرین کو کوئی فائدہ نہین ہوسکتا۔ اور ایسے ہی اون کے نسب مین بہی بڑا اختلاف ہے اور بہت راوی بیان کرتے ہین۔ کہ بلقیس کی مان ایک جن عورت تہی۔ اور وہ بادشاہ جن کی بیٹی تھی اور اس کا نام رواحہ بنت السکر تہا۔ اور بعض اوسکی مان کا نام بلقمہ بنت عمرو بن عمیر الجہنی بیان کرتے ہین۔ اور اوس کے باپ نے جنات مین اس لئے نکاح کیا تھا کہ وہ کہتا تہا انسانون مین کوئی میرا کفو نہین ہے۔ اس واسطے اوس نے جنون سے بیٹی مانگی اور اونہون نے اوسے بیٹی دیدی۔

۸۰ بلقیس کے باپ کا جنات مین پہونچنا اور اونکی بیٹی سے بیاہ کرنا اور بلقیس کی پیدایش کی جہوٹی کہانی۔

اس باب مین بہی اختلاف ہے کہ جنات تک بلقیس کے باپ کی کیونکر رسائی ہوئی اور اوس نے کس طرح سے اوس کی بیٹی کے ساتہہ بیاہ کرلیا کہتے ہین کہ بلقیس کے باپ کو شکار کا بڑا شوق تہا۔ اور کبھی کبھی وہ جنون کا بہی شکار کرلیا کرتا تہا جو ہرنون کی صورت مین متشکل ہوکر پہرا کرتے تہے۔ اور وہ جب معلوم ہوجاتا تو اونہین چہوڑ دیا کرتا تہا۔ اس واسطے جنون کا بادشاہ اوس کے پاس آیا۔ اور اوسکا شکریہ ادا کیا۔ اور اوسے اپنا دوست کرلیا۔ پہر جب اس نے اوس کی بیٹی مانگی تو اوس نے اسے اپنی بیٹی اس شرط پر دیدی۔ کہ یبرین سے عدن تک جو سمندر کا ساحل ہے وہ اسے دیدے۔ اور یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ بلقیس کا باپ ایک روز شکار کے واسطے نکلا تھا۔ وہان اوس نے دو کالے اور سپید سانپون کو لڑتے ہوئے دیکھا۔ کہ سیاہ سانپ سپید سانپ پر غالب آگیا ہے۔ اس سے اوس کے باپ نے سیاہ سانپ کو قتل کرادیا۔ اور سپید کو اٹھوا کر اوس پر پانی ڈلوایا۔ اور پہر جب اوسے

افاقہ ہوگیا تو چھوڑ دیا اور اپنے گھر لوٹ آیا۔ اتفاقاً وہ گھر مین تن تنہا بیٹھا ہوا تھا۔ دیکھتا کیا
ہی کہ وہان ایک خوبصورت جوان اوس کی نظر کے سامنے موجود ہے جس سے وہ ڈر گیا
اوس نے کہا ڈرو مت مین وہ ہی سانپ ہون کہ جسے تو نے بچایا تھا۔ وہ سیاہ سانپ
جسے تو نے مروادیا میرا غلام تھا۔ اور اوس نے تمرد کرکے ہمارے گھر کے کئی جنون کو
ہلاک کرڈالا تھا پھر اوس جوان نے بلقیس کے باپ سے کہا۔ کہ یہ بہت مال ہے
آپ لے لیجئے۔ اور مجھے طب کا علم بھی آتا ہے مین آپ کو ایک دم مین سکھا دونگا
بلقیس کے باپ نے کہا مجھے مال کی تو کوئی ضرورت ہی نہین ہے ہان البتہ طب
ایسی شے ہے کہ جس کی ضرورت تو ہے مگر بادشاہون کو اس کا سیکھنا کسر شان
ہے لیکن اگر تیری کوئی بیٹی ہو تو اوس سے میرا بیاہ کردے۔ اوس جن نے اس پر
اپنی بیٹی اوس سے اس شرط پر بیاہ دی۔ کہ اگر وہ کوئی کام کرے تو اوس مین بلقیس کا
باپ کچھہ چون وچرا نہ کیا کرے اور اگر اوس مین کچھہ چون وچرا کریگا تو وہ اوسی چھوڑ کر چلی جائیگی
جب بلقیس کے باپ نے یہ شرط قبول کرلی تو اوس جن نے اپنی بیٹی کا اوس سے بیاہ کردیا
اور اوس سے اوسے حمل رہا اور ایک بیٹا پیدا ہوا اوس بچے کے پیدا ہوتے ہی مان نے
بچے کو آگ مین ڈالدیا۔ باپ کو اس سے بڑا صدمہ ہوا مگر اپنی شرط کو یاد کرکے سکوت
اختیار کیا پھر اوس کو حمل رہا۔ اور ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اوسے بھی اوس نے کتیا کو
دیدیا۔ اور وہ اوسے لے گئی۔ یہ بھی بلقیس کے باپ کو سخت ناگوار گزرا۔ مگر شرط کی
وجہ سے صبر کرنا پڑا۔ اسی مین اوس کے بعض سردارون نے بغاوت اختیار کی
اور بلقیس کے باپ نے اپنی فوج جمع کی اور اون سے لڑنے کو نکلا بلقیس کی مان بھی اوسکے
ساتھہ چلی۔ جب وہ ایک بیابان مین پہونچا۔ تو دیکھتا کیا ہے کہ جو کچھہ اوس

کے پاس کھانے کا سامان ہے اوس مین مٹی ڈالدی گئی ہے اور پانی مشکون سے پھینک دیا گیا ہے۔ اس سے بلقیس کے باپ کے تمام لشکر کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا اور اونھین یہ بھی معلوم ہوگیا۔ کہ پادشاہ کی بی بی کے حکم سے جنات نے یہ کام کیا ہے۔ اس لئے اوسے اب صبر کی تاب نہ رہی۔ اور اپنی بی بی کے پاس آیا اور زمین کی طرف اشارہ کرکے بولا۔ کہ زمین مین نے اپنے بیٹے کے جلجانے پر صبر کیا۔ اور بیٹی کو کتیا کھا گئی جب بھی کچھ نہ کہا۔ پھر اب تو نے میرے کھانے پینے کی طرف سے مجھے تکلیف دی اور اب ہم سب مرجائینگے۔ اوس عورت نے کہا کہ اگر تو صبر کرتا تو تیرے لیے بہت بہتر ہوتا۔ لیکن خیر مین تجھے اب بتائے دیتی ہون کہ تیرے دشمن نے تیرے وزیر کو بہکا لیا ہے۔ اور اوس نے کھانے پینے کی چیزون مین زہر ملا دیا ہے کہ تجھے اور تیرے رفیقون کو قتل کر ڈالے۔ اس کی تحقیقات کے لئے تو اپنے وزیر کو حکم دے کہ جو کھانا اور پانی باقی رہ گیا ہے اوسے کھائے اور پیئے۔ پادشاہ نے وزیر کو بلایا۔ اور اوسے کھانے کو کہا۔ اور جب اوس نے کھانے پینے سے انکار کیا تب اوسے قتل کردیا۔ اس کے بعد اوس عورت نے پادشاہ کو وہین کہین لشکر کے قریب ہی رسد کے سامان اور پانی کا پتا بتا دیا۔ اور کہا کہ تیرا بیٹا مین نے ایک دودھ پلانے والی کو دیا تھا۔ مگر وہ وہان مرگیا۔ بیٹی البتہ تیری ابھی تک موجود ہے یہ کہنے کے ساتھ ہی ایک ننی بچی زمین مین سے نکلی۔ جس کا نام بلقیس تھا۔ اور وہ عورت اوسی وقت پادشاہ کے پاس سے غائب ہوگئی۔ پھر پادشاہ اپنے دشمن کی طرف گیا۔ اور اوس پر اوسے فتح حاصل ہوگئی یہی ایک حکایت نہین ہے بلکہ اوس کے نکاح کی نسبت اور بھی ایسی ہی کئی حکایتین بیان کرتے ہین۔ جو محض خرافات ہین

اون کی کوئی اصل وحقیقت نہین ہے۔

۸۱۔ بلقیس کا پادشاہ ہونا۔ اب رہی یہ بات کہ وہ یمن کی ملکہ تہی۔ سو اوس کا حال یہ بیان کرتے ہین۔ کہ اوس کے باپ نے اوسے حکومت سپرد کردی تہی۔ اور وہ اوس کے بعد پادشاہ ہوگئی تھی۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ وہ بغیر وصیت کئے مرگیا تھا۔ اس واسطے لوگون نے اوس کے بہائی کے بیٹے کو پادشاہ بنایا۔ لیکن وہ بڑا بدکار فاسق نکلا۔ کسی سردار اور پادشاہ کی بیٹی کیون نہ ہوتی جب وہ اوسے خوبصورت سنتا تو پکڑوا منگاتا اور اوسے خراب کرتا تھا۔ ہوتے ہوتے بلقیس کی نوبت آئی جو اوس کے چچا کی بیٹی تہی۔ جب بلقیس سے اوس نے اپنی خواہش ظاہر کی۔ تو اوس نے کہا۔ کہ میرے محل مین آنا۔ وہان مین خدمت مین حاضر ہونگی۔ اور خفیہ طور پر دو اپنے رشتہ دارون کو مقرر کیا۔ کہ جس وقت پادشاہ آئے اور اکیلا ہوے تو اوسے قتل کرڈالین۔ چنانچہ جب وہ اوس کے مکان مین آیا تو وہ دونون آدمی نکلے اور اوسے قتل کرڈالا۔

پہر جب وہ مارا گیا۔ تو اوس نے اوسکے وزیرونکو بلایا۔ اور اون کو اپنا مطیع کیا۔ اور کہا۔ کیا تم مین کوئی بہی ایسا نہین جو پادشاہ کی بیٹیون اور شاہزادیون کے واسطے کھڑا ہوتا اور اون کو بچاتا پہر اوس ظالم کی لاش دکہائی۔ کہ وہ مرا پڑا ہوا ہے۔ پہر اون سے بلقیس نے کہا۔ کہ کوئی آدمی تجویز کرکے اپنا پادشاہ بناؤ۔ وہ سب کہنے لگے۔ کہ پادشاہی تو تجھے ہی سزاوار ہے۔ ہم تیرے سوا کسی کی حکومت سے راضی نہین۔ اور اوسے ہی بادشاہ بنالیا۔ ایک روایت یہ بہی ہے۔ کہ اوس کا باپ پادشاہ نہین تھا۔ بلکہ پادشاہ کا وزیر تھا۔ لیکن یہ بادشاہ بڑا خبیث بدذات تھا۔ سردارون اور اعیان واشراف کی بیٹیان چہین لیا کرتا تھا۔ اسی سے اس بلقیس نے اوسے قتل کردیا۔ اور مخلوق نے

اوسے ہی اپنا بادشاہ بنالیا۔

۸۲ - بلقیس کی کثرت لشکر کی جھوٹی روایتین اور اسیطرح سے بلقیس کی سلطنت کی عظمت اور کثرت لشکر کی نسبت لوگون نے مبالغہ کیا ہے۔ کوئی تو کہتا ہے کہ اوسکے ماتحت چارسو ملک اور سردار تھے اور ہر ملک ایک ایک علاقہ پر حاکم تھا۔ اور ہر ایک کے پاس چار چار ہزار سپاہی تھے۔ اور نیز بلقیس کے تین سو وزیر تھے۔ جو اوس کی سلطنت کا انتظام کرتے تھے۔ اور بارہ سپہ سالار تھے۔ جن مین سے ہر ایک کے پاس بارہ بارہ ہزار فوج تھی۔ اور کسی کسی نے تو اس بیان مین اس قدر مبالغہ کیا ہی کہ جس سے اون کی نادانی اور جہالت ثابت ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہین کہ اوس کے بارہ ہزار قیل یا سپہ سالار تھے۔ اور ہر قیل کے ماتحت ایک ایک لاکھ مقاتل یا جنگی افسر تھے۔ اور ہر مقاتل کی ساتھ ستر ہزار لشکر تھے۔ اور ہر لشکر مین ستر ہزار سپاہی تھے اور ان لشکرون مین تمام سپاہی پچیس پچیس برس کے جوان تھے۔ اب اس کذب فاحش کے راوی کی نسبت بجز اس کے اور کیا کہا جائے کہ اس کو حساب بھی نہ آتا تھا جو اپنے جہالت کی مقدار کو خیال کرتا۔ اگر اوس کو حساب آتا تو اوسے ان لشکرون کی تعداد معلوم ہو جاتی۔ اور وہ اس احمقانہ قول کے کہنے کا کبھی اقدام نہ کرتا کیونکہ تمام روئے زمین کے باشندون کو لیا جائے جن مین جوان بوڑھے بچے عورتین سب داخل ہون تب بھی اون کی تعداد ان لشکرون کی تعداد کے برابر نہین ہو سکتی ہے۔ یہ جائے کہ صرف پچیس پچیس برس کی عمر کے جوان اس قدر دنیا مین موجود ہون۔ اگر پچیس پچیس برس کے جوان اتنے مان لئے جائین۔ تو پھر اون کی تعداد کتنی ہوگی۔ جن کے ابھی دانت بھی نہین نکلے ہین اور رعیت اور اہل پیشہ اور کاشتکار دہقان وغیرہ کی تعداد کا کیا ٹھکانا ہوگا۔ اور اگرچہ یمین کا محاصل ہمارے زمانہ مین کم ہو گیا ہے

لیکن زمین تو جو پہلے تھی۔ اوسی قدر لمبی چوڑی ہے۔ بلقیس کے ملک کے کسی حصہ کا
لشکر بھی اس حساب سے اس قدر ہوگا کہ یمن کے ملک مین ایک ایک آدمی ایک طرف سے
دوسری طرف تک کھڑا کیا جاے تو نہ سما سکے گا۔ پھر یہ بھی بیان کرتے ہین۔ کہ اوس نے
اپنے مکان کے روشندانون پر جن مین سے آفتاب داخل ہو کر اوسے سجدہ کیا کرتا تھا
تین لاکھ اوقیہ یا اونس سونا خرچ کیا تہا۔ اور ایسے ہی اوس کے لشکر کی کثرت کی طرح
اوس کے تخت کا بھی حال بتلاتے ہین جس کا ذکر کرنا طول کلامی ہے۔ اِن لوگون
نے بہت ہی جھوٹ بکا ہے اور جہلا کی عقلون سے کام لیا ہے۔ اور اس بات کو
کہ عقلا اونہین جاہل ٹھیرائین گے کچھ بھی بُرا نہین سمجھا ہے۔ ہم نے اس قدر جو بیان
ان قبیح امور کا ذکر کیا اوس سے ہمارا مقصود اون لوگون کو واقف کرنا منظور ہے جو اوسکو
سچ مان جاتے ہین۔ اگر وہ ہمارے اس بیان کو دیکھین گے تو اونہین اوس کا
جھوٹ خوب معلوم ہو جائیگا۔

۸۳۔ حضرت سلیمان کے ہدہد کی غیر حاضری اور اوسکا بلقیس کے یہان جانا اور اوس کی خبر سلیمان کو دینا

اب اس کا سبب سنئے۔ کہ بلقیس حضرت سلیمان کے پاس کیون آئی اور کیون مسلمان ہوئی۔
حضرت سلیمان نے ہدہد کو اپنی مجلس مین دیکھا۔ تو اوسے موجود نہ پایا۔ اور اوس کی ضرورت
اس لیے پڑی تھی۔ کہ وہ زمین کے نیچے کی چیزین دیکھ لیا کرتا ہے اور جان جاتا ہے
کہ یہان زمین مین پانی ہے یا نہین۔ اور اگر ہے تو قریب ہے یا بعید۔ کہین سلیمان کسی
طرف غذا کے واسطے گئے ہوئے تھے۔ وہان پانی کی ضرورت پڑی تو ایسا کوئی شخص نہین نکلا
کہ جسے معلوم ہو کہ وہان پانی کتنی دور پر ہے۔ اسواسطے اونہون نے ہدہد کو طلب کیا۔ کہ
اوس سے اس کا حال پوچھین۔ لیکن وہ اوس وقت وہان موجود نہ تھا اور بعض لوگ

کہتے ہین-کہ سلیمان پر پرندی سایہ کئے رہتے تہے-اتفاقاً اون پر دہوپ آگئی-تو اونہون نے دیکہا-کہ دہوپ کس طرح مجہ پر آگئی کونسا پرندہ نہین ہے جس کی جگہہ خالی ہے اور دہوپ مجہ تک آگئی ہے-دیکہین تو ہدہد نہین ہے اور اوس کی جگہہ خالی ہے-وہان سے دہوپ آرہی ہے اس پر سلیمان نے کہا-لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ- (مین ہدہد کو بڑی سخت سزا دون گا اور اگر اوس نے اپنی غیر حاضری کی معقول وجہ پیش نہ کی تو مین اوسے ذبح ہی کرڈالون گا-)

ہدہد اس وقت بلقیس کے ملک کو گیا ہوا تہا-اور اوس کے قصر پر ہوکر اوس کا گزر ہوا تھا وہان اوس نے اوس کے قصر کے پیچہے ایک بستان دیکہا-اور سبزی کو دیکہکر اودہر جہک پڑا-وہان ایک اور ہدہد بیٹہا ہوا تہا-سلیمان کے ہدہد نے پوچہا کہ سلیمان کو چہوڑکر تو یہان کیا کر رہا ہے-اوس نے کہا کہ سلیمان کون ہے-تو سلیمان کے ہدہد نے اون کا سب حال بیان کیا-اور کہا کہ پرندی وغیرہ اون کے مطیع وفرمان بردار ہین-اوسے یہ بات سن کر بڑا تعجب ہوا-اس پر حضرت سلیمان کے ہدہد نے اوس سے کہا-کہ مجہے اس بات پر بڑا تعجب آتا ہے-کہ یہ لوگ تو اس قدر کثرت سے ہین-اور اون کی ایک عورت بادشاہ ہے-وَأُوتِيَتْ مِن كُلِّ شَيْءٍ وَلَهَا عَرْشٌ عَظِيمٌ (اور ہر طرح کے ساز وسامان اوس کو میسر ہین-اور اوسکے یہان ایک بہت بڑا عرش بہی ہے-) اور یہ لوگ اللہ تعالی کے شکر کے بجاے آفتاب کو سجدہ کرتے ہین" اوس کا عرش ایک طلائی تخت تہا جس مین یاقوت زبرجد موتی جواہرات نفیسہ جڑے ہوئے تہے-پہر حضرت سلیمان کا ہدہد اون کے پاس لوٹکر آیا اور جو اوس نے غیر حاضری کی تہی اور اوسے حاضری مین دیر ہوئی تہی اوس کا عذر بیان کیا-

۸۴ - حضرت سلیمان کا بلقیس کو اطاعت کے لیے لکھنا اور اوس کا تحفہ سلیمان کو بھیجنا -	تو اونھون نے بلقیس کے نام ایک خط لکھا - اور وہ ہدہد کو دیکر کہا - اِذْهَبْ بِكِتَابِي هَٰذَا

فَأَلْقِهْ إِلَيْهِمْ (ہمارا یہ خط لیکر جا - اور اوس کو اون کی طرف ڈالدے -) چنانچہ ہدہد حسب الارشاد خط لیکر گیا - اور بلقیس کے گود مین لیجا کر اوسے ڈالدیا - اس وقت وہ اپنے قصر مین تھی اوس نے اوسے دیکھکر اُٹھا لیا - اور کھولکر پڑہا - اور اپنی قوم کے لوگون کو بلا کر کہا -

إِنِّي أُلْقِيَ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي أَمْرِي مَا كُنتُ قَاطِعَةً أَمْرًا حَتَّىٰ تَشْهَدُونِ قَالُوا نَحْنُ أُولُو قُوَّةٍ وَأُولُو بَأْسٍ شَدِيدٍ وَالْأَمْرُ إِلَيْكِ فَانظُرِي مَاذَا تَأْمُرِينَ قَالَتْ إِنِّي مُرْسِلَةٌ إِلَيْهِم بِهَدِيَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُونَ

(میرے پاس ایک فرمان کریم لاکر ڈالا گیا ہے - وہ سلیمان کی طرف سے ہو اور وہ یہ ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم ہم سے سرکشی نہ کرو اور ازراہ اطاعت ہماری خدمت مین آکر حاضر ہو جاؤ" اس فرمان کو سنا کر بلقیس نے کہا - اے دربار والو اس ہمارے معاملہ مین راے دو - اور تم جانتے ہو کہ جبتک تم ہمارے حضور مین موجود نہ ہو ہم کسی امر مین قطعی فیصلہ نہین کیا کرتے ہین - درباریون نے کہا - کہ ہم بڑی قوت والے اور بڑے ہی دلاور ہین - اور آیندہ سرکار کو اختیار ہے - جیسا حضور حکم دین اوس کے نیک و بد کو خوب غور کرکے دیکھہ لین - بلقیس نے کہا - کہ ہم ایلچیون کے ہاتھہ اون کی طرف تحفہ تحائف بہیجکر دیکھتے ہین کہ ایلچی کیا جواب لیکر آتے ہین -) اگر اونھون نے ہمارا ہدیہ قبول کرلیا - تو وہ دنیا دار اور بادشاہ ہین - اور ہم اون سے بڑہکر اور قوی ہین - اور اگر اونھون نے ہدیہ نہ قبول کیا - تو وہ اللہ تعالی کے نبی ہین -

پہر جب یہ ہدیہ حضرت سلیمان کے پاس آیا تو اونہون نے ایلچیون سے کہا۔

اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰنِيَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ۔

(کیا تم مال سے ہماری مدد کرنا چاہتے ہو۔ یاد رکہو جو کچہ خدا نے ہم کو دے رکہا ہے وہ اوس سے بہتر ہے جو تم کو دے رکہا ہے۔ سو ہم تو تمہارے تحفہ سے خوش نہین ہوئے تم ہی ہو جو اپنے تحفہ سے خوش ہوتے ہو۔ ایلچی تو اپنے لوگون کی طرف لوٹ جا۔ اور کہدے کہ اگر وہ ہمارا حکم نہ مانین گے۔ تو ہم ایسے لشکر لیکر اون پر چڑہائی کرین گے۔ کہ اون سے اون کا مقابلہ نہ ہو سکیگا۔ اور ہم اونہین وہان سے ذلیل و خوار کر کے نکال باہر کرینگے۔)

۸۵۔ بلقیس کا حضرت سلیمان کے پاس آنا اور ایک شخص کا بلقیس کے تخت کو حضرت سلیمان کے پاس لے آنا۔

جب حضرت سلیمان کے پاس سے ایلچی بلقیس کے پاس لوٹ کر آئے۔ تو وہ اون کے پاس کو روانہ ہوئی۔ اور اپنی قوم کے قیلون کو اپنے ساتہ لیا۔ قیل سپہ سالار کو کہتے ہین۔ اور پہر سلیمان کے پاس آئی۔ جب اون کے شہر کے قریب پہونچی اور اب کوئی ایک فرسخ کے فاصلہ سے رہی۔ تو سلیمان نے اپنے درباریون سے کہا۔ اَيُّكُمْ يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۝ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۝ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ

(کوئی تم مین ایسا بہی ہے کہ قبل اس کے کہ یہ لوگ مطیع ہو کر ہمارے حضور مین حاضر ہون۔ بلقیس کے

تخت کو ہمارے پاس لاکر حاضر کرے اس پر جنات کی قسم مین سے ایک دیو بول اُٹھا۔ کہ آپ کے دربار برخاست کرنے سے پہلے پہلے مین اوسے حضور مین لاکر حاضر کرون گا۔ یعنی مین اوس سے پیشتر اوسے لے آؤنگا کہ آپ دولت خانہ مین کہانا کہانے کے لئے تشریف لے جائین سلیمان نے کہا مین چاہتا ہون کہ اس سے بہی جلدی آجاے (یہ سنکر ایک شخص جس کو کتابی علم تہا۔) اور اوس کا نام آصف بن برخیا تہا اور اوسے اسم اعظم اللہ تعالی کا معلوم تہا۔ (بولا کہ آپ کے پلک مارنے سے پہلے پہلے مین تخت کو لاکر حضور مین حاضر کردون گا۔) اور کہا آسمان کی طرف آپ دیکھئے۔ اور اُدہر نظر جمائے۔ آپ اُدہر سے نظر ہٹانے نہ پائینگے۔ کہ آپ کے پاس مین تخت لے آون گا۔ اور سجدہ مین جاکر اوس نے دعا کی اتنے مین حضرت سلیمان دیکھتے کیا ہین۔ کہ بلقیس کا تخت اون کے تخت کے نیچے سے نکل آیا (غرض جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس موجود پایا تو کہا یہ میرے پروردگار کی نوازش ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ) میرے پلک مارنے سے پیشتر وہ میرے پاس آگیا (اس پر مین اوس کا شکر کرتا ہون یا اوس کی ناشکری کرتا ہون) کہ جو مجھ سے طاقت مین زیادہ ہے اوسے اوس نے میرے قابو مین کردیا۔ پہر جب بلقیس اون کے پاس آئی تو اوس سے کسی نے پوچہا کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے۔ بولی کہ یہ تو بعینہ وہی معلوم ہوتا ہے۔) لیکن مین تو اوسے قلعون مین چہوڑ کر آئی ہون اور بڑے بڑے لشکر اوس کی حفاظت کر رہے ہین۔ یہان یہ کیونکر آگیا۔

۸۶۔ حضرت سلیمان کا بلقیس سے شیش محل مین ملاقات کرنا۔

پہر حضرت سلیمان نے دیوون سے کہا۔ کہ میرے لیے ایک محل بناؤ۔ کہ جس مین بلقیس آکر مجھسے ملاقات کرے۔ دیوون مین سے کسی نے کہا۔ کہ سلیمان کے لئے خدا تعالی نے بڑی حکومت دی ہے۔ اور کس کس کو اون کا تابع کیا ہے۔ جب بلقیس ملک سبا کی ملکہ آئیگی اور وہ اوس سے نکاح کرین گے۔ تو اوس سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اور ہم کبہی اون کی غلامی سے

نہین چہوٹینگے - اور بلقیس کے پیرون پر بہت بال تہے - اس واسطے دیوون نے کہا کہ
ایسی عمارت بناؤ - جسمین یہ پنڈلیون کے بال اونہین نظر آجائین اور وہ اوس سے نکاح
نہ کرین - اس واسطے اونہون نے جو محل تیار کیا وہ بلور سبز کا بنایا - اور اوس پر بلور سفید کی
چوکے بچہائے - جس سے وہ پانی کی طرح معلوم ہونے لگا - اور اون بلور کی چوکون کے
نیچے مچہلیون وغیرہ بحری جانورون کی تصویرین بنائین - اور حضرت سلیمان ایک کرسی
پر بیٹہے - اور اوسے اندر بلایا - تو بلقیس اندر چلی - اور جب دیکہا کہ وہان مچہلیان اور سمندر
کے جانور ہین حَسِبَتْهُ لُجَّةً فَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّن قَوَارِيرَ
فَقَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

(تو اوسے پانی سمجہا - اور وہان سے گذرنے اور اندر جانے کے لیے اس طرح
پائینچے اُٹہاکر اپنی دونو پنڈلیان کہولدین) جب حضرت سلیمان نے اوسے دیکہا تو اپنی نگاہ اوس سے
پہیر لی - اور کہا کہ یہ تو شیش محل ہے - اور اوس کے فرش مین بہی بلور ہی جڑا ہوا ہے - تب اوس کو اپنی
غلطی پر تنبیہ ہوا - اور لگی خدا کی بارگاہ مین عرض کرنے کہ اے میرے پروردگار مین جو اتنے دنون آفتاب
پرستی کرتی رہی - اس سے مین نے اپنا ہی نقصان کیا - اور اب مین سلیمان کے ساتہ ہوکر اوسپر ایمان
لاتی ہون جو رب العالمین ہے -)

۸۷ - حضرت سلیمان اور بلقیس کے نکاح کی روایتین -)

پہر حضرت سلیمان نے اپنے لوگون سے مشورہ کیا کہ بلقیس کے کسی طرح بال جاتے رہین
اور اوس کے جسم کو کچہہ نقصان نہ پہونچے - اس واسطے دیوون نے اونہین نورہ بنا دیا -
اسی وقت سب سے پہلے نورہ بنایا گیا ہے - پہر سلیمان نے اوس سے نکاح کیا -
اور اوس سے نہایت ہی محبت کرنے لگے - اور اوسے پہر اپنے ملک مین کو بہیجدیا - وہان

وہ ہر مہینے مین ایک بار جاتی اور تین روز وہان ٹھیر اکرتی تہی۔
ایک روایت یہ بھی ہے کہ اونہون نے بلقیس سے کہا۔ کہ وہ اپنی قوم کے کسی آدمی سے نکاح کرلے۔ لیکن اُس نے اس سے انکار کیا۔ اور اوسے اپنی کسر شان بتایا سلیمان نے کہا کہ اسلام مین یہ ضروری بات ہے۔ بلقیس نے کہا کہ اگر یہ ضرور ہے تو مجھے ذوتبع ہمدان کے بادشاہ سے بیاہ دیجئے۔ سلیمان نے اوسے اوس سے بیاہ دیا۔ اور پہر یمن کو بہیجدیا۔ پہر وہان ذوتبع اوس کا شوہر ملک کا مالک ہوگیا۔ اور سلیمان نے یمن کے جنون کو اوس کی اطاعت کا حکم دیدیا۔ اور ذوتبع نے اونہین کام مین لگایا اور اون سے کتنے ہی قلعہ بنوائے۔ اون قلعون مین سلحین مرادخ فلیون ہنیدہ وغیرہ اب تک موجود ہین۔ پہر جب سلیمان کا انتقال ہوگیا۔ تو جنون نے ذوتبع کی اطاعت چھوڑدی۔ اور ذوتبع اور بلقیس دونو کی حکومت حضرت سلیمان کی حکومت کے ساتھ ہی جاتی رہی۔ بعض کہتے ہین۔ کہ اس کے بعد بہی وہ بادشاہ رہی۔ اور یہ بہی کہتے ہین۔ کہ بلقیس حضرت سلیمان سے پہلے ہی شام مین مرگئی تہی۔ اور اونہون نے اوسے تدمر مین دفن کیا تھا۔ اور اوس کی قبر چہپادی تھی۔

سلیمان کا اپنی بی بی جرادہ کے باپ پر چڑہائی کرنا اور جرادہ سے نکاح اور اون کے گھر مین بت پرستی اور اون کے خاتم کا کھوجانا اور پھر اون کی حکومت واپس ہونا

۸۸۔ سلیمان کا جرادہ کو پکڑ کر لانا اور اوس سے	کہتے ہین کہ سلیمان نے کہین سنا تھا۔ کہ سمندر

نکاح کرنا اور اوس کا اپنے باپ کی مورت بنوا کر اون کے گھر مین اوس کی پرستش کرنا ۔

کے جزائرین سے کسی جزیرہ مین ایک بڑا زبردست اور عظیم الشان بادشاہ ہے ۔ اور وہان آدمی کسی طرح پہونچ نہین سکتے ہین ۔ اس واسطے سلیمان اس جزیرہ کی طرف چلے ۔ اور ہوا اونہین اوٹھا کر لے چلی ۔ اور اون کے لشکر کو وہان پہونچا دیا ۔ وہان پہونچکر اونہون نے اوس بادشاہ کو قتل کیا اور جو کچھ مال و اسباب تھا اوسے لوٹ لائے ۔ اور بادشاہ کی بیٹی بھی پکڑ لائے ۔ وہ ایسی خوبصورت تھی کہ کسی نے ایسی حسین و جمیل عورت کبھی دیکھی ہی نہ تھی ۔ اونہون نے اوسے اپنے لیے پسند کیا ۔ اور اوسے مسلمان کر لیا لیکن وہ کچھ بے رغبتی سے مسلمان ہوگئی ۔ اگرچہ سلیمان اوس سے بڑی محبت کرتے تھے مگر اوس کا حزن و ملال نہین جاتا تھا ۔ اور ہمیشہ روتی رہا کرتی تھی ۔ اونہون نے اوس سے کہا کہ یہ رنج و غم کس لئے ہے اور کیون تو اتنا روتی ہے کہ کبھی تھمتی ہی نہین ۔ وہ بولی کہ مجھے اپنا باپ اور اوس کی سلطنت یاد آتی ہے اور جو اوس پر مصیبت گزری وہ میرے دل سے فراموش نہین ہوتی ۔ اوس سے مجھے ہمیشہ رنج رہتا ہے ۔ سلیمان نے کہا ۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اوس سے بہتر ملک دیدیا ہے ۔ اور تجھے اسلام کی ہدایت کی ہے ۔ یہ کتنی بڑی چیز ہے ۔ اوس نے کہا بے شک یہ تو ٹھیک ہے ۔ مگر مین کیا کرون مجھے جب اپنا باپ یاد آتا ہے تو مجھے ایسا رنج ہوتا ہے کہ جیسا آپ دیکھتے ہین ۔ اگر آپ دیوون کو حکم دین تو وہ میرے مکان مین میرے باپ کی تصویر بنا دین ۔ مین اوسے صبح شام دیکھا کرونگی کیا عجب ہے کہ اوس سے میرا رنج جاتا رہے ۔ حضرت سلیمان نے دیوون کو حکم دیدیا ۔ اور اونہون نے اوس کے لیے ایک مورت بنا دی جو بعینہ اوس کے باپ کی سی تھی ۔ پھر اوس نے اپنے باپ کے سے اوسے کپڑے پہنائے ۔ اور یہ قاعدہ

کرلیا - کہ جب سلیمان کہین باہر چلے جاتے تو وہ صبح کے وقت اپنے لونڈیون کو لیکر وہان جاتی - اور خود اوس مورت کو سجدہ کرتی اور لونڈیان بہی اوس کے ساتھ اوسے سجدہ کیا کرتین اور ایسے ہی شام کو بہی وہان جاتی اور یہی عمل کیا کرتی تہی - لیکن یہ بات سلیمان کو نہین معلوم تہی - اسی طرح چالیس دن گزر گئے -

۸۹ - آصف کا سلیمان کو بت پرستی کی خبر کرنا اور سلیمان کا اللہ تعالی کی جناب مین توبہ کرنا -

اور آصف بن برخیا کو اس کا حال معلوم ہوگیا وہ صدیق اور بزرگ آدمی تہا - اور سلیمان کے مکان سے کسی وقت رات دن مین خواہ وہ مکان پر ہون یا نہ ہون کہین نجاتا تھا - جب سلیمان آئے تو اوس نے اون کے پاس آکر کہا - کہ نبی اللہ مین اب بوڑہا ہوگیا ہون - اور میرا جسم لاغر ہوگیا اور بصارت جاتی رہنے کا وقت آگیا ہے مین چاہتا ہون - کہ آپ کہین مجلس کیجئے وہان مین انبیاء اللہ کا جو کچھ حال جانتا ہون وہ بیان کرون اور یہ لوگ جو باتین نہین جانتے ہین اونہین وہ بتادون سلیمان نے کہا - اچھا پہر اونہون نے ایک محفل منعقد کی - اور آصف وہان خطبہ کے لیے کھڑا ہوا - اور انبیاے گزشتہ کا حال بیان کیا اور اون کی تعریف کرتے کرتے سلیمان تک پہونچا - اور اون کا حال یہ بیان کیا - کہ وہ اپنے لڑکپن مین کیسے عاقل و حلیم تہے - اور جہٹپن مین برائیون سے کیسا بچتے تہے - یہ کہکر خاموش ہوگیا - اور اون کی جوانی کے زمانہ کا کچھ ذکر نہین کیا اس سے سلیمان کو بڑا غصہ آیا - اور اوسے بلاکر کہا - کہ آصف جب تو نے میرا ذکر کیا تو تو نے میرے لڑکپن کی تعریف کی - مگر میرے اور حال سے تو نے بالکل سکوت اختیار کیا - مین نے اس عمر مین کونسی ایسی خطا کی ہے جس سے میرا یہ زمانہ قابل ذکر نہ رہا - آصف نے کہا - اس سے بڑہکر کونسی بڑی بات ہوگی - کہ ایک عورت

کے عشق کے باعث آپ کے مکان مین چالیس روز سے غیر اللہ کی پرستش ہو رہی ہے۔ حضرت سلیمان نے فرمایا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جو تونے کہا تھا اوس سے مین پہلے ہی جان گیا تھا کہ کوئی تونے بڑی بات سنی ہے۔ پہر سلیمان مکان مین گئے۔ اور بت کو توڑ ڈالا۔ اور اوس عورت کو اور اوس کی لونڈیون کو خوب سزا دی۔ پہر پاکیزہ کپڑے منگائے۔ پاکیزہ کپڑے وہ ہوتے تھے۔ جس کا سوت باکرہ لڑکیان جو ابہی تک بلوغ کو نہ پہونچی ہون کاتتی تھین۔ اور اونہین کوئی بالغ عورت نہ چہوتی تہی۔ جب یہ کپڑے آگئے تو اوس عورت کو پہنائے اور جنگل کو نکل گئے۔ اور راکہہ کا فرش کر دیا۔ پہر اللہ تعالی کی جناب مین توبہ کی۔ اور اپنے کپڑے پہنے ہی تذلل کے لیے راکہہ مین لوٹے اور بہت روکر استغفار کیا۔ اور دن بہر روتے رہے پہر اپنے گھر کو لوٹ آئے۔

۹۰۔ صخر الجنی کا سلیمان کی مہر لیکر بادشاہ ہوجانا اور سلیمان کا مچھلیان ڈہونا اور اپنا پیٹ پالنا۔

اور حضرت سلیمان کی ایک اُم ولد (داشتہ کنیز) تھی اور اوس پر اون کو بڑا اعتبار تھا۔ اور اپنی مہر بجز اوس کے اور کسی کو نہ دیتے تھے۔ اور مہر کو اپنے ہاتھ سے کسی وقت نکالتے ہی نہ تہے صرف اوسی وقت نکالتے جو وقت بیت الخلا کو جاتے یا اپنی کسی بی بی سے ہم بستر ہوتے تو یہ خاتم اوس لونڈی کو دیدیا کرتے اور جبہی طہارت کر لیتے تو فوراً لے لیا کرتے تہے اور اون کی جتنی حکومت تہی وہ سب اسی خاتم مین ہی تھی۔

ایک مرتبہ وہ بیت الخلا کو گئے۔ اور خاتم اوسی لونڈی کو دے گئے۔ ایک دیو نے جسکا نام صخر الجنی تھا سلیمان کی سی صورت بنائی اور اوس لونڈی کے پاس آیا۔ اور انگوٹھی اوس سے لیکر سلیمان کی کرسی پر اونہین کی سی صورت بناکر جا بیٹھا۔ اور انسان اور جن

اور پرندی اوس کے سب تابع ہو گئے اُدہر جب سلیمان بیت الخلا سے نکلے تو اون کا حال اور ہئیت سب بدل گئی۔ اور جب اونہون نے لونڈی سے خاتم مانگی تو اوس نے کہا تو کون ہے۔ کہا مین سلیمان ہون۔ بولی تو جہوٹا ہے سلیمان تو کہان سے آیا سلیمان تو پہلے ہی آ گئے تہے اور وہ اپنی خاتم مجھ سے پہلے ہی لے گیے اور اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے ہین۔ یہ دیکھتے ہی سلیمان کو اپنی خطا کا حال معلوم ہو گیا۔ اور وہان سے نکلے اور بنی اسرائیل سے کہنے لگے کہ مین سلیمان ہون مگر کون سنتا ہے بنی اسرائیل نے ان پر دہول اُڑائی اور رسے کیا۔ اس سے یہ دریا کی طرف چلے گئے۔ اور مزدوری کرنے لگے۔ شکاریون کی مچہلیان ڈہوتے اور وہ دو دو مچہلیان انہین روزانہ دیدیا کرتے تہے۔ ایک مچہلی کے عوض تو یہ روٹی لے لیتے اور ایک مچہلی کو پکا کر کہا جاتے تہے۔ چالیس روز برابر ان کا یہی حال رہا۔

۹۱۔ صخرا کی نسبت بنی اسرائیل کا شبہ اور اوس کا بہاگنا اور خاتم دریا مین ڈالنا اور سلیمان کا مچہلی کے پیٹ سے نکالکر اوسے پہننا اور بادشاہ ہونا

پہر آصف اور دیگر سرداران بنی اسرائیل کو شبہ گزرا کہ یہ جو حکم ہین سلیمان کے سے نہین ہین اسواسطے آصف نے بنی اسرائیل سے پوچھا۔ کہ کیا تم کو ان احکام مین شک گزرتا ہے۔ یہ تو مجھے سلیمان کے سے حکم نہین معلوم ہوتے۔ اونہون نے کہا کہ ہم کو بہی شبہ معلوم ہوتا ہے آصف نے کہا۔ اچھا تو مین اون بیبیون کے پاس جاتا ہون اور اون سے دریافت کرتا ہون۔ کہ اون کو بہی وہ شبہ گزرا ہے یا نہین جو ہم کو گزرا ہے۔ اور جب جا کر اون سے دریافت کیا۔ تو اونہون نے کچھ آصف سے بہی زیادہ شبہ بیان کیا۔ تو آصف نے کہا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ تو وہی کُہلم کہلا بلا ہے۔ پہر بنی اسرائیل کے پاس آیا۔ اور اون سے

یہ حال بیان کیا۔
جب اوس دیو نے دیکھا۔ کہ یہ لوگ میرے حال سے واقف ہوگیے۔ تو دربار سے اوڑا اور دریا کی طرف چلا گیا۔ اور خاتم وہان دریا مین ڈالدی۔ وہان اوسے ایک مچھلی نکل گئی۔ اور ایک ماہی گیر نے اوسے پکڑا۔ اور اپنی مچھلیان سلیمان کے اوپر اوس روز لدوا کر لے گیا۔ اور مزدوری مین اونہین دو مچھلیان دین۔ جن مین سے ایک وہ ہی مچھلی تھی جس نے اون کی انگوٹھی نگل لی تھی۔ سلیمان نے اوسے لیکر چیرا۔ کہ اوسے بنا کر کہانے کے لیے پکائین۔ دیکھین تو اوس کے پیٹ مین اون کی خاتم موجود ہے اوسے اونہون نے اپنی اُنگلی مین پہن لیا۔ اور اللہ تعالی کی جناب مین سجدہ کے لیے جھک گئے۔ اور انس وجن پرندہ اون کے تابع ہو گئے۔ اور مخلوق اون کے پاس آکر حاضر ہوئی۔ اور وہ پھر بدستور سابق بادشاہ ہوگیے۔ اور اونہون نے اپنے گناہ سے توبہ کی۔
پھر سلیمان نے دیوٗون کو صخر کے پکڑنے کے واسطے بھیجا۔ جس نے اون کی خاتم لے لی تھی اور وہ جب پکڑ کر لائے۔ تو سلیمان نے ایک چٹان مین سوراخ کرایا۔ اور اوسے اوس مین اندر کر کے لوہے اور تانبے سے سوراخ کو بند کر دیا۔ اور دریا مین ڈلوا دیا۔ یہ شخص چالیس روز پادشاہ رہا تھا۔ یعنی اسی قدر اوس نے بادشاہی کی تھی جس قدر سلیمان کے گھر مین بت پرستی ہوئی تھی۔
ایک اور روایت مین حضرت سلیمان کی حکومت کے جاتے رہنے کا یہ سبب لکھا ہے کہ اون کی ایک بی بی تھی جسے وہ اپنی سب بیبیون مین نیک سمجھتے تھے اوس کا نام جرادہ تھا سلیمان کو اپنی مہر کا صرف اسی بی بی پر اعتبار تھا۔ اور اوس کے

سوا کسی کا اعتبار نہ کرتے تہے ایک مرتبہ یہ بی بی بولی - کہ میرے بہائی سے اور فلان شخص سے ایک مقدمہ ہے - مین چاہتی ہون کہ اوس کا فیصلہ اوس کے حق مین کر دیجئے - سلیمان نے کہا - اچہا - مگر اپنے وعدہ کو پورا نہ کیا - اس سے اون پر یہ بلا نازل ہوئی - اور اونہون نے خاتم اپنی بی بی کو دی - اور بیت الخلا کو گئے ایک شیطان اون کی صورت بنکر آیا - اور اوسے لے گیا - جب سلیمان اوس کے بعد آئے اور انگوٹھی مانگی - تو اوس نے کہا - کیا آپ نے انگوٹھی نہین لی - کہا نہین اور اپنے مکان سے باہر نکلے - اور آوارہ و سرگردان پہرنے لگے - اور شیطان چالیس روز تک مخلوق پر حکومت کرتا رہا پہر لوگ اوسے پہچان گیے - اور اوسے آکر گھیرا - اور توریت کہول کر پڑہی اس سے وہ شیطان اون کے پاس سے بہاگ گیا - اور انگوٹھی دریا مین جا کر ڈالدی - جسے ایک مچھلی نے کہا لیا - پہر سلیمان صیاد کے پاس گئے - اور بہوک مین اوس سے کہانے کو مانگا - اور کہا مین سلیمان ہون - مگر اوس نے اونہین جہوٹا سمجھکر مارا کہ اون کے خون نکلنے لگا - اور اونہون نے اپنے بدن سے خون دہویا - تو دوسرے شکاریون نے اوس صیاد کو برا بہلا کہا - اور سلیمان کو دو مچھلیان دین - جن مین سے ایک وہ ہی تھی جس نے انگوٹھی نگل لی تہی - سلیمان نے اوس کا پیٹ چاک کر کے انگوٹھی لے لی - اور اللہ تعالی نے اوس کی برکت سے اون کو بادشاہ کر دیا - پہر اون لوگون نے اون سے عذر معذرت کی اونہون نے کہا تمہارے عذر کی نہ تو مین کچھ تعریف کر سکتا ہون اور نہ جو کچھہ تم نے میرے ساتھ کیا اوس پر تم کو ملامت کرتا ہون پہر اللہ تعالی نے جن دیو اور ہوا اون کے تابع کر دی - اور اس سے پہلے یہ چیزین اون کے تابع نہ تھین - جو قرآن کی ظاہر عبارت سے معلوم ہوتا ہے - کیونکہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ۔

(اور سلیمان نے دعا مانگی اے میرے پروردگار میرا قصور معاف فرما۔ اور مجھے ایسی سلطنت عنایت کر کہ میرے پیچھے کسی کو سزاوار نہ ہو۔ بے شک تو بڑا فیاض ہے۔ تو ہم نے ہوا کو اون کا تابع کر دیا کہ جہان وہ پہونچنا چاہتے اون کے حکم کے مطابق اوسی طرف کو نرمی سے چلتی۔ اور اسیطرح جتنے دیو معمار اور غوطہ خور تھے اور اون کے سوا دوسرے دیوؤن کو بہی اون کا تابع کر دیا۔ جو زنجیرون مین بندہے رہتے تھے۔) اور بعض لوگ اون کے زوال مملکت کا سبب کچھ اور اور طرح بہی بیان کرتے ہین واللہ اعلم۔

حضرت سلیمان کی وفات

۹۲۔ دیوؤن کا سلیمان کے لئے مکان بنانا اور ایک درخت کا اون کی موت کی خبر دینا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو پہر حکومت دیدی تو وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت مین مصروف رہے۔ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ (اور اون کو جو کچھ بنوانا ہوتا جنات اون کے لیے بناتے اور بڑی بڑی اونچی شاندار عمارتین اور ڈہلی ہوئی مورتین اور ایسی ایسی بڑی بڑی لگنین جیسے حوض ہون اور بڑی بڑی دیگین جو ایک ہی جگہہ جمی رہین اون کے لیے تیار کرتے تھے۔) اور سلیمان جسے چاہتے اون مین سے سزا دیتے اور جسے چاہتے پکڑ بلاتے۔

آخرکار سلیمان کی موت کا زمانہ آگیا۔ اون کی عادت تہی کہ جب تمام دن نماز پڑہتے تو ایک

درخت اون کے سامنے اوگا کرتا تھا۔ اوس سے وہ پوچھا کرتے تھے کہ تجھے
کیا کہتے ہین تو وہ اپنا نام بتا دیتا تھا۔ پہر پوچھتے کہ تجھے کیا کرتے ہین تو وہ اپنا فائدہ
بتا دیتا۔ اگر کاشتکاری کے کام کا ہوتا تو اوسے بو دیا جاتا۔ اور اگر دوا کے کام کا
ہوتا تو اوسے لکھہ لیا جاتا کہ کس کام مین آتا ہے۔

اسی مین ایک روز اونہون نے نماز پڑہی۔ اور ایک درخت کو اپنے روبرو پایا۔
تو اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے۔ کہا میرا نام خرتوبہ ہے (جس کی پہلیان سور کھایا
کرتے تھے) پوچھا کہ تو کس کام کے لیے ہے۔ کہا اس گھر کی یعنی بیت المقدس کی
خرابی کے لیے ہون۔ سلیمان نے کہا کہ جبتک مین زندہ ہون اس مکان کو تو اللہ تعالی
خراب نہین کرے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تو میری ہلاکت اور اس مکان کی
خرابی اور بربادی کے لیے ہے۔

۹۳۔ سلیمان کی وفات اور جنون کا غیب دان نہ ہونے کا ثبوت۔

پہر اونہون نے دعا مانگی کہ میری موت جنون کو
نہ معلوم ہو تاکہ آدمی یہ بات جان جائین
کہ جن غیب کی بات نہین جانتے ہین۔ اور سلیمان بیت المقدس مین کبھی کبھی ایک
ایک دو دو برس اور کبھی کبھی ایک ایک دو دو مہینے اور کبھی کبھی اس سے کم وبیش
عبادت کے واسطے جاکر تنہا رہا کرتے تھے۔ اور وہین اون کے واسطے کھانا پینا
جایا کرتا تھا۔ اسیطرح وہ اوس مرتبہ بھی جس مین اون کا انتقال ہوا ہے وہان گیے
کرنا خدا کا کیا ہوتا ہے۔ کہ وہ اپنے عصا پر تکیہ لگائے ہوئے نماز پڑہ رہے تھے۔
کہ اون کی موت آگئی۔ اور وہ مر گیے۔ اور دیوؤن اور جنون کو اس کی خبر بہی نہ ہوئی۔ اور
اسی وجہہ سے اون کے خوف کے باعث وہ اپنے کام مین مشغول رہے۔ اور دیمک

نے اون کے ڈنڈے کو کہا لیا۔ جس سے وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان گر گئے۔ جب دیوؤن کو معلوم ہوا کہ اون کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور آدمیون نے یہ بات جان لی۔ کہ جن غیب کی بات نہین جانتے لَوْ کَانُوْا يَعْلَمُوْنَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوْا فِي الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ (کیونکہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس مصیبت کی ذلت مین نہ رہتے۔) اور اِن اعمال شاقہ کی سختی کو نہ بہگتتے۔

۹۴۔ دیوون کا دیمک کیلئے مٹی پانی لادیا کرنا۔ جب سلیمان زمین پر گر پڑے تو بنی اسرائیل نے یہ معلوم کرنا چاہا۔ کہ وہ کب مرے ہین۔ اسواسطے دیمک کو ایک رات دن عصا پر لگا رکہا اور اوس نے اس عرصہ مین جس قدر کہایا۔ اوس کے بموجب حساب لگا کر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ایک سال مین کہایا ہوگا۔

پہر شیاطین نے دیمک سے کہا۔ کہ اگر تو کچہہ کہانا کہاتی تو ہم تیرے لیے اچہے سے اچہے کہانے لادیتے اور اگر تو شراب پینی تو ہم تیرے واسطے اچہی سی اچہی شراب موجود کر دیتے لیکن تیرے لیے ہم پانی اور مٹی جو تیری خوراک ہے لایا کرین گے۔ چنانچہ وہ جہان کہین ہوتی ہے اپنے وعدہ کے بموجب اوسے پانی اور مٹی لادیا کرتے ہین۔ دیکہو دیمک لکڑی کے بیچ مین جہان ہوتی ہے وہان مٹی موجود ہوتی ہے۔ یہ وہی مٹی ہوتی ہے جو وہ اوسے پہونچایا کرتے ہین۔

۹۵۔ دیودن پر سلیمان کے زمانہ مین سختی اور سلیمان کی عمر وغیرہ۔ کہتے ہین کہ دیوؤن اور جنون پر جو سختی اور محنت کی مصیبت پڑ رہی تہی اوس کی اپنے قوم کے تجربہ کارون کے روبرو یا بعض کے قول کے بموجب ابلیس کے روبرو اونہون نے شکایت کی ابلیس نے اون سے کہا شکایت مت کرو تم تو بوجہہ لیجایا کرتے ہو اور جب لوٹتے ہو تو خالی لوٹا کرتے ہو۔

کہا ہان۔ کہا پھر اس مین تم کو آرام مل جاتا ہے۔ لیکن جب یہ گفتگو اونہون نے آپس مین کی۔ تو ہوا نے یہ خبر سلیمان تک پہونچادی۔ اونہون نے اون دیوون کے نگرانون کو حکم دیا۔ کہ دیو جب اپنے بوجھ اور آلات تعمیر عمارت کے اور کام کی جگہہ پر لایا کرین تو کام کی جگہون سے لوٹتے وقت دوسری چیزین اون پر لاد دیا کرین۔ تاکہ اون پر اس طرح سختی بہی زیادہ ہو۔ اور کام بہی جلدی ہوا کرے۔ جب یہ حکم جاری ہوا تو اونہون نے اوسی تجربہ کار سے پہر شکایت کی۔ کہ اب ہماری یہ نوبت پہونچی ہے۔ اوس نے کہا تو اب اس مصیبت سے خلاصی کا انتظار کرو۔ کیونکہ جب کسی چیز کو کمال ہوتا ہی تو پہر زوال ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ اس بات کو بہت مدت نہین گذری کہ سلیمان کا انتقال ہوگیا۔ اون کی عمر کل ۵۲ برس کی ہوئی۔ اور چالیس[۴] برس پادشاہی کی۔

کیقباد کے بعد فارس کے پادشاہ

۹۶۔ کیکاوس کا پادشاہ ہونا اور اپنے بیٹے سیاوش کو افراسیاب سے لڑنیکے لیے بہیجنا

جب کیقباد مرگیا۔ تو اوس کے بعد کیکاوس بن کینیہ بن کیقباد پادشاہ ہوا۔ اور پادشاہ ہوکر اوس نے ملک کی حفاظت کی۔ اور جو پاس پڑوس کے ملکو نمین بڑے بڑے لوگ تہے اونہین قتل کرڈالا۔ کیکاوس نواحی بلخ مین رہا کرتا تھا۔ اور اوس کے ایک بیٹا تھا جس کا نام سیاوشس تہا۔ اوسے اوس نے رستم داستان بن نریمان بن جونک بن کرشاسب کے پاس پرورش کے لیے بہیجدیا تھا۔ رستم سیستان اور اوس کے نواحی کا سپہبد یا سپہ سالار تھا۔ اوس نے اوس کی اچہی طرح تربیت کی۔ اور اوسے علوم سکہائے گہوڑے پر چڑہنا بتایا۔ اور آداب ملوکانہ کی تعلیم دی۔ اور جب وہ ان سب باتون مین

کامل ہوگیا۔ تو اوسے باپ کے پاس لے گیا۔ باپ اوسے دیکھکر اوس کی صورت اور سیرت دونو سے خوش ہوا اور کیکاؤس نے افراسیاب ترکون کے بادشاہ کی بیٹی سے نکاح کیا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ اوس کی بی بی یمن کے بادشاہ کی بیٹی تھی۔ غرض کچھ ہی ہو۔ وہ عورت سیاوش پر پیاری ہوگئی۔ اور اوسسے اپنی ملاقات کے لیے کہا۔ مگر سیاوش نے اوس سے انکار کیا۔ اس واسطے اوس عورت نے سیاوش کی کیکاؤس سے چغلی کھائی۔ اور باپ کو بیٹے سے ناراض کرادیا۔ جس سے سیاوش نے رستم سے کہا۔ کہ فلان معاملہ جو میرے اور میرے باپ کے درمیان تھا اوس کو باپ نہین مانتا اس لیئے آپ بادشاہ سے کہیئے۔ کہ وہ مجھے افراسیاب سے لڑانے کے لیے بھیجدے اس سے اوس کی یہ غرض تھی۔ کہ باپ سے کہین دور چلا جائے۔ اور کیکاؤس کی بی بی کے قبضہ مین نہ رہے رستم نے کیکاؤس سے کہا۔ اور اوس نے سیاوش کو ایک بڑا بھاری لشکر دیکر افراسیاب کی طرف جانے کا حکم دیدیا۔

۵۷۔ سیاوش کا افراسیاب سے لڑنے کو جانا مگر کیکاؤس کے خلاف اوس سے جا ملنا اور اوسکی بیٹی سے بیاہ کرنا۔

پھر سیاوش افراسیاب سے لڑنے کے لیے ترکون کے ملک کو گیا۔ لیکن جب وہ وہان پہونچا تو سیاوش اور افراسیاب مین صلح ہوگئی اور سیاوش نے اپنے باپ کو وہ سب حال تحریر کیا کہ میرے اور افراسیاب کے درمیان صلح ہوگئی ہے۔ کیکاؤس نے سیاوش کی تحریر کے جواب مین اوسے افراسیاب سے لڑائی کا حکم دیا۔ اور صلح سے منع کیا۔ چونکہ سیاوش کو معلوم تھا۔ کہ یہ کیکاؤس کا حکم اوسکی بی بی کے سبب سے ہے وہ چاہتی ہے کہ مجھے ندامت ہو اس لیے سیاوش نے اپنے عہد کو توڑنا ناروا سمجھا اور اپنی کسر شان سمجھکر باپ کے حکم کی تعمیل نہ کی بلکہ افراسیاب سے

مراسلت کر کے اپنے واسطے قول و قرار لیئے۔ اور اوس سے کہا کہ مین تیرے پاس
آنا چاہتا ہون۔ افراسیاب نے اوسے فوراً قبول کرلیا۔ اس عہد و پیمان کے کرانے مین
افراسیاب کا ایک شخص پیران ویسہ واسطہ تھا۔ پہر سیاوش ترکون کے ملک کو چلا گیا۔
افراسیاب نے اوس کی بڑی عزت کی۔ اور اوسے نہایت خاطر داری سے رکھا۔ اور
اوس کی تنخواہ مقرر کردی۔ اور اپنی بیٹی بیاہ دی۔ جس کا نام وسفافرید (یا فرنگیس) تھا
اوسی کے پیٹ سے کیخسرو پیدا ہوا تھا۔

۹۸۔ افراسیاب کا سیاوش کو قتل کرنا اور کیخسرو کا پیدا ہونا اور کیکاوس کا رستم اور طوس کو انتقام کیلئے بہیجنا

پہر جب افراسیاب نے سیاوش کی لیاقت اور امورات سلطنت سے واقفیت دیکھی
اور اوسے بڑا ہوا در پایا۔ تو اوسے اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین وہ اوسی کی سلطنت نہ دبا
بیٹھے اور افراسیاب کے بیٹون اور اوس کے بھائی نے اوس سے سیاوش کی چغلیان
کہائین جس سے سیاوش اور افراسیاب مین رنج بڑھ گیا۔ اور افراسیاب نے آخر کار اوسے
قتل کرادیا۔ اور ترکون نے اوسے قتل کر کے ناک کان کاٹ ڈالے اس وقت اوس
کی زوجہ افراسیاب کی بیٹی حاملہ تہی۔ اور اوس کا بیٹا کیخسرو مان کے پیٹ مین تھا۔
افراسیاب کے درباریون نے تدبیرین کین کہ کسی طرح اوسکا حمل ساقط کردین۔ مگر حمل ساقط نہ ہوا اور
پیران ویسہ کو جس کی وساطت سے افراسیاب نے سیاوش کے ساتھ عہد و پیمان کئے
تہے سیاوش کا قتل بہت ناگوار گزرا۔ اور اوسے انجام کار سے سخت اندیشہ ہوا۔ کہ اوس کا
باپ کیکاوس اور رستم آکر اوس کا عوض لینگے۔ اور اوس کا انتقام کبہی نچہوڑینگے۔
پہر اوس نے سیاوش کی بی بی کو اپنے پاس یہ کہکر لے لیا کہ جب بچہ پیدا ہوگا تو اوسے
مار ڈالونگا۔ لیکن جب بچہ پیدا ہوا۔ تو پیران ویسہ کو رحم آگیا۔ اور اوسے قتل نہین کیا۔

بلکہ اوسے کہین چھپا رکھا۔ پھر جب لڑکا جوان ہوا۔ تو کیکاؤس نے ترکون کے ملک کو آدمی بھیجے کہ اوس کی خبر لائین۔ اور جس طرح ہو سکے اوس کو ایران کو لے آئین۔

اور جب سیاوش کے قتل کی خبر فارس مین پہونچی۔ تو گیو بن گودرز نے رنج کے سبب سے سیاہ لباس پہنا۔ اور یہی شخص ہے جس نے رنج مین سیاہ لباس سب سے اوّل پہنا ہے پھر وہ کیکاؤس کے پاس گیا۔ کیکاؤس نے پوچھا یہ کیا ہے کہا کہ آج دنیا مین اندھیرا ہو گیا ہے پھر کیکاؤس کو جب معلوم ہوا کہ سیاوش مارا گیا۔ تو اوس نے رستم داستان اور طوس کے ہمراہ جو اصفہان کا اسپہبد تھا افراسیاب سے لڑنے کے واسطے لشکر روانہ کیا۔ اور وہ دونو ترکون کے ملک مین گئے۔ اور وہان خوب قتل و غارت کیا۔ اور ترکون کو غلام بنایا۔ اور افراسیاب سے بڑی بڑی سخت لڑائیان ہوئین۔ اور افراسیاب کے دونو بیٹے اور اوس کا بھائی جنھون نے سیاوش کو مروایا تھا سب مارے گئے۔

۹۹۔ کیکاؤس کے لیے جنون دیوؤن کا مسخر ہونا اور آسمان پر چڑھنا اور اوسکی حکومت مین ضعف کا آنا اور زمین پر جانا اور وہان قید ہونا اور رستم کا اوسے چھڑانا

اہل فارس کا خیال ہے۔ کہ دیو کیکاؤس کے تابع اور مسخر تھے۔ اور اونھون نے اوس کے واسطے ایک شہر بنایا تھا۔ جس کا طول اون کے خیال کے نزدیک تین سو فرسخ تھا۔ اور اوس کے گرد ایک دیوار پیتل کی اور ایک جست کا سہ کی اور ایک چاندی کی بھی بنائی تھی۔ اور اوس شہر کو یہ دیو آسمان اور زمین مین لیے پھرا کرتے تھے۔ اور کیکاؤس اوس مین نہ تو کھاتا تھا اور نہ پیتا تھا اور نہ ہگتا موتتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھیجا۔ کہ وہ اوس شہر کو خراب کر ڈالین۔ اور دیواون کا دفع نہ کر سکے اس واسطے کیکاؤس نے اون کے سردارون کو قتل کر ڈالا۔ اور بعض علما جو متقدمین کا حال جانتے ہین بیان کرتے ہین۔ کہ دیو جو کیکاؤس کے مطیع ہو گئے تھے یہ سلیمان کے

حکم سے اوس کے تابع ہو گئے تہے۔ اور وہ ہمیشہ مظفر و منصور رہتا تھا۔ جب کبہی کوئی اوس سے مقابلہ کرتا تو کاؤس اوس پر ہمیشہ غالب ہی رہتا تھا۔ جس سے اوس کے دل مین یہ خیال آیا۔ کہ آسمان پر چڑہے۔ چنانچہ وہ اسی طرح ہوا مین چڑہکر خراسان سے بابل کو آیا اللہ تعالی نے اوسے ایسی قوت دیدی کہ وہ اور اوس کے ساتہی بلند ہو گئے۔ اور ابر تک اونچے چلے گئے۔ پہر یہ قوت اللہ تعالی نے اوس سے لے لی۔ اور وہ سب زمین پر گر کر مر گئے۔ لیکن کیکاؤس بچ گیا۔ اور اس روز اوس نے ہگا اور موتا۔ لیکن یہ جتنی باتین ہین سب اہل فارس کے اکاذیب مین سے ہین۔ کچھ اصلیت نہین رکہتین پہر اس واقعہ کے بعد کیکاؤس کی سلطنت مین ضعف آگیا اور چارون طرف کے باغی اٹھ کہڑے ہوئے۔ اور اوس پر چڑہائیان کرنے لگے۔ اس مین کبہی تو کیکاؤس کو فتح ہوتی اور کبہی وہ غالب ہو جاتے تہے۔

پہر کیکاؤس بلاد یمن پر چڑہکر آیا۔ اوس زمانہ مین یمن کا بادشاہ ذوالاذعار بن ابرہہ ذی المنار بن الرائش تہا۔ جب کیکاؤس یمن مین آیا۔ تو ذوالاذعار اوس کے مقابلہ کو نکلا حالانکہ اوسے فالج کی شکایت تہی۔ اور کیکاؤس سے لڑا۔ جب کیکاؤس اوس کے ملک مین گہس آیا۔ تو ذوالاذعار بنفسہ لشکر لیکر کہڑا ہوا اور کیکاؤس پر فتح حاصل کرکے اوسے قید کر لیا۔ اور لشکر کو تباہ کر ڈالا۔ اور کیکاؤس کو ایک کنوئے مین قید کر دیا۔ اور اوس کا منہ بند کر دیا۔ پہر رستم سیستان سے یمن کو آیا۔ اور کیکاؤس کو وہان سے نکال لیا۔ ذوالاذعار نے چاہا کہ اوسے نہ لینے دے۔ اور لشکر فراہم کرکے اوس سے لڑنے کا ارادہ کیا مگر پہر اپنی تباہی کے اندیشہ سے فریقین نے اس بات پر صلح کر لی کہ رستم کیکاؤس کو لیکر بلاد فارس کو لوٹ جائے۔ چنانچہ وہ کیکاؤس کو لیکر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ اور کیکاؤس نے

سیستان اور زابلستان جو غزنی کا علاقہ ہے اوسے دیدیا اور خود مختار کر دیا - پھر کیکاؤس ایک سو پچاس ۱۵۰ برس بادشاہی کر کے مر گیا -

کیخسرو بن سیاوش بن کیکاؤس کی پادشاہی

۱۰۰ - کیخسرو کا بادشاہ ہونا اور سیاوش کے انتقام کے واسطے طوس کو افراسیاب پر بھیجنا اور فرود کا قتل اور ایرانیون کی شکست -

کیکاؤس مر گیا - تو اوس کا پوتا کیخسرو بن سیاوش بادشاہ ہوا - اوس کی مان رسفا فرید افراسیاب بادشاہ ترک کی بیٹی تھی - جب وہ بادشاہ ہوا تو اوس نے تمام سپہ سالارون کو لکھا کہ اپنی اپنی فوجین لیکر حاضر ہون - جب وہ سب حاضر ہوئے - تو تینتیس ۳۳ ہزار سپاہ طوس کو دی - اور اوسے بلاد ترک پر چڑہائی کرنے کو روانہ کیا - اور حکم دیا - کہ جس قریہ اور شہر پر اوس کا گزر ہو - وہان کے تمام آدمیون کو قتل کر ڈالے - صرف ایک شہر کو چھوڑ دے - جس مین اوس کا بہائی فرود رہتا تھا سیاوش نے فرود کی مان سے ترکون کی کسی شہر مین نکاح کر لیا تھا - اور یہ بیٹا کیخسرو کی دوسری مان سے تھا -

غرض طوس روانہ ہوا - اور اوس کا گزر فرود کے شہر پر ہوا - اور فرود سے اور اوس سے لڑائی ہوئی جس مین فرود مارا گیا - جب یہ بات کیخسرو کو معلوم ہوئی - تو اوس کو نہایت ناگوار گزرا - اور اپنے چچا فریبرز کو جو طوس کے لشکر مین تھا لکھا - کہ طوس کو گرفتار کر کے یہان بھیجدے اور خود سپہ سالار کا کام کرے - چنانچہ اوس نے حکم کی تعمیل کی - اور لشکر لیکر افراسیاب کی طرف گیا - اور افراسیاب نے بھی فوجین اوس کے مقابلہ کو بھیجین - چنانچہ فریقین مین خوب لڑائیان ہوئین اور بہت لوگ مارے گئے - اور اہل فارس پہاڑون پر

چڑھ گئے - اور وہان سے کیخسرو کے پاس لوٹ آئے - کیخسرو نے اپنے چچا کو خوب ڈانٹا اور لعنت وملامت کی -

۱۰۱ کیخسرو کی افراسیاب پر مکرر چڑہائی اور افراسیاب کی شکست اور گرفتار ہوکر قتل ہونا -

پہر کیخسرو نے مکرر توران پر چڑہائی کرنے کا ارادہ کیا اور حکم دیا - کہ تمام سپاہ جمع ہو - ایک شخص بہی باقی نہ رہے - جب سب جمع ہو گئے - تو اوس نے کہا - کہ مین توران پر چار طرف سے تم کو بہیجنا چاہتا ہون - اور پہر گودرز کو سب سے بڑا لشکر دیکر روانہ کیا - اور حکم دیا کہ وہ توران مین بلخ کے پاس سے داخل ہوئے - اور اوسے درفش کاویانی بہی دیا جو اون کا سب سے بڑا علم تہا اور جسے صرف امر عظیم کے لیے فقط شاہزادون کے ہی ہمراہ نکالا کرتے تہے - اور دوسرا لشکر چین کی جانب سے بہیجا - اور تیسرا لشکر ملک خرز کی طرف سے اور چوتہا ان دونو لشکرون کے درمیان سے روانہ کیا - یہ تمام لشکر اپنے موقعون سے توران مین داخل ہوئے - اور اوسے خوب خراب کیا - خصوصاً گودرز نے تو بڑی ہی خرابی برپا کی - اور تورانیون کو قتل واسیر کیا - اور کیخسرو خود بہی اوس کے پیچہے روانہ ہوا - اور اوس کے پاس پہونچ گیا - اور افراسیاب کی سپاہ کثرت سے قتل کی اور نہایت خونریزی ہوئی - اس وقت معلوم ہوا - کہ پانچ لاکہ ساٹھ ہزار آدمی سے زائد قتل ہو چکے اور تیس ہزار قید ہو گئے ہین - اور بے حساب غنیمت ہاتھ لگی ہے اور کیخسرو کے پاس یہ رپورٹ کی گئی کہ افراسیاب کی اس قدر فوج اور اس قدر طرخان مارے گئے - اس سے اوس نے گودرز کی بڑی عزت کی - اور اصفہان اور جرجان اوس کو دیدیا - اور اوس کے دوسرے سردارون کے پاس سے بہی جو دوسرے طرفون سے توران مین داخل ہوئے تہے عرضیان آئین کہ ہم نے

افراسیاب کے اتنے اتنے آدمی مارے۔ اور اتنا اتنا ملک خراب اور غارت کیا اور افراسیاب کے لشکر پر شکر کو شکست دی۔ کیخسرو نے پھر اونہین تاکید کی۔ کہ اوس مین اور بھی کوشش کی جائے۔ اور لکھا کہ فلان مقام تک آگے توران مین بڑھے چلے جائین۔

جب افراسیاب کو یہ حال معلوم ہوا۔ کہ اس قدر اوس کے طرخان اور اس قدر اوس کی فوج ماری گئی۔ تو اوس کو بڑا رنج ہوا۔ اور نہایت ہی پریشان ہوا۔ اور اب اوس کے پاس صرف اوس کا ایک بیٹا شیدہ باقی رہ گیا۔ اوسے بھی اوس نے لشکر دیکر کیخسرو کی طرف بھیجا۔ جب وہ آیا تو اوس سے بھی خوب لڑائی ہوئی اور چار روز ہنگامۂ جنگ گرم رہا۔ پھر ترک بھاگ گئے اور اہل فارس نے اون کا تعاقب کیا۔ اور کثرت سے قتل اور اسیر کیا۔ اور افراسیاب کے بیٹے کو پکڑ کر مار ڈالا۔ جب افراسیاب نے دیکھا کہ بیٹا بھی مارا گیا تو خود فوج لیکر آیا۔ اور کیخسرو سے مقابل ہوا۔ اس وقت ایسی لڑائی ہوئی کہ کسی نے کبھی ایسی لڑائی سنی بھی نہ تھی۔ آخر کار افراسیاب مجبور ہو کر بھاگ گیا۔ اور ترک بہت مارے گئے۔ کوئی ایک لاکھ تک مقتولون کی تعداد پہونچ گئی۔

اب کیخسرو نے افراسیاب کی گرفتاری مین کوشش کی۔ اور وہ شہر در شہر دون بھاگتا پھرا اور رفتہ رفتہ آذربائیجان مین جا کر چھپا۔ مگر وہان سے گرفتار ہو کر کیخسرو کے پاس آیا۔ جب وہ اوس کے سامنے آیا۔ تو اوس سے اوس نے اپنے باپ کے قتل کی وجہہ پوچھی۔ جس کا جواب اوس سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور نہ کوئی عذر ہی معقول اوس نے کیا۔ اس واسطے کیخسرو نے اوس کے قتل کا حکم دیا۔ اور اوسے اوسی طرح ذبح کر دیا گیا جیسے اوس نے سیاوش کو ذبح کیا تھا۔ پھر کیخسرو مظفر و منصور آذربائیجان

سے لوٹ آیا۔ اور خوب جشن منائے۔

افراسیاب کے بعد توران مین اوس کا بھائی کے سواسپ بادشاہ ہوا۔ اور جب وہ مرگیا تو اوس کا بیٹا حرزاسپ بادشاہ ہوا۔ جو بڑا ظالم اور جبار تھا۔

۱۰۲۔ کیخسرو کا سلطنت ترک کر کے غائب ہوجانا اور لہراسپ کا بادشاہ ہونا۔

جب کیخسرو اپنے باپ کے خون کا انتقام لے چکا اور اوس کی بادشاہی خوب جم گئی تو دنیا سے اوس کا دل سیر ہوگیا۔ اور اوس نے حکومت کو ترک کردیا۔ اور گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اوس کے رفیقون نے بہت کوشش کی۔ کہ اوسے سلطنت کرنے کے واسطے راضی کرین مگر اوس نے کسی کی بات نہ مانی۔ آخر لاچار ہوکر اونھون نے کہا۔ کہ تو کسی کو اپنے بعد حاکم بنادے۔ اس واسطے اوس نے لہراسپ کو ولی عہد کردیا۔ پھر کیخسرو اپنے رفیقون کو چھوڑ کر چلا گیا اور غائب ہوگیا۔ کسی کو پھر اوس کا حال معلوم ہی نہ ہوا۔ کہ کہان گیا۔ اور کہان مرا اس باب مین مختلف روایتین بیان کی جاتی ہین اوس نے کل ساٹھ برس حکومت کی۔ اور اوس کے بعد لہراسپ بادشاہ ہوا۔

بنی اسرائیل کا حال حضرت سلیمان کے بعد

۱۰۳۔ بنی اسرائیل کی سلطنت کے دو ٹکڑے ہونا اور رحبعم و افیا و اسا کی بادشاہی۔

کہتے ہین کہ حضرت سلیمان کے بعد بنی اسرائیل پر اون کا بیٹا رحبعم بن سلیمان بادشاہ ہوا۔ اور سترہ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر رحبعم کے بعد ممالک بنی اسرائیل کے دو ٹکڑے ہوگئے یہودا اور بنیامین کی سبطون پر تو افیا بن رحبعم بادشاہ ہوا۔ اور باقی سبط اوس کی حکومت سے خارج ہوگئے۔ اون سب اسباط نے یوربعم بن بابیعا کو جو حضرت سلیمان کا غلام تھا

اپنا پادشاہ بنالیا - اس کی وجہ یہ ہے - کہ جرادہ حضرت سلیمان کی بی بی نے وہ کہتے ہین کہ اون کے گھر مین بت کو قربانی چڑہائی تہی - اس سے اللہ تعالی نے ناراض ہوکر اون سے کہدیا تہا - کہ تیری اولاد سے کچھ ملک چہین لیا جاسے گا - چنانچہ ایساہی ہوا۔

غرض افیا بن رحبعم تین سال بادشاہ رہا - پھر اسا بن افیا اونہین دو تو سبطون کا بادشاہ ہوا - جن کا بادشاہ اوس کا باپ تھا - اور اکتالیس برس حکومت کی - یہ شخص بڑا صالح اور نیک آدمی تھا مگر قدرتی لنگڑا تھا -

اسا بن افیا اور ریخ ہندی (یا راجہ ہند) کی لڑائی

۱۰۴ - بنی اسرائیل کے کچھ لوگون کا ہند مین آنا اور یہان کے ایک راجہ کو اسا پر چڑہا کر لیجانا -

کہتے ہین کہ اسا بن افیا ایک صالح اور نیک شخص تھا لیکن اوس کا باپ بت پرست تھا - اور مخلوق کو بت پرستی کی ترغیب دیا کرتا تھا - جب اوس کا بیٹا اسا پادشاہ ہوا - تو اوس نے منادی کرادی - کہ آج سے کفر اور کفر والے مرگیے - اور ایمان اور ایمان والے پیدا ہو گیے ہین - اب اگر کفر کے واسطے کسی کافر نے سر اُٹھایا تو اوسے مین قتل کردون گا طوفان سے جو دنیا غرق ہوئی اور شہر جو زمین مین دہس گیے اور آسمان سے زمین پر جو آگ اور پتھر برسے یہ سب کچھ اللہ کی عبادت کے چھوڑنے اور گناہ مین مبتلا ہونے سے ہوا ہے - اس سلیے ایسی باتون سے بچنا چاہیئے - اور اس مین اوس نے بہت کوشش کی - اور مخلوق کو اللہ کی طاعت پر مجبور کیا -

اُس کی مان بت پرست تہی - اس واسطے جو لوگ بتون کو پوجتے اور گناہون مین پہنسے ہوئے تھے اوس کے پاس آئے - اور اوس سے اوس کے بیٹے کی شکایت کی

چنانچہ اوس کی مان اوس کے پاس آئی۔ اور اوسے اوس کے کامون سے منع کیا اور اوس کو بہت برا بھلا کہا۔ لیکن اس نے اوس کی بات کو نہ مانا۔ بلکہ بت پرستی کے لیے اپنی مان کو منع کیا۔ اور کہا مین تیرے ان افعال سے بری ہون۔ اس لئے لوگ اب اوس سے بالکل مایوس ہوگیے اور اوس کے خوف سے اوسے چند لوگ چھوڑکر چلدئے۔ اور ہند کے ایک بادشاہ کے پاس جسے زرخ (یعنی راجہ) کہتے تھے گیے یہ بڑا ظالم جبار اور عظیم الشان بادشاہ تھا۔ اور اوس کے قبضہ مین بہت ملک تھے اور لوگون سے اپنی پوجا کرایا کرتا تھا۔

جب یہ لوگ بنی اسرائیل کے اوس کے پاس گیے۔ اور اپنے بادشاہ کی اوس سے شکایت کی۔ اور اپنے ملک کی تعریف اور وہان مخلوق کی کثرت اور فوج کی قلت اور بادشاہ کے ضعف کا حال اوسے سنایا۔ اور اوسے اوس کے فتح کرنے کی ترغیب دلائی۔ تو اوس نے وہان جاسوس بھیجے۔ اور خبرین منگائین۔ جب اوسے بنی اسرائیل کے ملک کے حالات یقینی معلوم ہوگئے۔ تو اوس نے فوج جمع کی۔ اور براہ دریا شام کو کوچ کیا۔

۱۰۵ - اسا کا جناب باری مین دعا کرنا اور غیب سے مدد کا وعدہ ہونا۔

اور بنی اسرائیل نے زرخ ہندی سے کہا کہ اسا کا ایک دوست بھی ہے۔ جو اوس کو مدد دیا کرتا ہے۔ زرخ نے کہا۔ کہ میرے اس عظیم الشان لشکر کے سامنے اسا کا دوست کہان ٹھیر سکتا ہے۔ غرض جب یہ خبر اسا کو پہونچی۔ کہ زرخ آیا ہے۔ تو اوس نے اللہ تعالی سے مناجات کی۔ اور اپنا ضعف اور عجز اوس کے سامنے بیان کرکے اوس سے مدد چاہی۔ اللہ تعالی نے اوس کی دعا قبول فرمائی۔ اور اوس سے خواب مین فرمایا

کہ مین اپنی قدرت کا کرشمہ ررخ ہندی اور اوس کے لشکر مین ایسا دکہاؤن گا۔ کہ اوسکا شر
سب دور ہو جائیگا۔ اور اوس کے اموال تمہارے ہاتھ لگ جائین گے۔ اور تیرے
دشمن ہبان جائینگے۔ کہ تیرا دوست ایسا ہے کہ اوس کے سبب سے تجھ پر کوئی غالب
نہین ہو سکتا اور نہ تیرا لشکر بہاگ سکتا ہے۔ پہر ررخ ہندی کوچ کرتا ہوا شام پر پہونچ گیا
اور ساحل پر آکر لنگر ڈالا۔ اور بیت المقدس کو روانہ ہوا۔

جب بیت المقدس دو منزل رہا۔ تو اوس نے اپنی فوجین پہیلائین۔ اور بنی اسرائیل کا
سارا ملک اون سے بہر گیا۔ اور بنی اسرائیل کے دلون مین رعب بیٹھہ گیا۔ اور اسا کو اپنے
جاسوسون سے معلوم ہوا۔ کہ اون کی اس قدر فوج ہے کہ اس قدر کبہی سنی بہی نہین
جب بنی اسرائیل نے یہ خبر سنی تو خوب چلائے اور روئے اور ایک دوسرے سے
رخصت ہوئے۔ اور یہ ارادہ کیا کہ نکلکر ررخ ہندی کی اطاعت کر لین اور اوس کے
مطیع ہو جائین۔

اس واسطے اون کے بادشاہ اسا نے اون سے کہا۔ کہ میرے پروردگار نے
مجھہ سے نصرت کا وعدہ کیا ہے اور اوس کا وعدہ کبہی خلاف نہین ہوتا۔ اس واسطے
چاہیئے کہ پہر جناب باری مین دعا اور تضرع کرو۔ چنانچہ اونہون نے ایسا ہی کیا۔ اور سب نے
ملکر دعا اور تضرع وزاری کی۔ اس پر وہ کہتے ہین۔ کہ اسا پر وحی آئی۔ اور فرمایا کہ اسا
کوئی دوست اپنے دوست کو دشمن کے حوالہ نہین کر دیا کرتا ہے۔ اور مین تجھے دشمن
سے بچاؤن گا۔ جو مجھہ پر بہروسہ کرتا ہے اور میری مدد چاہتا ہے اوسے مین کبہی ذلیل اور
کمزور نہین ہونے دیتا ہون۔ تو بجھے عیش وآرام کے وقت یاد کرتا تہا تو مین سختی کے
وقت تجھے دشمن کے حوالہ کیسے کر دونگا اور بہت جلد مین معذبین کو بہیجون گا۔ کہ وہ میرے

دشمنون کو قتل کردین گے - تو خوش ہوجا اور بنی اسرائیل سے یہ بات کہدے - یہ حال سنکر مومن تو خوش ہوئے مگر منافقون نے اس بات کو جھوٹ بتایا -

۱۰۶- ررخ اور اسا کی لڑائی اور ہندی فوج کی بالکل تباہی-

اب اسا نے بنی اسرائیل کے لشکر کو حکم دیا - کہ ررخ کے مقابلہ کو نکلین - چنانچہ اسا خود فوج لیکر نکلا جو بہت ہی تھوڑی تھی - اور یہ لوگ آکر ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے کہ دشمن کے لشکر کو دیکھین - جب ررخ نے ان کو دیکھا - تو کہا - کہ یہ تو بالکل ہی ناچیز اور حقیر ہین کیا مین انہین کے واسطے اپنے ملک سے نکلا ہون - اور اس قدر فوج جمع کی اور مال خرچ کیا ہے اور پھر اون بنی اسرائیلیون کو بلایا جنہون نے اوسے فوج کشی کی ترغیب دلائی تھی - اور پھر اون جاسوسون کو طلب کیا جنہون نے اوسے شام کی خبرین لاکر دی تھین - اور اون سے کہا کہ تم نے بالکل جھوٹی خبرین مجھے لاکر دی تھین - کہ بنی اسرائیل بہت کثرت سے ہین - اور اس واسطے مین نے کثرت سے فوج جمع کی اور روپیہ بیجا خرچ کیا - پھر اون سب کو قتل کرا دیا - اور اسا کی طرف پیغام بھیجا کہ تیرا دوست کون ہے جو تجھے مدد دیا کرتا ہے اوسے بلا کہ تجھے اب مجھ سے بچالے اسا نے جواب دیا - کہ بدبخت تو جو کہتا ہے اوسے سمجھا بھی ہے یا نہین - کیا تو یہ چاہتا ہے کہ اپنی قوت سے اللہ پر غالب آجائے - وہ ہی تو میرا ساتھی ہے اور اس وقت موجود ہے اوس پر کوئی غالب نہین ہوسکتا ہے جس کے ساتھ خدا ہوتا ہے - اور اب تو دیکھ کہ تیرا کیا حال ہوتا ہے - اس سے ررخ کو بڑا غصہ آیا - اور لشکر کی صفین آراستہ کین - اور اسا کی لڑائی کے واسطے آگے نکلا - اور تیر اندازون کو حکم دیا - تو اونہون نے تیر مارنے شروع کیے - اللہ تعالیٰ نے بھی بنی اسرائیل کی

مدد کے لیے فرشتون کو بھیجا - اور اونہون نے تیر لیے اور ہندیون کے تیر مارے - اور اونہون نے جس جس کے تیر مارے سب کو قتل کر ڈالا - اور تمام تیر انداز مارے گئے - اور بنی اسرائیل نے تسبیح اور دعا کرنا شروع کی - اور فرشتہ ہندیون کو دکھائی دینے لگے جب زرخ نے اونہین دیکھا - تو اوس کے دل مین اللہ تعالی کی طرف سے خوف پڑ گیا اور حیران پریشان ہو گیا - اور اپنے لشکر کو حملہ کا حکم دیا - چنانچہ اونہون نے حملہ کیا - مگر اودہر سے فرشتون نے اونہین قتل کر ڈالا - اور اون مین سے کوئی باقی نہین رہا - صرف زرخ اور اوس کے غلام اور عورتین باقی رہ گئین - جب اوس نے یہ حالت دیکھی تو منہ پھیر کر بھاگا - اور بولا - کہ اسا کے دوست نے مجھے مار ڈالا - جب اسا نے دیکھا - کہ وہ بھاگا جاتا ہے - تو اوس نے اللہ تعالی سے عرض کیا کہ اگر یہ بچکر نکل گیا - تو پھر اس کے لوگ مجھ پر فوج فراہم کر کے لائین گے - اور زرخ اور اوس کے ساتھی سمندر تک پہونچے اور کشتیون مین سوار ہو گیے - جب جہاز روانہ ہوئے تو ایک ایسی ہوا چلی اور طوفان آیا - کہ وہ سب دریا مین غرق ہو کر بہ گیے -

۱۰۷ - عزلیا اور یواش اور عوزیا اور یوثام اور حزقیا کی بادشاہی -

اسا کے بعد بنی اسرائیل مین سافاط بادشاہ ہوا اور پچیس برس حکومت کر کے مر گیا - پھر عزلیا بنت عمرم ہمشیرہ اخزیا حاکم ہوئی - اس نے بنی اسرائیل کے پادشاہون کی اولاد کو خوب قتل کیا اور بجز یواش بن اخزیا کے جو اوس کے بیٹے کا بیٹا تھا اور کوئی باقی نہ رہا - اسے اوسکے باپ نے کہین چھپا رکھا تھا - پھر اس ملکہ کو یواش اور اوس کے رفیقون نے مار ڈالا - اس کی حکومت سات برس رہی - پھر اوس کے بعد یواش بادشاہ ہوا - اور چالیس برس حکومت کی - اس کے بعد اوس کے رفیقون نے ہی اوسے مار ڈالا - اس نے

اپنی دادی کو قتل کیا تہا۔ پہر اوس کے بعد عوزیا بن امصیا بن یواش بادشاہ ہوا۔ اسے عوزیا بہی کہتے ہین۔ اس نے باون۵۲ برس حکومت کرکے انتقال کیا پہر یوثام بن عوزیا بادشاہ ہوا۔ اور سولہ۱۶ برس حکومت کرکے مرگیا۔ پہر حزقیا بن احاز ہوا۔ اور اپنی وفات تک حکومت کرتا رہا۔ کہتے ہین۔ کہ یہی شخص شعیا نبی کا بادشاہ ہے۔ جسے شعیا نے کہا تہا کہ تیری عمر اب تمام ہوچکی ہے۔ تب اوس نے پروردگار سے دعا مانگی اور اوس نے اوس کی عمر زیادہ کردی۔ اور شعیا کو حکم دیا۔ کہ اوسے اس کی خبر کردے۔ اور بعض کہتے ہین کہ شعیا والا شخص جس کا یہ قصہ ہے صدقیا ہے جس کا آگے ذکر آتا ہے۔

حضرت شعیا اور نبی اسرائیل کا وہ بادشاہ جو اون کے وقت مین تہا اور سخاریب کا نبی اسرائیل پر جانا

۱۰۸۔ نبی اسرائیل کے دومرتبہ فساد کرنے پر اون کی سزا۔ کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے حضرت موسی پر وہ ہی وحی بہیجی تہی جس کا ذکر قرآن شریف کی اس آیت مین ہے۔ وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا

(اور ہم نے بنی اسرائیل سے اوسی کتاب (توریت) مین صاف صاف کہدیا تھا کہ تم ملک مین دومرتبہ فساد کروگے۔ اور دونون دفعہ لوگون پر بڑی زیادتیان بھی کروگے۔ پھر جب اون مین سے پہلے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے تمہارے مقابلے مین اپنے ایسے بندے اُٹھا کر کھڑے کردئے۔ کہ جو بڑے سخت گیر تھے۔ اور وہ تمہارے شہرون کے اندر پھیل گیے۔ اور خدا کا وعدہ تو پورا ہوتا ہی تھا پھر ہم نے تم کو تمہارے دشمنون پر غلبہ دیکر دوبارہ تمہارے دن پھیر سے اور مال سے اور اولاد سے تمہاری مدد کی۔ اور تم کو بڑے جتھے والا بنادیا۔ اگر اوس وقت تم نے اچھے کام کیے۔ تو اپنے ہی ذاتی فائدہ کیلئے کیے۔ اور اگر بُرے کئے بھی تو اپنے ہی لئے کیے پھر جب دوسرے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے اپنے دوسرے بندون کو اُٹھا کر کھڑا کیا۔ کہ تم کو اس قدر مارین۔ کہ تمہارے منہ بگاڑ دین۔ اور تمہاری شکلین نہ پہچانی پڑین۔ اور جس طرح پہلے مرتبہ مسجد بیت المقدس مین گھسے تھے اور اوس کو لوٹا کھسوٹا تھا اوسی طرح اس دفعہ بھی اوس مین گھسین اور جس چیز پر قابو پا جائین توڑ پھوڑ کر اوس کا ستیاناس کردین۔ اب بھی عجب نہین کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پھر پہلی سی شرارتین کروگے تو ہم بھی پھر وہی کرینگے جو پہلے کیا تھا۔ یعنی ویسی ہی سزا دینگے۔ اور ہم نے کافرون کے لیے جہنم کا جیلخانہ تیار کر رکھا ہے)

۱۰۹۔ صدقیا پر سنحاریب کی لشکرکشی اور اوس کے لشکر کا غارت ہونا۔

پس بنی اسرائیل مین بڑی بڑی بدعتین اور گناہ ہونے لگے۔ اور اللہ تعالی براہ تعطف اونکی خطاؤن سے چشم پوشی کرتا رہا۔ اور پہلا عذاب جو اللہ تعالی نے اون پر نازل کیا وہ یہ تھا کہ ایک پادشاہ اون مین ہوا۔ جس کا نام صدقیا تھا۔ اور بنی اسرائیل مین دستور تھا کہ جب کوئی شخص اون پر پادشاہ ہوتا تو اللہ تعالی اوس کے پاس ایک نبی کو بھیجتا کہ وہ اوسے ہدایت کرتا رہتا اور جس امر کی اوسے ضرورت ہوتی اوس کی نسبت نبی پر وحی آتی رہتی

اور اون کی شریعت وہ ہی تھی جو توریت مین اونہین دی گئی تھی۔

غرض جب صدقیا بادشاہ ہوا۔ تو اللہ تعالی نے اوس کی طرف شعیا کو نبی کر کے بھیجا۔ اسی نبی نے حضرت عیسیٰ اور محمد علیہ السلام کی بشارت دی ہے۔ جب وہ زمانہ قریب آیا۔ کہ اس بادشاہ کی حکومت جاتی رہے۔ تو بنی اسرائیل مین بڑی بڑی نالایق حرکتین ہونے لگین۔ اس لیے اللہ تعالی نے سنحاریب بادشاہ بابل کو ایسے لشکر کے ساتھ اون پر بھیجا۔ کہ جس سے تمام ملک ڈٹ گیا۔ پھر وہ آگے بڑہکر بیت المقدس پہونچا اور اوس کا محاصرہ کیا۔

اس وقت بنی اسرائیل کا بادشاہ بیمار تھا۔ اوس کے پیر مین ایک زخم ہو رہا تھا اوس کے پاس حضرت شعیا نبی آئے۔ اور کہا۔ کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ تو جو کچھہ وصیت کرتا ہے کر اور کسی کو ولی عہد کر دے۔ کیونکہ تو اب مرجائیگا۔ اسواسطے اس بادشاہ نے اللہ تعالی کی جناب مین دعا مانگی اور تضرع و زاری کی۔ اللہ تعالی نے اوس کی دعا قبول کی۔ اور شعیا پر وحی بھیجی کہ اللہ تعالی نے صدقیا بادشاہ کی عمر مین پندرہ برس اور زیادہ کر دئے۔ اور اوسے اوس کے دشمن سنحاریب سے نجات دیدی ہے۔ جب شعیا نے اوس کو یہ خبر سنائی تو اوس کا سب رنج و غم دور ہو گیا۔ اور بہت جلد تندرست ہو گیا۔

پھر اللہ تعالی نے سنحاریب کے لشکر پر ایک فرشتہ کو بھیجا۔ کہ اوس نے ایسی آواز اون پر ماری جس سے صرف چھہ آدمی کے سوا سب مر گئے۔ ان چھہ مین ایک تو سنحاریب تھا اور پانچ اوس کے وزیر تھے۔ جن مین بعض کہتے ہین کہ ایک بخت نصر بھی تھا۔ پھر صدقیا اور بنی اسرائیل اون کے لشکر گاہ پر گئے۔ اور اون کا جو مال و اسباب

تھا سب لوٹ لیا۔ اور سنحاریب کی تلاش کی مگر وہ نہ ملا۔ اس لیے اوس کی تلاش مین فوج متعین کی۔ اور اونہون نے اوس کا پتا لگا کر اوسے اور اوس کے رفیقون کو پکڑ کر حاضر کیا۔ صدقیا نے سنحاریب سے کہا کہ تو نے ہمارے پروردگار کے کرشمہ کو دیکھا۔ کہا اب مجھے تو پہلے ہی تمہارے پروردگار کا اور اوس کی تمہین مدد دینے کا حال معلوم تھا۔ مگر مین نے اوس کی طرف توجہ نہین کی تھی پہر سنحاریب نے بیت المقدس کے گرد اون کے ہمراہ طواف کیا۔ اور پہر بادشاہ نے اوسے قید کر دیا۔ لیکن اللہ تعالی نے نبی پر وحی بہیجی۔ اور شعیا نے بادشاہ کو حکم دیا۔ کہ سنحاریب کو اور اوس کے ہمراہیون کو چھوڑ دے۔ اس واسطے بادشاہ نے اوسے چھوڑ دیا اور وہ بابل کو لوٹ گئے اور جو کچھ اللہ تعالی نے اپنی قدرت دکھائی تھی اور اونکے اور اونکے لشکر کے ساتھ جو کچھ کیا تھا اوس کا حال اپنی قوم سے بیان کیا۔ پہر سنحاریب اس کے سات برس بعد مر گیا۔

۱۱۰۔ اس قصہ کی دوسری روایت۔ بعض اہل کتاب اس روایت کو اس طرح بہی بیان کرتے ہین کہ بابل کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام کفرو تھا۔ وہ بنی اسرائیل پر سنحاریب سے پہلے چڑھ کر آیا تھا۔ اور بخت نصر اوس کے چچا کا بیٹا اور وزیر تھا۔ اللہ تعالی نے اس کے لشکر پر ایک آندہی بہیجی۔ جس سے اوس کا لشکر تباہ ہو گیا۔ اور صرف وہ بادشاہ اور اوس کا وزیر بچ گیا۔ پہر اس بابلی بادشاہ کو اوس کے بیٹے نے مار ڈالا۔ اور بخت نصر نے اوس بادشاہ کے قصاص مین اوس کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ اور سنحاریب کو کہتے ہین کہ وہ اوس بادشاہ سے پیچھے بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ اور یہ نینوی کا بادشاہ تھا اور بنی اسرائیل پر جب اوس نے چڑہائی کی تھی۔ تو اوس کے ساتھ آذربائیجان کا بادشاہ

تھا۔ چنانچہ سنحاریب نے اونھین خوب تباہ و برباد کیا۔

پھر سنحاریب اور آذربائیجان کے پادشاہ مین اختلاف ہوگیا۔ اور وہ دونو آپس مین لڑے اور دونون لشکر اس لڑائی مین فنا ہوگئے۔ بنی اسرائیل کو یہ موقع خوب مل گیا اونھون نے نکلکر اون کا تمام مال واسباب لوٹ لیا۔ کہتے ہین کہ سنحاریب اونتیس برس پادشاہی کر کے مرا ہے۔ اور جس پادشاہ بنی اسرائیل کو سنحاریب نے محصور کیا تھا اوس کا نام حزقیا تھا۔

۱۱۱۔ حزقیا اور منشا اور امون اور یوشیا اور یاہو احاز اور یویاقیم اور یویاحین اور صدقیا کی پادشاہی۔

پھر جب حزقیا مر گیا تو اوس کے بعد پچپن برس تک اوس کے بیٹے منشا نے پادشاہی کی اور مر گیا۔ پھر اوس کے بعد امون پادشاہ ہوا۔ اور اوسے اوس کے درباریون نے مار ڈالا۔ اس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا یوشیا پادشاہ ہوا۔ اور اوسے مصر کے فرعون الاجدع نے گیارہ برس کی حکومت کے بعد قتل کر دیا۔ پھر اوس کے بعد اوس کا بیٹا یاہو احاز بن یوشیا پادشاہ ہوا۔ لیکن فرعون الاجدع نے اوسے معزول کر کے اوس کے بعد یویاقیم ابن یاہو احاز کو پادشاہ بنایا۔ اور اوسکو اپنا خراجگزار مقرر کیا۔ اس نے بارہ برس پادشاہی کی۔ پھر اوسکے بعد اوس کا بیٹا یویاحین پادشاہ ہوا۔ اس پر بخت نصر چڑھ کر آیا۔ اور اوسے تین مہینے کی حکومت کے بعد بابل کو لے گیا۔ اس کے بعد اوس نے یقونیا کو پادشاہ کیا۔ اور اوس کا نام صدقیا رکھا۔ پھر اس نے جب بخت نصر سے مخالفت کی تو وہ اس پر چڑھ کر آیا۔ اور اوسے گرفتار کر کے بابل کو لے گیا۔ اور وہان اوس کے بیٹے کو اوس کے سامنے ذبح کر ڈالا۔ اور اوس کی آنکھون مین سلائیان پھیر دین۔ اور بیت المقدس اور ہیکل کو تباہ کر ڈالا۔ اور بنی اسرائیل کو

قید کرکے بابل کو لے گیا۔ اور وہ وہان اپنی واپسی تک رہے جس کا ذکر انشا اللہ تعالی ہم آگے کرینگے۔ اس صدقیا نے گیارہ برس حکومت کی۔

۱۱۲۔ شعیا نبی کا ایک درخت مین گھس جانا اور بنی اسرائیل کا اوسے چیر ڈالنا۔

کہتے ہین۔ کہ جب بنی اسرائیل مین بدکاریون کی بہت کثرت ہوگئی تو اللہ تعالی نے حضرت شعیا کو حکم دیا کہ جو باتین اللہ تعالی نے وحی کے ذریعے اون پر بھیجی ہین اونھین بنی اسرائیل کو سنائین۔ چنانچہ اونھون نے اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کی۔ مگر بنی اسرائیل حضرت شعیا پر چڑھ دوڑے کہ اونھین مارڈالین۔ اس واسطے شعیا بھاگے۔ اتفاقاً اون کے سامنے ایک درخت آگیا اور وہ اون کے لیے چر گیا اور شعیا اوسمین گھس گئے۔ لیکن شیطان نے اون کے کپڑے کا ایک پلو پکڑ لیا اور بنی اسرائیل کو اوسے دکھا دیا۔ اس لیے اونھون نے آرہ سے اوس درخت کو چیرا۔ اور اوس درخت کے دو ٹکڑے کردئے جس سے اون کے بھی دو ٹکڑے ہوگئے۔

ان بنی اسرائیل کے بادشاہون کے نام دوسری طرح بھی بیان کرتے ہین۔ چونکہ وہ بڑا لنبا بیان ہے۔ اور اوس کی صحت نقل پر بھی اعتبار نہین ہے اس لیے ہم نے اوسے چھوڑ دیا ہے۔

لہراسپ اور اوسکے بیٹے بشتاسپ کی پادشاہی اور زردشت کا ظاہر ہونا

۱۱۳۔ لہراسپ کی بادشاہی اور بلخ کا شہر بسانا اور اوس کی سلطنت کی عظمت۔

ہم اوپر بیان کرچکے ہین کہ جب کیخسرو کی وفات کا زمانہ آیا۔ تو اوس نے اپنے ابن عم لہراسپ

بن کیوغی بن کیکاوس کو ولی عہد کر دیا تھا۔ جو کیکاوس کے بیٹے کا بیٹا تھا۔ جب یہ لہراسپ
بادشاہ ہوا۔ تو اس نے ایک طلائی تخت بنایا۔ اور اوسے جواہر سے مکلل کیا۔ اور نیز
اوس نے خراسان مین ایک شہر بلخ بسایا۔ اور اوس کا نام حسنا (خوبصورت) رکھا۔
اور دفترون کی کتابین بنوائین۔ اور لشکر کو ایسا آراستہ کیا۔ کہ جس سے اوس کی سلطنت
کو استحکام ہوا۔ اور ملک کو آباد کیا اور فوج کی تنخواہ کے واسطے خراج وصول کیا
اس کے زمانہ مین ترکون کی حکومت بھی خوب اچھی ہو گئی تھی۔ اس لیے یہ جا کر شہر بلخ
مین ترکون سے لڑنے کے واسطے رہا۔ اس کی عادت بہت اچھی تھی۔ سب لوگ
اوس کی تعریف کرتے تھے۔ پاس پڑوس کے دشمنون کا اوس نے خوب قلع قمع کیا
تھا۔ اور اپنے ماتحتون پر بڑی مہربانی کرتا تھا۔ اور بڑا ذی ہمت اور بڑا زبردست بادشاہ
تھا۔ اوس نے کتنی ہی نہرین نکالین اور ملک کو آباد کیا تھا اور ملوک ہند و روم اور مغرب
کے اوسے خراج بھیجتے تھے۔ اور اپنا بادشاہ سمجھتے تھے اور اوس سے ڈرتے
اور خوف کھاتے تھے۔ پھر اوس نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اور سلطنت کو چھوڑ دیا اور
پروردگار کی عبادت مین مشغول ہو گیا۔ اور اپنے بیٹے بشتاسپ یا گشتاسپ کو
حکومت دیدی۔ اور کل ایک سو بیس برس بادشاہی کی۔

۱۱۴۔ زردشت کا ظہور اور بشتاسپ کا اوس کا معتقد ہونا اور دین مجوس کا رواج اور کتاب کا استاؤ زند

پھر لہراسپ کے بعد اوس کا بیٹا بشتاسپ یا گشتاسپ بادشاہ ہوا۔ اس کے زمانہ مین
زردشت بن سقیمان ظاہر ہوا۔ جس نے نبوت کا دعوی کیا تھا۔ اور مجوس اوس کے
پیرو ہین۔ اہل کتاب فلسطین کے علما کہتے ہین کہ زردشت ارمیا نبی کے کسی شاگرد
کا خادم تھا۔ اوس کی اوس نے کچھ چوری کی تھی اور اوس پر کچھ جھوٹ افترا باندھا تھا۔

اس واسطے اوس شاگرد نے زردشت پر بد دعا کی اور وہ مبروص ہوکر آذربائیجان کی طرف چلا گیا۔ اور وہان اوس نے مجوسیون کی شریعت بنائی۔ اور بعض اوسے عجمی بتلاتے ہین۔ اوس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ جسے وہ لیکر تمام دنیا مین گھوما مگر کسی نے اوس کے معنی ہی نہ سمجھے۔ وہ کہتا تھا۔ کہ یہ آسمانی بولی مین لکھی گئی ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوئی ہے اوس کا نام اوس نے اوستا رکھا تھا۔ پھر وہ آذربائیجان سے فارس مین گیا لیکن اوس کتاب کو کوئی بھی نہ سمجھا۔ اور نہ اوسے قبول کیا۔ پھر وہ ہندوستان کو گیا۔ اور وہان کے راجاؤن کو دکھایا۔ پھر چین اور توران مین پہونچا۔ مگر کسی نے اوسے قبول نہ کیا۔ بلکہ اپنے ملک سے اوسے نکال دیا۔ جب وہ فرغانہ کو گیا۔ تو وہان کے بادشاہ نے چاہا کہ اوسے قتل کر دے لیکن وہ وہان سے بھاگ گیا۔ اور یشتاسپ بن طہراسپ کے پاس آیا۔ اس نے اوسے قید کر دیا۔ اور وہ مدت تک جیلخانہ مین پڑا رہا۔ پھر زردشت نے اپنی کتاب کی شرح لکھی۔ اور اوس کا نام ژند رکھا۔ ژند کے معنی ہین تفسیر۔ پھر اوس نے ژند کی بھی شرح لکھی۔ اور اوس شرح کا نام پاژند یعنی تفسیر التفسیر رکھا۔ اوس مین طرح طرح کے علوم ریاضت احکام نجوم و طب وغیرہ کا بیان ہے اور قرون ماضیہ کے اخبار اور کتب انبیا کا اوسکی کتاب مین ذکر ہے اور اوس مین لکھا ہے کہ اس کتاب کے اوپر اوس وقت تک چلتے رہو۔ کہ سرخ اونٹ والے یعنی محمد صلعم پیدا ہون جو ایک ہزار چھ سو برس بعد پیدا ہونگے۔ اسی وقت سے قوم مجوس اور عرب مین عداوت پیدا ہوگئی پھر اوس نے شاپور ذی الاکتاف کے ذکر مین لکھا ہے۔ کہ عربون کی چڑھائی کے دوسرے اسباب مین سے ایک یہ قول بھی ہے۔ واللہ اعلم۔ پھر یشتاسپ نے زردشت کو بلخ کے مقام پر اپنے پاس بلایا۔ اور اوس نے

آکر اوس کے واسطے ایک دین بنایا۔ جس سے بشتاسپ بہت خوش ہوا۔ اور
اوس کی پیروی کرنے لگا۔ اور مخلوق کو اوس کی پیروی پر مجبور کیا اور اس واسطے بہت
آدمیون کو قتل کیا۔ جس سے لوگ لاچار ہوکر اوسے مان گئے اور اوس پر چلنے لگے
اور اوسے اپنا دین بنالیا۔

یہ تو اہل کتاب کی روایت ہے۔ مگر مجوس اسے نہین مانتے۔ بلکہ وہ کہتے ہین
کہ وہ اذربائیجان کا رہنے والا تھا۔ اور اس بادشاہ پر اوس کے ایوان کی چھت مین
سے نازل ہوا تھا اور ہاتھ مین آگ کی ایک چنگاری لیے ہوئے تھا۔ اور اوس سے
کھیلتا تھا۔ مگر وہ آگ اوسے جلاتی نہ تھی۔ اور جو شخص اوس کے ہاتھ سے اوسے
لیتا تھا۔ اون مین سے وہ کسی کو نہین جلاتی تھی۔ اس واسطے اوس بادشاہ نے
اس کی پیروی منظور کی۔ اور اوس کے دین کو مان لیا اور تمام ملک مین آتشکدے بنائے
اور اون مین اسی آگ سے آگ جلائی مجوسی کہتے ہین کہ جو آگ اونکے آتشکدون مین
ہے وہ اوسی آگ سے جلائی گئی ہے۔ لیکن وہ جھوٹے ہین۔ کیونکہ جس وقت
محمد صلعم مبعوث ہوئے ہین اوس وقت مجوس کی آگ سب جگہ بجھ گئی تھی جس کا
آیندہ چلکر انشاءاللہ تعالیٰ ہم ذکر کرینگے۔ زردشت کا ظہور اوس وقت ہوا تھا۔ کہ جب
بشتاسپ کو تیس برس حکومت کرتے ہو گئے تھے۔ اور جو کتاب اوس نے بنائی تھی
وہ کہتا تھا کہ وہ کتاب خدا کے یہان سے آئی ہے۔ اور اوس کتاب کو اوس نے
بارہ ہزار گاون کی کھال مین لکھا تھا۔ اور اوس چمڑے مین حرف کندہ کیے تھے۔ اور
سونے کے حرف بنائے تھے۔ اور بشتاسب نے اصطخر مین ایک مقام پر
اوس کو حفاظت سے رکھوایا تھا۔ اور عام لوگون کو اوس کے پڑھنے سے منع کردیا

تہا۔ اس سے پہلے لہراسپ اور اوس کے آبا و اجداد صابئی مذہب پر چلتے تہے جس کا ذکر آئندہ آتا ہے۔

بخت نصر کا بنی اسرائیل پر حملہ

۱۱۵۔ بخت نصر کا زمانہ اور اوس کی ابتدائی حالت کی ایک کہانی۔

اس امر مین علما کا اختلاف ہے کہ بخت نصر بنی اسرائیل پر کس زمانہ مین چڑہکر گیا تہا۔ کوئی تو کہتے ہین۔ کہ ارمیا نبی اور دانیال وحنانیا وعزاریا ومیشائیل کا زمانہ تھا۔ اور کوئی کہتے ہین کہ اوسے اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر اوس وقت بہیجا تھا۔ کہ جب اونہون نے یحییٰ ابن ذکریا کو قتل کیا تہا مگر اول روایت زیادہ مشہور ہے۔

اور بخت نصر کا ابتدائی حال جو سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے اس طرح ہے۔ کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص توریت کو پڑہا کرتا تھا۔ جب وہ خدا تعالی کے اس قول پر پہونچا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ (دیکھو فقرہ نمبر ۱۰۸) تو کہا اے پروردگار مجھے اوس شخص کو دکہادے جس کے ہاتھ سے تو بنی اسرائیل کو ہلاک کرائیگا اس پر اوسے خواب مین ایک مسکین بابل مین نظر آیا۔ جس کا نام بخت نصر تھا۔ اسواسطے وہ تاجر بنکر بابل کو گیا۔ اور وہان اوس نے مساکین کو بلا بلا کر دیکہا۔ اور اون سے پوچہا کہ بخت نصر کون ہے۔ کسی نے بخت نصر کا اوسے نشان بتا دیا۔ تب اوس نے بخت نصر کو بلایا۔ دیکہتا کیا ہے۔ کہ وہ ایک لنگاڑا فقیر اور بیمار ہے اوس اسرائیلی نے اوس کا علاج کرایا۔ اور وہ اچہا ہوگیا۔ جب وہ تندرست ہوگیا۔ تو اوسے اوس اسرائیلی نے کہانے کے لئے کچھ خرچ بھی دیا۔ اور وہان سے سفر کا ارادہ کردیا بخت نصر نے اوس سے کہا۔ کہ تو نے تو میرے ساتھ ایسے ایسے احسان کئے مگر ب مجھے

کچھ مقدور نہین کہ مین اوس کا تیرے ساتھ کچھہ معاوضہ کرسکون۔ اسرائیلی نے کہاکہ تجھے تو بہت بڑا مقدور ہے۔ تو مجھے یہ بات لکھدے کہ اگر تو بادشاہ ہوجاے اور مجھے قید کرے تو اوس وقت سبکے آزاد کردے بخت نصر نے کہا۔ کیا تو مجھ سے ہنسی دل لگی کرتا ہے۔ اسرائیلی نے کہا۔ نہین بلکہ یہ بات ایسی ہی ہونے والی ہے اس مین کسی طرح کا شک ہی نہین ہے۔

۱۱۶۔ بخت نصر فقیر کا بادشاہ بابل کے جاسوس کے ساتھ شام کو جانا اور وہان کی خبرین لاکر بادشاہ کو دینا۔

پھر فارس کے بادشاہ نے چاہا کہ ملک شام کا حال کچھہ دریافت کرے۔ اس لئے اوس نے کسی شخص کو جس پر اوس کا اعتبار تھا وہان کے حالات دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ ملک کیسا ہے اور وہان کون لوگ رہتے بستے ہین۔ یہ شخص جب اوس ملک کو گیا تو اوس کے ساتھ بخت نصر بھی گیا جو فقیری کی حالت مین تھا۔ اور اوس کی خدمت کے واسطے ساتھ ہوگیا تھا۔ جب وہ شام کو آیا تو دیکھا۔ کہ وہ خداتعالیٰ کا ایک بڑا ملک ہے۔ اور وہان کے بادشاہ کی کثرت سے سوار پیادہ فوج ہے اور کثرت سے ہتھیار ہین اس سے وہ دیکھکر دنگ رہ گیا اور پھر کوئی بات نہ پوچھی۔ لیکن بخت نصر شام والون کی مجالس مین جاتا اور وہان بیٹھتا اور اون سے باتون مین کہتا کہ بابل پر تم لوگ چڑھائی کرکے کیون نہین جاتے اگر تم وہان جاؤ تو کوئی گھر ایسا نہین جہان تمکو کوئی چیز نہ ملے اسکے جواب مین وہ لوگ کہتے تھے کہ ہم کو تو لڑنا ہی نہین آتا ہے اور نہ ہم نے کبھی لڑائی دیکھی ہے۔ جب یہ لوگ وہان سے لوٹے۔ تو اس جاسوس نے وہان کے جوان اور ہتھیار اور گھوڑے دیکھے تھے اون کا بیان کیا۔ لیکن بخت نصر نے بادشاہ بابل کے پاس کسی کی معرفت پیغام دیا۔ کہ مین بادشاہ کے حضور مین حاضر

ہونا اور وہان کا واقعی حال بیان کرنا چاہتا ہون - بادشاہ نے اوسے بلایا - اور اس نے
جو ٹھیک ٹھیک حال تھا وہ سب اوسے کہہ سنایا - جس سے بادشاہ کو بخت نصر کی
لیاقت ظاہر ہوگئی -

بیت المقدس پر بخت نصر کی چڑہائی کی ظاہری وجہ

پھر جب بادشاہ بابل نے چاہا کہ اپنے لشکر مین
سے چار ہزار سوار کا ایک ٹکڑا شام کو بھیجے - تو اوس نے رائے لی کہ کس کو اوس کا سردار
کیا جائے - لوگون نے کسی ایک شخص کا نام لیا - تو بادشاہ نے کہا - کہ نہین بلکہ بخت نصر
کو مین اوس کا سردار کرون گا - چنانچہ اوس نے بخت نصر کو اوس کا سردار کیا اور جب
بابل کی فوجین روانہ ہوئین تو اونہون نے شام کے ملک کو خوب لوٹا کھسوٹا - اور بخیر و عافیت
اپنے ملک کو لوٹ گئے - پھر لہراسب نے اوسے غربی دجلہ پر اوس ملک کا اصبہبد
مقرر کر دیا - جو اہواز اور ارض روم کے درمیان ہے -

اور بخت نصر کی بنی اسرائیل پر چڑہائی کرنے کا سبب یہ تھا - کہ جب لہراسپ نے
اوسے حسب مذکورہ بالا اصبہبد مقرر کر دیا - تو وہ شام کو آیا - اور دمشق اور بیت المقدس
والون نے اوس سے صلح کر لی - اور وہ اون کے چند آدمی اول مین لیکر لوٹ گیا -
جب وہ قدس کی سرزمین سے لوٹ کر طبریہ مین پہونچا - تو بنی اسرائیل نے اپنے اوس
بادشاہ سے سرکشی کی جس نے بخت نصر سے صلح کر لی تھی اور اوسے قتل کر ڈالا -
اور کہا - کہ تو بابل والون کے ساتھ مداہنت سے پیش آیا - اور ہماری بات کا خیال نہ
رکھا - جب بخت کو یہ خبر پہونچی - تو اوس نے اون لوگون کو قتل کر دیا - جو اوس کے پاس
اول مین تھے اور قدس کو لوٹ کر خوب خراب کیا -

یہ بھی کہتے ہین کہ جس نے اوسے اصبہبد مقرر کیا تھا - وہ بہمن بن بشتاسب بن لہراسپ

پادشاہ تہا۔ اور بخت نصر نے بہمن کے باپ دادا کی اور نیز اوس کی خدمت کی تھی۔ اور بڑی عمر کا آدمی تھا۔ اس بہمن پادشاہ نے اپنے قاصد بیت المقدس کو بنی اسرائیل کے پادشاہ کے پاس بہیجے تہے۔ اونہین اس اسرائیلی نے قتل کردیا۔ اس سے بہمن کو بڑا غصہ آیا۔ اور بخت نصر کو اقلیم بابل پر حاکم مقرر کیا۔ اور بڑا لشکر دیکر اوسے اسرائیلیون پر بہیجا۔ اور اوس نے وہ وہ کام کیے جو آیندہ ہم بیان کرینگے۔

۱۱۸- بنی اسرائیل کی معصیت اور اللہ تعالی کا ارمیا نبی کے ذریعہ اونہین ڈرانا مگر اونکا معاصی سے باز نہ آنا۔

یہ تو جو کچھہ ہمنے بیان کیا۔ ظاہری اسباب تہے لیکن اصلی سبب جس سے یہ سب اسباب پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل سے انتقام لیا گیا اللہ تعالی کی معصیت اور اوسکے اوامر کی مخالفت تہی۔ بنی اسرائیل کی نسبت اللہ تعالی کا یہ دستور تہا کہ جب کسی کو اونہین پادشاہ کرتا تو اوسکے ساتھہ ایک نبی بھی بہیجا کرتا جو اوسے ہدایت کیا کرتا اور احکام توریت اوسے بتایا کرتا تھا جب بخت نصر کے حملہ کا زمانہ قریب آیا تو اونہین بدکاریان اور معاصی کثرت سے ہونے لگے۔ اس زمانہ مین اونکا پادشاہ یقوتیا ابن یویاقیم تہا۔ اوسکی طرف اللہ تعالی نے ارمیا کو جسے لوگ خضر علیہ السلام بھی بتاتے ہین بہیجا۔ ارمیا نے اونکو اللہ کے راستہ کی ہدایت کی اور اونہین معاصی سے منع کیا۔ اور اون سے کہا کہ دیکھو اللہ تعالی نے سنحاریب کو تم پر سے کیسے دفع کردیا۔ اس نعمت کو یاد کرو۔ اور خدا سے ڈرو۔ لیکن اونہون نے کچھہ نہ مانا۔ پہر اللہ تعالی نے حضرت ارمیا کو حکم دیا۔ کہ اونہین عذاب سے ڈرائین۔ اور اون سے کہدین کہ اگر وہ اللہ تعالی کی اطاعت نہ کرینگے تو اون پر ایک ایسے شخص کو مسلط کردیا جائیگا۔ جو اونہین قتل کرے گا۔ اور اون کے بچون کو پکڑ لیجائیگا۔ اور شہر کو خراب کریگا اور اونہین غلام بنائیگا اور ایسا لشکر لیکر اون پر آئیگا کہ اوس کے دل مین رافت و رحم مطلق نہ ہوگا۔ لیکن اس پر بہی بنی اسرائیل

نے کچھ نہ سنا تب اللہ تعالی نے اپنے نبی سے کہا۔ کہ مین اون مین اب ایسا فتنہ
برپا کرون گا۔ کہ جسے عاقل دیکھکر حیران ہوجائین گے اور اہل الرائے کی راے
اور حکیمون کی حکمت و دانائی کچھ تدارک نہ کرسکے گی۔ اور ایک جبار قاسی القلب
وظالم کو اون پر مسلط کرون گا۔ جسے مین ہیبت کا لباس پہناؤن گا۔ اور اوس کے
دل سے رحمت کو نکال لون گا۔ اور اوس کی فوج اس قدر کثرت سے اون کے
ملک پر چھا جاے گی کہ جیسے رات کی تاریکی اور بادل کی گھٹا ملک پر چھا جاتی ہے
وہ بنی اسرائیل کو ہلاک کریگا۔ اور اون سے اون کے معاصی کا انتقام
لے گا۔ اور بیت المقدس کو خراب کرے گا۔

جب حضرت ارمیا نے سنا تو وہ چلائے اور روئے اور اپنے کپڑے پھاڑ
ڈالے۔ اور اپنے سر پر خاک اڑائی۔ اور جناب باری مین اوس کے رفع کے لئے
عرض کیا۔ کہ میرے زمانہ مین یہ آفت نہ آئے۔ اس پر اللہ تعالی نے اونہین حکم
بھیجا کہ بیت المقدس کی خرابی اور بنی اسرائیل کی ہلاکت اوس وقت تک
نہ ہوگی کہ جب تک تو ہی خود اوس کا حکم نہ دے۔ اس سے حضرت ارمیا خوش
ہوگئے۔ اور کہا۔ کہ اوس کی مجھے قسم ہے جس نے موسی وغیرہ انبیا کو سچا نبی
کرکے بھیجا ہے مین تو کبھی بھی بنی اسرائیل کی ہلاکت کا حکم نہ دون گا۔ اور پھر
بنی اسرائیل کے بادشاہ کے پاس آئے۔ اور اوس سے کہا مجھے اس اسطرح سے
وحی آئی ہے۔ بادشاہ یہ حال سنکر خوش ہوگیا۔ اس کے بعد تین سال اور گزر
گئے۔ لیکن پھر بھی اونہون نے کچھہ خیال نہ کیا۔ اوسی طرح معصیت اور شر و
فساد مین منہمک رہے۔ اور اب اون کی ہلاکت کا زمانہ قریب آگیا۔ اور چونکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی باتون کو سنتے ہی نہ تھے اون پر وحی بھی کم آنے لگی۔ اون کے پادشاہ نے یہ دیکھکر اون سے کہا۔ کہ بنی اسرائیل عذاب کے آنے سے پہلے ہی تم اپنی حرکتون سے باز آجاؤ۔ نہین تو تمھین بڑا نقصان پہونچے گا۔ مگر وہ کب ماننے والے تھے اونھون نے کچھ بھی نہ سنا۔

۱۱۹ ۔ فرشتہ کا حضرت ارمیا کے پاس آنا اور اون کا بنی اسرائیل پر بد دعا کرنا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کے دل مین ڈالا کہ وہ بیت المقدس کو بنی اسرائیل پر چڑھکر جاوے اس لیے وہ ایک بڑا لشکر لیکر روانہ ہوا۔ جس سے سارا ملک بھر گیا۔ اور اوس کی بنی اسرائیل کے پادشاہ کو خبر پہونچی۔ تو اوس نے حضرت ارمیا نبی کو بلایا جب وہ اوس کے پاس گیے۔ تو اون سے کہا۔ کہ تو تو کہتا تھا۔ کہ پروردگار نے تیری طرف وحی بھیجی ہے کہ بیت المقدس کو تیرے حکم کے بغیر تباہ و برباد نہ کرے گا۔ حضرت ارمیا نے کہا کہ یہ سچ ہے اور مجھے پورا یقین بھی ہے۔ کہ میرا پروردگار اپنے وعدہ مین خلاف نہ کرے گا۔ جب زمانہ بہت قریب آگیا۔ اور اون کی حکومت جاتے رہنے کا وقت آیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اون کو ہلاک کرنا چاہا۔ تو ایک فرشتہ کو آدمی کی صورت مین حضرت ارمیا کے پاس بھیجا۔ اور اوس سے کہا کہ ارمیا سے جا کر فتویٰ لے۔ چنانچہ وہ اون کے پاس آیا۔ اور کہا ارمیا مین ایک اسرائیلی ہون اور اپنے رشتہ دارون کی نسبت آپ سے فتویٰ چاہتا ہون مین نے اون کے ساتھ وہ سلوک کیا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور اون کے ساتھ اچھے اچھے کام کئے لیکن جس قدر مین نے اون کے ساتھ احسان کیا اوسی قدر اونھون نے میرے ساتھ بُرائی کی۔ اور بدسلوکی سے پیش آئے۔ آپ مجھے بتائیے کہ مین اون کے ساتھ

کیا کرون حضرت ارمیا نے کہا۔ کہ اونپر احسان کر جیسا اللہ تیرے ساتھ احسان کرتا ہی اور جسطرح اوس نے صلہ رحم کا حکم دیا ہے اوسکو پورا کر۔ فرشتہ یہ سنکر اونکے پاس سے چلا گیا۔ پہر چند روز کے بعد اوسی صورت مین یہ فرشتہ آیا۔ اور کہا ارمیا اب بہی اون کے اخلاق پاک صاف نہ ہوئے اور جو آپ نے کہا تہا وہ اونہون نے اب تک نہ کیا۔ پہر کہا۔ کہ جس قدر کوئی آدمی اپنے ذورحم کے ساتھ نیکی کرتا ہے اوس قدر مین نے اون کے ساتھ نیکی کی بلکہ اوس سے بہی بڑہکر کی۔ لیکن اونہون نے میرے ساتھ بدسلوکی کی ہے۔ اور وہ بدی ہی کئے جاتے ہین کہا اپنے لوگون کے پاس جا۔ اور اون کے ساتھ احسان کر۔ یہ فرشتہ پہر اون کے پاس سے چلا گیا۔ اسکے بعد کچھ تہوڑی مدت گزری۔ کہ بخت نصر ایک لشکر جرار مور و ملخ سے زیادہ لیکر بیت المقدس پر آیا۔ اور بنی اسرائیل اوسے دیکہکر گہبرا گئے اور اون کے بادشاہ نے حضرت ارمیا سے کہا۔ کہ تیرے پروردگار کا وعدہ کہان گیا۔ ارمیا نے کہا کہ مجھے تو اپنے پروردگار کا یقین ہے۔ وہ خلاف وعدہ کبھی نہین کرے گا۔ پہر وہ ہی فرشتہ جس نے پہلے ارمیا سے استفتا کیا تہا اون کے پاس پہر لوٹ کر آیا۔ اس وقت وہ بیت المقدس کی دیوار پر بیٹہے ہوئے تہے۔ اوس نے آکر اون سے وہ ہی پہلی باتین کین۔ اور اپنے لوگون کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ اور اون سے کہا۔ نبی اللہ مین آج تک ہر ایک بات پر صبر کرتا تہا۔ کیونکہ اب تک اون سے مین ہی ناراض تہا۔ لیکن اب اونہون نے ایسے بڑے بڑے کام کئے ہین کہ وہ اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف ہین۔ اگر وہ ہی کام کرتے رہتے جو پہلے کیا کرتے تہے تو مجھے اسقدر بہت غصہ نہین آتا۔ لیکن اب مجھے اون کے اوپر اللہ تعالی کے لیے غصہ آیا ہے۔ اور اب مین آپ کے پاس اون کا حال بیان کرنے کے لئے آیا ہون۔ اور چاہتا ہون۔ کہ آپ اللہ تعالی سے دعا کرین کہ وہ اونہین

برباد کردے۔ یہ سنکر ارمیا نے کہا۔ کہ اے آسمان کے بادشاہ اگر وہ حق پر ہون اور نیک راہ پر چلتے ہون تو تو اونہین باقی رکھہ۔ اور اگر وہ تیری مرضی کے خلاف کام کرتے ہون اور تو اون سے ناراض ہو تو تو اونہین ہلاک کرڈال۔

۱۲۰۔ بخت نصر کا بیت المقدس کو خراب اور بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل کو لیجانا اور ارمیا کی عمر بڑی ہونا۔

جبھی کہ یہ کلمہ حضرت ارمیا کے منہ سے نکلا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس پر ایک بجلی آسمان سے نازل کی۔ اور اوس سے قربان گاہ مین آگ لگ گئی اور اوس کے سات دروازے زمین مین دہس گیے۔ جب حضرت ارمیا نے یہ دیکھا۔ تو چلائے اور اپنے کپڑے پہاڑ ڈالے۔ اور سر پر خاک اڑائی۔ اور کہا آسمان زمین کے بادشاہ ارحم الراحمین اور اے پروردگار جو تو نے وعدہ کیا تہا وہ کہان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی بہیجی کہ یہ آفت جو اون پر نازل ہوئی ہے۔ تیرے ہی فتوی سے نازل ہوئی ہے جو تو نے ہمارے رسول کو دیا تھا۔ ارمیا کو یہ سنکر معلوم ہوا۔ کہ بے شک یہ اونہین کا فتوی ہے۔ اور جو سائل آیا تھا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تہا۔ پہر ارمیا شہر سے نکلکر جنگل کے جانورون مین چلے گئے۔

پہر بخت نصر اور اوس کا لشکر بیت المقدس مین داخل ہوا۔ اور شام کے ملک کو خوب پائمال کیا اور بنی اسرائیل کو اس قدر قتل کیا کہ گویا فنا کر دیا۔ اور بیت المقدس کو خراب کرڈالا۔ اور اپنے لشکریون کو حکم دیا۔ کہ اوس مین مٹی بہردین۔ چنانچہ اونہون نے اوسے مٹی سے بھر دیا۔ پہر وہ بابل کو لوٹ گیا۔ اور بنی اسرائیل کو اپنے ساتھ گرفتار کر کے لیگیا۔ اور اون کو حکم دیا کہ بیت المقدس کے سب آدمیون کو ایک جگہہ فراہم کرین

جب یہ سب اکٹھے ہو گیے - تو اون مین سے ایک لاکھ بچے چن لیے - اور اونہین اپنے سرداروں اور سپہ سالارون کو جو اوس کے ساتھ تھے دیدیا - انہین بچون مین دانیال نبی اور حنانیا اور عزاریا اور میشائیل بہی تہے - اور باقی بنی اسرائیل کے تین حصہ کیے - ایک حصہ کو تو قتل کر دیا - اور ایک حصہ کو شام مین ہی چہوڑ دیا - اور ایک حصہ کو قیدی بنا کرلے گیا -

پہر اللہ تعالی نے ارمیا کی بڑی عمر کر دی یہ ہی شخص ہے جو دنیا کے بیابانون اور شہرون مین دکہائی دیا کرتا ہے (جسے یہان کے لوگ حضرت خضر کہا کرتے ہین)

۱۲۱ - بخت نصر کا خواب اور دانیال کا اوس کی تعبیر بتانا -

پہر بخت نصر بابل کو لوٹ گیا - اور جب تک اللہ کو منظور تھا اپنی حکومت مین چین اُڑاتا رہا پہر اوس نے ایک عجیب وغریب خواب دیکہا مگر جب بیدار ہوا تو بالکل بہول گیا کہ کیا دیکہا تھا - مگر یہ یاد رہا - کہ یہ ایک عجیب وغریب خواب دیکہا تہا اس واسطے دانیال حنانیا عزاریا اور میشائیل کو بلایا - اور اون سے کہا کہ مین نے جو خواب دیکہا تھا وہ بتاؤ کہ مین نے کیا دیکہا تھا - مین اوسے بہول گیا ہون - اور اگر تم مجہسے وہ خواب اور اوس کی تعبیر نہ بتاؤ گے - تو مین تمہارے شانہ نکال ڈالون گا - پہر اس کے دربار سے یہ لوگ چلے آئے - اور اللہ تعالی سے دعا مانگی اور اوس کے روبرو تضرع اور زاری کی - اور کہا کہ اے اللہ تو ہمین اوس کا خواب بتادے - اللہ تعالی نے اونہین اوس کا خواب اور اوس کی تعبیر بتادی - پہر وہ بخت نصر کے پاس آئے اور کہا کہ تو نے ایک مورت دیکہی تہی کہا تم سچے ہو - پہر اونہون نے کہا -

کہ اوس کے قدم اور ساقین دونو مٹی کی تھین - اور گھٹنے اور رانین تانبے کی اور پیٹ
چاندی کا اور سینہ سونے کا اور گردن اور سر لوہے کا تھا - اسی مین دیکھتے ہی
دیکھتے ایک پتھر اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اوس پر ڈالا - کہ اوس سے اوس کے
ٹکڑے ٹکڑے ہوگیے - یہی خواب ہے جو تو بھول گیا ہے - کہا تم بالکل سچے ہو
یہی خواب تھا جو مین نے دیکھا تھا اس کی تعبیر کیا ہے کہا یہ جو تو نے دیکھا تھا یہ
زمانہ کی ایک تصویر تھی - اور بادشاہون کا ملک تجھے دکھایا گیا تھا کہ کوئی اون مین
ضعیف ہے اور کوئی اون مین اچھا اور کوئی اون مین بڑا زبردست ہے - اول
ملک مٹی کا نہایت ضعیف اور کمزور ہے - پھر اوس سے اوپر تانبے کا اوس سے
کچھہ بہتر اور پائدار ہے - پھر تانبے سے اوپر چاندی کا ہے جو اوس سے بھی بہتر
اور اچھا ہے - پھر اوس سے اوپر سونے کا چاندی سے بھی اچھا ہے - پھر لوہے
کا ملک تیرا ملک ہے جو سب کے ملک سے زبردست ہے - اور جو پتھر کہ تو نے
دیکھا تھا وہ ایک آسمان کا فرشتہ تھا جس نے اوس مورت کو توڑ ڈالا - اوس سے
مراد ایک نبی سے ہے جسے اللہ تعالیٰ آسمان سے بھیجے گا - اور وہ ان سب کے
ملکون کو توڑ ڈالے گا اور وہ ہی سب کا مرجع ہوجائے گا -

۱۲۲ - بخت نصر کا دانیال وغیرہ اسرائیلیون کی عزت کرنا اور بابلیون کا حسد اور بخت نصر کی موت ایک مچھر کے سبب سے - جب دانیال اور اون کے ساتھیون نے بخت نصر کے خواب کی تعبیر بتادی تو بخت نصر نے اونھین اپنا مقرب اور معتمد بنا لیا - اور
اون سے امور سلطنت مین مشورہ لینے لگا - اس سے اُس کے درباری اِن
سے حسد کرنے لگے - اور اِن اسرائیلیون کی اوس سے چغلیان کھائین - اور اوس سے

ایسی باتین کہین - کہ وہ اِن سے متوحش ہوگیا - اور حکم دیا - جس سے اون کے لیے
گڑھا کھودا گیا - اور اون چھہ آدمیون کو اوس مین ڈالدیا گیا - اور نیز اوسی غار مین سات
درندے بھی چھوڑدئے گئے کہ اون آدمیون کو کھاجائین - پھر بخت نصر نے
اپنے لوگون سے کہا کہ چلو ہم کچھ کھانا کھائین اور شراب پئین - چنانچہ وہ اپنے
کھانے پینے کو چلے گئے - پھر وہ آئے تو دیکھتے کیا ہین - کہ یہ لوگ بیٹھے
ہوئے ہین اور درندے بھی اپنے پانون پھیلائے پڑے ہین کسی ایک نے
بھی اونھون نے کھرونچا تک بھی نہین مارا ہے - اور ایک ساتوان آدمی اون
کے پاس اور بھی موجود ہے - اسی مین وہ ساتوان آدمی اون مین سے نکلا - جوکہ
ایک فرشتہ تھا اور بخت نصر کے ایک ایسا طپانچہ مارا کہ جس سے اوس کی صورت
مسخ ہوگئی - اور وہ ایک شیر کی صورت بن گیا - اور وحشیون مین چلا گیا - مگر باوجود
اس صورت کے بدل جانے کے بھی اوسمین عقل موجود رہی - وہ باتون کو ایسے
ہی سمجھتا تھا کہ جیسے آدمی سمجھتے ہین - پھر اللہ تعالی نے اوسے انسان کردیا -
اور اوس کی حکومت بھی پھر اوسے دیدی -

پھر جب وہ مکرر بادشاہ ہوا - تو دانیال اور اوس کے رفیقون کی نہایت ہی تعظیم و تکریم
کرنے لگا اس لیے پھر اہل فارس نے بخت نصر سے اون کی چغلیان کھائین -
اور ان چغلیون مین یہ بھی کہا کہ دانیال جب شراب پیتا ہے تو اوسے اس قدر کثرت
سے پیشاب آتا ہے کہ اوس کے روکنے کی اوس مین طاقت نہین رہتی ہے -
اور یہ بات اوس زمانے مین اون کے نزدیک بڑے عار کی بات تھی - اس کے
امتحان کے واسطے بخت نصر نے کھانا پکوایا - اور دانیال کو اپنے پاس بلوایا - اور

دربان سے کہا۔ کہ جو شخص پہلے پیشاب کو نکلے اوسے قتل کر دینا اگرچہ وہ کہے
کہ مین بخت نصر ہی ہون۔ تو اوس سے کہنا کہ تو جھوٹا ہے بخت نصر نے مجھے حکم دیا ہے
کہ تجھے قتل کر دون اور اوسے قتل کر دینا۔ خدا کی قدرت ایسی ہوئی کہ دانیال کو تو
پیشاب نہ آیا۔ لیکن جو شخص سب سے اول پیشاب کو اُٹھا وہ بخت نصر ہی تھا اور یہ کہتا
ہوا اُٹھا کہ وہ بادشاہ ہے تاکہ اوس پر کوئی حملہ نہ کرے۔ لیکن چونکہ رات کا وقت
تھا جب دربان نے دیکھا۔ تو اوس پر مار ڈالنے کے لیے جھپٹا۔ اوس نے کہا کہ
مین بخت نصر ہون۔ کہا تو جھوٹا ہے۔ بخت نصر نے مجھے تیرے قتل کا حکم دیا ہے
اور اوسے قتل کر ڈالا بعض اوس کے قتل کا قصہ اور بھی بیان کرتے ہین۔ وہ کہتے
ہین کہ اللہ تعالی نے ایک مچھر کو بھیجا۔ جو اوس کے نتھنے مین گھس گیا۔ اور دماغ
مین اوپر چڑھ گیا۔ جس سے بخت نصر بے چین ہو گیا۔ اور اوس وقت تک چین
نہ آتا تھا۔ جب تک کہ اوس کا سر نہ کوٹا جاتا تھا جب اوسکے مرنیکا وقت قریب آگیا تو اوس نے اپنی لوگون
سے کہدیا۔ کہ میرے مرنے کے بعد میرا سر چیر کر دیکھنا۔ کہ یہ کیا چیز ہے جس نے
مجھے قتل کیا ہے۔ جب وہ مر گیا تو اوس کا سر چیر اگیا دیکھا تو اوس کے دماغ کے
اوپر کی طرف ایک مچھر ہے۔ اس سے اللہ تعالی نے بندون کو اپنی قدرت اور
بخت نصر کا ضعف دکھا دیا۔ کہ اتنے بڑے جبار کو ایک نہایت ہی ضعیف مخلوق
نے مار ڈالا۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ
(بابرکت ہے وہ خدا جس کے ہاتھ مین دنیا کی تمام چیزون کا اختیار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔
اور اوس کا جو ارادہ ہوتا وہ ہی حکم دیدیتا ہے)۔

۱۲۳ - دانیال کی وفات | اب حضرت دانیال کا حال سنئے پہلے تو وہ بابل

کے ملک مین رہے - پہر وہان سے چلے گیے - اور سوس مین جا کر مر گیے - اور وہین دفن ہوئے - یہ شہر سوس علاقہ خورستان مین ہے -

۱۲۴ - بنی اسرائیل کی واپسی شام کو اور بیت المقدس کی تعمیر - اور جب اللہ تعالی نے چاہا - کہ بنی اسرائیل کو پہر بیت المقدس کو بہیجدے - اس وقت بخت نصر بیت المقدس کی خرابی کے چالیس برس بعد مر گیا تھا جیسا کہ بعض اہل علم بیان کرتے ہین - اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا جس کا نام ادلمر دج تھا پادشاہ ہوا تھا - اس نے بابل کے ایک حصہ پر ۲۳ برس حکومت کی - پہر اوس کے مرنے کے بعد اوس کا بیٹا بلتاصر پادشاہ ہوا - جب یہ پادشاہ ہوا تو سلطنت کے کاروبار مین ابتری ہو گئی - اس واسطے اوس پادشاہ سے جو اوس وقت فارس کا حاکم تھا اور جس کی نسبت حسب متذکرہ بالا اختلاف ہے کہ کون تھا اس کو معزول کر دیا - اور اوس کے بعد داریوس کو بابل اور شام پر حاکم کیا - یہ تیس برس حکومت کرتا رہا - پھر یہ بہی معزول ہوا - اور اوس کے بجاے اخشویرش مقرر ہوا - اور چودہ برس حاکم رہا - پھر اوس کا بیٹا کیرش العلمی جو تیرہ برس کی عمر کا تھا پادشاہ ہوا - اس نے توریت پڑہی تھی اور یہودی ہو گیا تھا - اور حضرت دانیال سے اور اوس کے ہمراہیون حنانیا اور عزاریا وغیرہ سے یہ مذہب سیکھا تھا - اس پر ان لوگون نے اوس سے درخواست کی - کہ وہ انہین بیت المقدس جانے کی اجازت دیدے - اوس نے اون کی درخواست قبول کی - اور دانیال کو اون کا قاضی مقرر کیا - اور تمام کام اون کے اوسکے حوالے کیے - اور اونہین حکم دیا - کہ بخت نصر جو مال واسباب اون کا لوٹ کر لایا تھا وہ بنی اسرائیل مین تقسیم کر دین - اور بیت المقدس کی تعمیر کرین - چنانچہ وہ اوسی کے

زمانہ مین بن گیا۔ اور بنی اسرائیل وہان پھر لوٹ کر آگئے۔ اور یہ زمانہ جوان پادشاہون کا بیت المقدس کی خرابی سے گزرا ہے بخت نصر کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور کیرش کی پادشاہی بائیس برس رہی ہے۔

اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کو جس پادشاہ نے شام کی طرف واپس ہونے کی اجازت دی وہ گشتاسپ بن طہراسپ ہے۔ اوس سے لوگون نے کہا تھا کہ شام کا ملک خراب اور ویران ہو گیا۔ اور وہان کوئی شخص اسرائیلیون مین سے نہین رہا ہے۔ اس واسطے اُس نے ملک بابل مین منادی کر دی کہ جو بنی اسرائیل شام کو جانا چاہیے وہ چلا جائے اور ملک شام پر آل داؤد علیہ السلام مین سے کسی کو حاکم کر دیا۔ اور اوسے حکم دیا۔ کہ بیت المقدس کو بنا لے۔ چنانچہ وہ لوٹ آئے۔ اور اوسے بنا لیا۔

۱۲۵۔ حضرت ارمیا نبی کا اور اون کے گدہے کا سو برس تک مر کر پھر زندہ ہونا۔

ارمیا بن حزقیا حضرت ہارون بن عمران کی نسل سے تھے۔ جب بخت نصر نے شام کے ملک کو پامال کیا۔ اور بیت المقدس کو برباد کیا۔ اور بنی اسرائیل کو قتل اور اسیر کیا۔ تو اونہون نے بستی کو چھوڑ کر جنگل کا راستہ لیا۔ اور وحشیون مین جا کر سکونت اختیار کر لی۔ جب بخت نصر بابل کو لوٹ آیا تو ارمیا بھی ایک گدہے پر سوار شیرۂ انگور اور زیتون ایک برتن مین لیے ہوئے آئے۔ دیکھا کہ بیت المقدس خراب اور ویران پڑا ہے۔

قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ؕ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ

وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ (تو یہ دیکھکر تعجب سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس کے مرنے (یعنی اس قدر اُجڑ جانے) کے بعد کیسے زندہ (یعنی آباد) کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اون کو سو برس تک مردہ کر رکھا۔) پھر اون کے گدہے کو بھی مار رکھا۔ اور اونکی آنکھین بھی اندہی کردین۔ پھر جب بیت المقدس آباد ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ارمیا کی آنکھین پہلے زندہ کین۔ پھر اون کا بدن زندہ کیا۔ اور وہ اس بات کو دیکھتے جاتے تھے (پھر) جب اس طرح اون کو) پورا پورا جلا اُٹھایا تو پوچھا کہ تم کتنی مدت (اس حالت مین) رہے کہا ایک دن رہا ہونگا یا ایک دن سے بھی کچھہ کم اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہین بلکہ تم سو برس ایسی حالت مین رہے۔ اب تم اپنے کہانے اور اپنے پینے کی چیزون کو دیکھو کہ کوئی سڑی بسی تک نہین ہے۔) اور اوس مین کچھہ تغیر نہین آیا ہے (اور اپنے گدہے کی طرف بھی نظر کرو۔ اور (تمہارے اتنے دنون مردہ رکھنے اور پھر جلا اٹھانے سے) مقصود یہ ہے کہ ہم تم کو لوگون کے لئے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنائین۔ اور گدہے کی ہڈیون کی طرف نظر کرو کہ ہم کیسے اون کو (جوڑ جاڑ کر اون کا ڈہانچ بنا) کہڑا کرتے اور پھر اون پر گوشت پورتے ہین) پھر جب اونہون نے اپنے گدہے کی ہڈیون کو دیکھا۔ تو دیکھتے کیا ہین کہ وہ ایک دوسرے کے پاس اکٹھے ہونے لگین اور پھر اون پر گوشت چڑہ گیا۔ پھر زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ پھر اونہون نے شہر کو دیکھا۔ کہ وہان مکانات بن گئے۔ اور بنی اسرائیل وہان کثرت سے آباد ہو گئے اور ملکون سے واپس ہو کر وہان آ گئے ہین۔ حالانکہ وہ اون کے زمانہ مین اُجاڑ پڑا تھا۔ اور وہان کے باشندہ قتیل اور اسیر ہو گئے تھے۔ پھر جب اونہون نے اوسے آباد پایا۔ اور (پھر جب اون پر قدرت الٰہی کا یہ کرشمہ ظاہر ہو گیا تو بول اُٹھے۔

کہ اب مجھے یقین کامل ہوگیا - کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے -)

۱۲۶ - عزیر کا زندہ ہونا اور از سر نو توریت بنا کر بنی اسرائیل کو دینا -

اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین - کہ جسے اللہ تعالی نے سو[۱۰۰] برس تک مردہ بنا رکھا تھا اور پھر اوسے جلا دیا تھا وہ حضرت عزیر تھے - جب وہ زندہ ہوگئے تو بیت المقدس مین اپنے گھر کو آئے - کیونکہ اونہین پہلا ہی وہم تھا - وہان دیکھتے کیا ہین - کہ اون کے گھر کے پاس ایک اندھی بوڑہیا سالخوردہ بیٹھی ہوئی ہے جو اونکی لونڈی تھی - اور اب اوس کی ایک سو بیس[۱۲۰] سال کی عمر تھی - اونہون نے اوس سے پوچھا - کہ کیا یہ عزیر کا گھر ہے - کہا ہان - اور رو پڑی اور بولی - کہ مین نے تیرے سوا مدت سے کسی کے منہ سے عزیر کا ذکر بھی نہین سنا ہے اونہون نے کہا - کہ مین عزیر ہون - وہ بولی کہ عزیر تو مجاب الدعوۃ تھے - اگر تم عزیر ہو - تو اللہ تعالی سے دعا کرو - مین اچھی تندرست ہوجاؤن - عزیر نے اوس کے واسطے دعا کی - اور وہ بینا ہوگئی اور کھڑے ہوکر چلنے لگی - جب اوس نے عزیر کو دیکھا تو پہچان لیا - عزیر کا ایک بیٹا بھی اس وقت زندہ تھا - اور اوس کی ایک سو تیرہ[۱۱۳] برس کی عمر تھی - اور اوس کے بیٹے بوڑہے ہوگیے - وہ لونڈی اون کے بیٹے کے پاس گئی - اور عزیر کا حال اوس سے بیان کیا - وہ دوڑتے ہوئے اون کے پاس آئے اور دیکھکر اونہین اوس خال سے پہچان لیا جو اون کے پشت پر تھا - یہ بھی بیان کرتے ہین - کہ عزیر بنی اسرائیل کے ساتھ عراق مین تھے - اور بیت المقدس کو بھی لوٹ کر آئے تھے - اور یہان آکر اونہون نے توریت کو نئے سر سے بنایا تھا - کیونکہ جب بنی اسرائیل بیت المقدس کو لوٹ کر آئے تو اون کے پاس توریت نہ تھی - جہان اور چیزین اون کی چھن گئی تھین وہ بھی اونہین کے ساتھ چھن گئی

اور جلکر معدوم ہو گئی تھی - اور عزیز قیدیون کے ساتھ گرفتار ہو گئے - جب وہ بیت المقدس کو بنی اسرائیل کے ساتھ آئے تورات اور دن رونا اختیار کر لیا - اور مخلوق سے الگ رہنے لگے - اسی رنج و غم مین دیکھتے کیا ہین - کہ اون کے پاس ایک شخص آیا - یہ اپنی جگہہ پر بیٹھے ہوئے تھے اوس نے ان سے کہا - عزیر تم کیون روتے ہو - کہا مین اس لیے روتا ہون - کہ اللہ تعالی کی کتاب اور اوس کا عہد جو ہمارے پاس تھا جاتا رہا - اوس شخص نے کہا - تو کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالی وہ کتاب پھر تم کو دیدے - کہا ہان - کہا تو جاؤ روزہ رکھو اور پاک صاف ہو کر کل تم ہمارے پاس اسی مقام پر آنا - حضرت عزیر نے ایسا ہی کیا - اور اوسی جگہہ اوس شخص کے انتظار مین آکر بیٹھہ گئے - پھر یہ آدمی آیا - اور ایک برتن مین کچھہ پانی لایا - یہ فرشتہ تھا جو آدمی کی صورت مین بنکر آیا تھا - اوس نے یہ پانی حضرت عزیر کو پلا دیا - اس سے توریت اون کے دل مین منقش ہو گئی - اور وہ بنی اسرائیل کی طرف لوٹ کر آئے - اور اون کے لیے توریت بنا دی - اور اونہون نے اوس کے حلال و حرام اور حدود کے سبب سے پہچان لیا - اور اون سے وہ ایسی سخت محبت کرنے لگے - کہ ہرگز ایسی اونہین کسی چیز سے محبت نہ تھی - اور حضرت عزیر نے اون کے کامون کی اصلاح کی - اور اون کے درمیان مین مدت تک رہے - پھر اللہ تعالی نے اون کی روح قبض کر لی - اور بعد اون کے بنی اسرائیل مین بدکاریان ہونے لگین - اور یہ نوبت پہونچ گئی کہ بعض نے کہا عزیر اللہ تعالی کے بیٹے تھے - اس کے بعد بنی اسرائیل برابر بیت المقدس مین رہے - اور لوٹ کر وہان بکثرت ہو گئے - آخر کار اون پر ملوک طوائف کے زمانہ مین رومیون نے غلبہ پایا اور اس کے بعد پھر اون کی کبھی ایک جماعت نہ ہوئی -

بخت نصر کے باب مین اور بیت المقدس کی تعمیر کی نسبت علمانے بڑے بڑے اختلاف کے ہین۔ ہمنے اختصار کی غرض سے اون کی تفصیل ترک کردی ہے

بخت نصر کی چڑہائی عرب پر

۱۲۷۔ بخت نصر کا عربون کو انبار اور حیرہ مین بسانا اور معد بن عدنان کا حران جانا۔

کہتے ہین۔ کہ برخیا بن حنانیا پر اللہ تعالی نے وحی بھیجی تھی۔ کہ وہ بخت نصر کو عرب پر چڑہائی کرنے کا حکم دین۔ تاکہ وہ عرب مین جا کر اون کے سپاہیون کو قتل کرے اور اون کے بچون کو پکڑ لیجائے۔ اور مال و متاع لوٹ لے یہ اون کے کفر کی سزا تھی۔ جب حضرت برخیا نے یہ حکم بخت نصر کو سنا دیا۔ تو اوس نے اس کی تعمیل کی ابتدا تجار عرب سے شروع کی۔ اور اونہین اوس نے پکڑ لیا۔ اور اون سے نجف مین حران شہر بسا دیا۔ اور وہان اونہین قید کرکے اون پر موکل مقرر کردئے۔ کہ کہین نکل نہ جائین۔ جب یہ خبر عرب مین پہیلی۔ تو کچہ لوگ اوس کے پاس امن مانگ آئے۔ اور اوس نے اون کو امن دیا۔ اور قصور معاف کردئے۔ اور اونہین سواد مین ٹہیرا دیا۔ اور اونہون نے وہان انبار شہر آباد کیا۔ اور حیرہ والون سے اوس شہر کو خالی کرا دیا۔ اور عرب وہان بھی بخت نصر کے حین حیات ہی آباد ہوگئے۔ جب بخت نصر مرگیا۔ تو وہ انبار والون مین جا ملے۔ اسی زمانہ مین سب سے اول عرب حیرہ اور انبار مین جا کر آباد ہوئے ہین۔ پہر بخت نصر نجد اور حجاز کے عربون کی طرف چلا۔ اس پر اللہ تعالی نے برخیا اور ارمیا کو حکم دیا۔ کہ وہ دونو معد بن عدنان کے پاس جائین۔ اور اوسے لیکر حران پہونچا دین۔ اور اللہ تعالی نے اونہین بتا دیا تھا۔ کہ اوس کی نسل سے

محمد صلعم پیدا ہون گے جو خاتم الانبیا ہون گے - یہ دونو تعمیلاً روانہ ہوئے - اور منازل اور زمین ان کے واسطے لپٹ گئی - اور یہ بخت نصر سے پہلے معد کے پاس پہونچ گیے اور فوراً اوسے اٹھا کر حران پہونچا دیا - معد کی اس وقت صرف تیرہ برس کی عمر تھی -

۱۲۸ - بخت نصر کی چڑہائی نجد اور حجاز پر اور عدنان سے لڑائی اور معد بن عدنان کا مکہ لوٹ آنا اور نزار کی پیدایش -

پھر بخت نصر عرب مین پہونچا - اور عربون سے لڑ کر اونھین بھگا دیا - اور اونھین بہت قتل کیا بعد ازان حجاز کو گیا - وہان عدنان نے عربون کو جمع کیا - اور بخت نصر سے اور اوس سے ذات عرق مین مقابلہ ہوا - اور بڑی سخت لڑائی ہوئی - یہین عدنان کو شکست ہوئی - اور بخت نصر نے اوس کا پیچھا کیا - اور وہان اون کے قلعون تک چلا گیا - وہان دونو فریق نے اپنے اپنے مورچے جمائے اور اپنے گرد خندقین کھودین - لیکن بخت نصر ایک مقام پر کمین مین چھپ گیا - یہی سب سے پہلا کمین ہے (جس کا ذکر تاریخ مین مذکور ہے) اور عربون پر تلوارون کا مینہ برسا - جس سے وہ واویلا پکار اُٹھے - اور پھر عدنان نے بخت نصر سے اور بخت نصر نے عدنان سے کنارہ کیا - اور دونو اپنے اپنے راستے چلدئے -

پھر جب بخت نصر لوٹ گیا - تو معد بن عدنان بنی اسرائیل کے نبیون کے ساتھ حران سے نکلا - اور مکہ آیا - اور وہان اوس کی علامتین بنائین - اور حج کیا - اور اوس کے ساتھ کے انبیا نے بھی حج کیا - اور وہان سے روانہ ہو کر ریشوب کے پاس گیا - اور پوچھا - کہ حارث بن مضاض جرہمی کی اولاد سے کوئی باقی ہے یا نہین کسی نے اوس سے کہا - جوشم بن جلہمہ باقی ہے پھر اوس نے معانہ بنت جوشم

سے شادی کی - اور اوس کے پیٹ سے نزار بن معد پیدا ہوا -

بشتاسپ اور اوسکے زمانہ کے واقعات اور اوسکے باپ لہراسپ کا قتل

۱۲۹ - بشتاسب اور حرزاسپ کی لڑائی اور ترکون کی شکست - جب بشتاسب (یا گشتاسپ) ابن لہراسپ بادشاہ ہوا - تو اوس نے ملک کا خوب انتظام کیا - اور قوانین اور آئین بنائے - اور فارس مین ایک شہر فسا آباد کیا - اور عظماے مملکت کے سات درجہ قرار دئے - اور اون مین سے علی قدر مراتب ایک ایک کو ملک کا مالک کیا - پھر اوس نے ترکون کے بادشاہ حرزاسب کے پاس جو افراسیاب کا بھائی تھا ایلچی بھیجے - اور اوس سے صلح کرلی - اور صلح اس بات پر ہوئی - کہ بشتاسب کا ایک جانور بادشاہ ترک کے دروازہ پر کھڑا رہے جس کے کھڑے رہنے کا اوس زمانہ مین بادشاہون کے دروازہ پر دستور تھا - جب زردشت بشتاسب کے پاس آیا - اور بشتاسب نے اوسکی تقلید کی جیسا کہ ہمنے اوپر ذکر کردیا ہے - تو زردشت نے بشتاسب سے کہا - کہ ترکون کے بادشاہ سے صلح موقوف کردے - اور کہا کہ مین تیرے لیے ایسا طالع مقرر کرونگا - کہ اگر تو اوس وقت لڑنے کو جائیگا تو تجھے فتح ہی ہوگی - یہ پہلا ہی موقع ہے جو بادشاہون مین سے کسی نے نجوم کو دیکھکر کوئی کام کیا ہے - زردشت نجوم کا بڑا عالم تھا - اور اس علم مین اوسے بڑا کمال حاصل تھا بشتاسب نے اوس کی بات کو مان لیا - اور اپنے موکل کے پاس جو ترکون کے بادشاہ کے پاس رہتا تھا آدمی بھیجا - اور وہان سے اپنا جانور منگا لیا - بادشاہ ترک کو اس سے بڑا غصہ آیا - اور اوس نے ایلچی بھیجکر گشتاسب کو دہمکی دی - اور بہت برا مانا - اور

اوس سے کہلا بھیجا - کہ زردشت کو میرے پاس بھیجدے - اور نہ مین تجھپر حملہ کرون گا
اور تجھے اور تیرے اہل بیت کو مار ڈالون گا بشتاسب نے بھی اس کا خوب سخت جواب
لکھا - اور اوس ہی لڑائی کے لیے تیار ہونے کو کہا اور پھر دونو شخص لڑائی کے لیے نکلے
اور خوب لڑائی ہوئی - جس مین ترکون کے بادشاہ کو شکست ہوئی - اور وہ بہت مارے
گیے - اور میدان سے بھاگ گئے - بعد ازان بشتاسب بلخ کو لوٹ آیا -

۱۲۰ - بشتاسب کا اسفندیار کو قید کر کے گوشہ نشین ہونا اور حرزاسب کا حملہ بشتاسب پر -

اب اہل فارس مین زردشت کی بات خوب چمک گئی اور اوس کا بڑا مرتبہ ہوگیا - کیونکہ یہ
فتح اوسی کے کہنے کے بموجب ہوئی تھی - اس لڑائی مین اسفندیار بن بشتاسب نے
بڑے بڑے کام کیے تھے - جب لڑائی ختم ہوگئی - تو لوگون نے بشتاسب
اور اسفندیار مین فساد ڈلوا دیا - اور بشتاسب سے کہا - کہ اسفندیار خود بادشاہ بننا چاہتا
ہے - اس واسطے بشتاسب نے اوسے لڑائیون پر متواتر بھیجا - اور آخرکار
گرفتار کر کے مقید کر دیا - پھر بشتاسب کرمان سیستان کی طرف گیا - اور ایک پہاڑ طمیدر
نام مین پہونچا - کہ وہان اپنے دین کے بموجب گوشہ نشینی کرے - اور اپنے
بوڑھے باپ طہراسپ کو بلخ مین چھوڑ گیا - لہراسپ ایسا بوڑھا ہوگیا تھا - کہ وہ کسی
کام کا نہ رہا تھا - اسی مقام پر بشتاسب نے اپنے خزانہ اور اہل وعیال بھی چھوڑے
جب یہ خبر توران مین پہونچی - اور حرزاسب نے سنی - تو اوس نے لشکر فراہم کیا - اور بلخ
کی طرف روانہ ہوا - اور بشتاسب کی غیبت سے اوس نے فائدہ اُٹھانا چاہا
اور بلخ مین آکر وہان کا مالک ہوگیا - اور طہراسپ کو اور بشتاسب کے دو بیٹون اور
ہربدون (آتشکدہ کے متولیون) کو قتل کر ڈالا - اور دفترون کو جلا دیا - اور آتشکدہ

گرا دئے۔ اور چارون طرف فوجین بھیجین۔ اور ایرانیون کو قتل اور اسیر کیا۔ اور ملک کو خراب و برباد کرڈالا۔ اور بشتاسب کی دو بیٹیان پکڑلین۔ جن مین سے ایک کا نام خمانی تھا۔ اور اون کا بڑا علم درفش کاویان چھین لیا۔ اور بشتاسب کی تجسس مین روانہ ہوا۔ بشتاسب یہ دیکھکر بھاگا۔ اور فارس کے قریب کسی پہاڑ مین جا کر متحصن ہوا۔ اور اس مصیبت سے سخت پریشان ہوا۔

۱۳۱۔ اسفندیار کا قید سے نکلکر حزراسب کو دفع اور قید کرنا اور توران پر اوس کا قبضہ۔

جب بشتاسب پر بڑی سختی ہوئی۔ تو اوس نے اپنے بیٹے اسفندیار کے پاس جاماسپ کو بھیجا۔ جو بڑا عالم تھا۔ اور اوسے محبس سے نکلوایا۔ اور عذر معذرت کر کے اوس سے وعدہ کیا۔ کہ مین تجھے ولی عہد کردون گا۔ جب اسفندیار نے یہ کلام سنا۔ تو اوس نے سجدہ کیا۔ اور اوس کے پاس سے چلا۔ اور جو لشکر اوس کے پاس تھا اوسے جمع کیا اور رات کو تمام سامان کر کے صبح ہی دوسرے روز ترکون کے لشکر کا رخ کیا۔ اور اونکے بادشاہ کے مقابل جا پہونچا۔ دونو مین خوب لڑائی ہوئی۔ اور آتش کارزار خوب مشتعل ہوئی اسفندیار نے ترکون کے لشکر پر حملہ کیا۔ اور اوس کی ترتیب بگاڑ دی۔ اور متواتر حملہ پر حملہ کئے گیا۔ اب ترکون مین یہ خبر پہونچی کہ اس لشکر کا سردار اسفندیار ہے۔ اس سے وہ ایسے بھاگے کہ کہین نہ رکے۔ اور اسفندیار لوٹ آیا۔ اور درفش کاویان بھی ہاتھ آگیا۔

جب باپ کے پاس آیا تو وہ بہت خوش ہوا۔ اور اوسے ترکون کے تعاقب کا حکم دیا۔ اور کہا کہ اون کے بادشاہ اور اوس کے اہل و عیال کو جہان تک ہوسکے قتل کیے بغیر نہ چھوڑے۔ اور حتی الامکان ترکون کو خوب قتل اور اسیر کرے۔ اور اپنے اسیرون کو اور جو غنیمت وہ یہان سے لے گئے ہین اوسے چھوڑا لائے۔

پھر اسفندیار روانہ ہوا اور توران مین پہونچا۔ اور تورانیون کو خوب قتل و اسیر کیا اور ملک کو اُجاڑ ڈالا۔ اور اون کے دار السلطنت تک چلا گیا۔ اور اوسے بھی جبراً قھراً فتح کر لیا۔ اور بادشاہ کو اور اوس کے ساتھیون کو اور اوس کی سپاہ کو قتل کر ڈالا۔ اور اوس کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ اور عورتین پکڑ لین۔ اور اپنی دونو بہنون کو چھڑا لیا۔ اور ملک مین خوب تاخت و تاراج کیا۔ اور بلاد ترک کے آخری حدون تک اور تبت تک جا پہونچا۔ اور پھر توران کے حصے کر ڈالے۔ اور اسکے بعد ہر ایک حصہ پر ترکون کے سردارون مین سے ایک ایک سردار کو مقرر کیا اور اون سے خراج ٹھیرا لیا اور کہدیا کہ سال بسال اوس کے باپ بشتاسب کے پاس یہ خراج بھیجدیا کرین۔

۱۳۲ - رستم کا اسفندیار کو قتل کرنا اور بشتاسب کی موت اور ایک اسرائیلی کا اوس کے پاس جانا

پھر جب اسفندیار بلخ کو لوٹ آیا۔ تو چونکہ اسفندیار نے ایران کے ملک کی حفاظت کی اور ترکون کو شکست دی تھی باپ کو اوس پر رشک ہوا۔ اور اسفندیار سے دل ہی دل مین حسد کرنے لگا۔ اور اوسی نے اوسے حکم دیا۔ کہ تیاری کر کے رستم کی طرف جائے اور سیستان مین جا کر اوسے قتل کر ڈالے اور اوس سے کہا۔ کہ رستم ہمارے ملک کے درمیان رہتا ہے اور ہماری اطاعت نہین کرتا ہے یہ بڑا غضب ہے اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ کیکاؤس نے اوسے خود مختار کر دیا تھا۔ اور سیستان کا ملک اوسے جاگیر مین دیدیا تھا۔ اس کا بیان ہم اوپر کیکاؤس کی سلطنت مین لکھ چکے ہین اس سے بشتاسب کی یہ غرض تھی کہ رستم اوسے مار ڈالے یا وہ رستم کو مار ڈالے۔ کیونکہ وہ رستم کا بھی بڑا ہی دشمن تھا۔ اس واسطے اسفندیار نے لشکر فراہم کیا۔ اور رستم کی طرف گیا کہ سیستان اوس سے لے لے۔ رستم بھی اوس کے مقابلہ کو نکلا۔ اور اوس سے

لڑا - اسفندیار مارا گیا اور رستم نے اوسے مار ڈالا -

پھر بشتاسپ مرگیا - اور ایک سو بارہ برس اور بعض کے قول کے بموجب ایک سو[۱۴۰] بیس یا ایک سو پچاس برس بادشاہی کی -

کہتے ہین کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص اوس کے پاس آیا تھا - اور کہتا تھا کہ وہ نبی ہے اور خدا نے اوسے اوس کی طرف بھیجا ہے - اور بلخ مین اوسکے پاس پہونچا تھا - اور عبری بولتا تھا اور زردشت مجوسیون کا نبی اوس کا ترجمہ کرتا تھا اور جاماسپ عالم بھی موجود رہتا تھا - وہ بھی اسرائیلی کی باتون کا ترجمہ کیا کرتا تھا اور بشتاسپ اور اوس کے آبا و اجداد اور تمام فارس والے پہلے صابئی مذہب تھے - زردشت کے آنے کے بعد وہ آتش پرست ہو گیے تھے -

ایام کیکاوس سے بہمن بن اسفندیار کی زمانہ تک یمن کے پادشاہ

۱۳۳ - یاسر یمن کے بادشاہ کا وادی الرمل تک جانا اور وہان پتلا بنا کر نصب کرنا -

ادن لوگون کا قول ہم اوپر لکھ چکے ہین - جو کہتے ہین کہ کیکاوس حضرت سلیمان بن داوٗد کے عہد مین تھا اور یہ جو یمن کے پادشاہ سلیمان کے زمانہ مین تھے اور بلقیس بنت ایلشرح کا جو حال گزرا ہے اوس کو بھی بیان کر چکے ہین - بلقیس کے بعد یاسر بن عمرو بن یعفر پادشاہ ہوا تھا - جسے انعم الانعامہ بھی کہتے ہین - یمن والے کہتے ہین - کہ وہ ملک مغرب پر چڑہائی کر کے گیا تھا - اور اوس وادی تک پہونچ گیا تھا - جسے وادی الرمل (ریگستان کی گھاٹی) کہتے ہین - یہان تک کوئی شخص اس سے پہلے نہین گیا تھا - جب وہ یہان تک پہونچا - تو ریگ کی کثرت کے سبب سے آگے نہ جا سکا

اور وہین ٹھیرا ہوا تھا اسی مین دیکھتا گیا ہے۔ کہ وہان سے ریت ہرٹ گیا۔ اوس نے ایک شخص کو جس کا نام عمرو تھا آگے جانے کا حکم دیا۔ اور وہ اپنے ہمراہیون کے ساتھ آگے گیا۔ لیکن پھر وہ لوگ لوٹ کر نہ آئے۔ جب یاسر نے یہ حال دیکھا۔ تو وہان تانبے کا ایک پتلا بنا کر کھڑا کرنے کا حکم دیا۔ اور وادی کے کنارے ایک چٹان پر اوس بت کو نصب کرا دیا۔ اور مسند تحریر مین اوس کے سینہ پر لکھدیا۔ کہ یہ پتلا یاسر انعم الحمیری کا ہے۔ اس سے آگے راستہ نہین ہے۔ آگے جانے کے لیے کوئی تکلیف نہ کرے۔ اگر آگے جائیگا تو مصیبت مین پھنس جائیگا۔

لوگ یہ بھی کہا کرتے ہین۔ کہ اس ریگستان کے آگے بھی کچھ لوگ رہتے ہین جو حضرت موسیٰ کی امت کے ہین اور وہ وہ لوگ ہین جن کا اللہ تعالیٰ کے اس قول مین ذکر آیا ہے وَمِنْ قَوْمِ مُوسَىٰ أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ (اور موسیٰ کی قوم مین سے کچھ لوگ ایسے بھی ہین جو حق بات کی ہدایت اور اوسی کے مطابق لوگون کے معاملات مین انصاف بھی کرتے ہین۔) واللہ اعلم۔

۱۳۴ تبع اسعد ابو کرب اور چین تک اوسکی چڑہائی کی بے سر و پا روایت۔

پھر اوس کے بعد تبع جسے تبان اور اسعد اور ابو کرب بھی کہتے ہین بن ملکیکرب تبع بن زید بن عمرو تبع جسے ذوالاذعار بھی کہتے ہین بن ابرہہ تبع ذی المنار بن الرائش بن قیس بن صیفی بن سبا پادشاہ ہوا۔ اور اوسے زائد بھی کہا کرتے تھے یہ تبع بشتاسب اور اردشیر بہمن بن اسفندیار بن بشتاسب کے زمانہ مین تھا۔ اور یہی تبع یمن سے اوس راستہ کو بھی گیا تھا جس راستہ کو پہلے رائش گیا تھا۔ اور چلتے چلتے بنی طے کے دونو پہاڑون تک پہونچ گیا تھا۔ پھر وہان سے انبار کے ارادہ سے روانہ ہوا

اور حیرہ کے مقام پر پہونچا تو یہان بڑا حیران پریشان ہوگیا۔ رات کا وقت تھا۔ اس لیے اوسی جگہہ ٹہیر گیا۔ اور اوس جگہہ کا نام حیرہ رکہدیا۔ اور ازدلخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ قبیلون کے وہان کچہہ آدمی چہوڑ دیے۔ جنہون نے وہان مکانات بنالئے۔ اور وہین رہنے لگے۔ اور پہر کچھ عرصہ کے بعد سطے کلب سکون بلحرث بن کعب اور ایاد کے قبائل کے بہی کچھ لوگ اون کے پاس جا رہے۔

پہر وہ موصل کی طرف گیا۔ اور پہر آذربائیجان پہونچا۔ اور ترکون سے مقابلہ کر کے اونہین شکست دی اور سپاہیون کو قتل اور اہل وعیال کو قید کرلیا۔ پہر یمن کی طرف لوٹ آیا۔ اور بادشاہون مین اوس کا رعب داب چہا گیا۔ اور اون کے پاس تحفہ تحائف آنے لگے۔ اور ہند کے بادشاہ نے بہی اوسے ہدیہ بہیجے۔ جن مین حریر مشک عود وغیرہ تو اور ہند کی بہت چیزین تہین۔ چونکہ یہ چیزین اوس نے پہلے کبہی نہین دیکہی تہین۔ اس لیے اوس نے ایلچی سے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ سب چیزین تیرے ہی ملک مین ہوتی ہین۔ کہا نہین۔ اون مین سے اکثر اشیا چین کے ملک کی ہین۔ اور اوس نے چین کی اوس کے روبرو بہت تعریف کی۔ اس لیے تبع نے چین پر چڑہائی کرنے کی قسم کہا کر ارادہ کیا۔ اور اپنی قوم حمیر کو لیکر روانہ ہوا۔ اور اوس مقام پر پہونچا۔ جہان پتلے دبلے اور سیاہ ٹوپیان پہنے والے آدمی رہتے تہے۔ وہان سے اوس نے اپنے رفیقون مین سے ایک شخص کو جس کا نام نابت تہا چین کی طرف ایک بڑا لشکر دیکر روانہ کیا۔ لیکن یہ شخص کچھ مصیبت مین پہنس گیا۔ اس واسطے خود تبع نے بہی اُدہر کو کوچ کیا۔ اور چین مین جاکر داخل ہوا۔ اور چینیون کی فوج کو قتل کیا۔ اور جو کچھ وہان پایا سب لوٹ لیا۔

اوس کے جانے اور وہان رہنے اور پھر لوٹ کر آنے مین سب سات برس کی مدت صرف ہوئی - پھر اوس نے اپنی قوم حمیر کے بارہ ہزار سوار تبت مین چھوڑ دئے - یہی لوگ تبت مین رہتے ہین - اور وہ اپنے آپ کو عربون کی نسل سے سمجھتے ہین - اون کے رنگ اور اون کے جسم عربون کے سے ہین -

یہ روایت لوگ اسی طرح بیان کیا کرتے ہین - لیکن بہت اصحاب سیر اور تواریخ نے اس کو غلط بتایا ہے اور راویون مین سے ایک دوسرا آپس مین مخالف بھی ہے - کوئی ایک کو پہلے بتاتا ہے - تو دوسرا اوسے پیچھے بیان کرتا ہے - اس واسطے اس روایت کے بیان کرنے سے کچھ فائدہ نہین ہے - لیکن ہم جو کچھ پاتے ہین اوسے کچھ نہ کچھ اختصار کرکے بیان کر دیتے ہین -

اردشیر بہمن اور اوس کی بیٹی ہمائی

۱۳۵ - اردشیر بہمن اور اوس کی حکومت - گشتاسب کے بعد اوس کا پوتا اردشیر بہمن بن اسفندیار بادشاہ ہوا - یہ شخص بڑا مظفر و منصور تھا جہان جاتا اوسے فتح ہوتی تھی اور اپنے باپ سے بھی اوس کی سلطنت بڑی تھی - کہتے ہین - کہ اوسی نے سواد مین ایک شہر بسایا اور اوس کا نام ایا دان اردشیر رکھا تھا - یہی شہر ہے جسے آج کل زاب اعلیٰ مین بہمنیا کہا کرتے ہین - اور دجلہ کے علاقہ مین اوسی نے اُبلّہ بسایا تھا - اور نیز سیستان کو بھی اپنے باپ کے خون کا انتقام لینے گیا تھا - اور وہان جاکر رستم اور اوس کے باپ اور اوس کے بیٹے فرامرز کو قتل کیا تھا یہی بہمن دارائے اکبر کا باپ اور نیز ساسان کا باپ ہے جو شاہان فارس کے

باپ اردشیر بن بابک اور اوس کی اولاد کا مورث اعلی ہے - دارا کی ماں خمانی یا
ہمائی تھی - جو بہمن کی بیٹی تھی - اس لیے وہ دارا کی ماں بہی تھی اور اوس کی بہن بھی تھی
اور یہی بہمن ہے کہ جو روم کے اندرونی ملک مین دس لاکھہ سپاہ سے گیا تھا اور دنیا
بہر کے پادشاہ اوسے خراج بہیجا کرتے تہے - اور علیحا شان و شوکت اور تدبیر
وراے کے شاہان فارس مین اوس کا بہت بڑا درجہ تھا - بہمن کی ماں بنیامین بن یعقوب
کی نسل سے تہی - اور اوس کے بیٹے ساسان کی ماں سلیمان بن داؤد کی نسل سے
تہے - اوس نے کل ایکسو بیس برس پادشاہی کی - اور بعض صرف اسّی برس
اوس کی حکومت کی مدت بتاتے ہین - یہ بڑا متواضع خلیق اور لوگون مین نیک نام
مشہور تھا - اور جب فرمان جاری کرتا تو سرنامہ یہ ہوتا تھا - از جانب بندہ خدا خادم
خدا منتظم امور خلق اللہ -

۱۳۶ - خمانی بنت بہمن کی سلطنت اور دارا کا پادشاہ بنانا -

پہر اوس کے بعد خمانی اوس کی بیٹی پادشاہ ہوئی
اس کا باپ اسے بہت چاہتا تھا اور یہ بڑی
عاقلہ اور شہسوار بہی تہی - اور اوس کا لقب شہرزاد تھا اور بعض کہتے ہین - کہ جب وہ
حاملہ ہوئی - اور دارا اکبر اوس کے پیٹ مین ہی تھا - تبہی اوس نے بہمن سے
کہا تھا کہ جو بچہ میرے پیٹ مین ہے اس کے سر پر تاج رکہہ اور اوسے پادشاہ
کردے - چنانچہ بہمن نے ایسا ہی کر دیا - اور اوس کے حمل کو ہی تاج پہنایا -
اور ساسان بن بہمن پادشاہ بننا چاہتا تھا - جب اوس نے دیکھا - کہ میرے باپ نے
ایسا کیا ہے تو وہ اصطخر چلا گیا - اور گوشہ نشینی اختیار کر لی - اور پہاڑون کی چوٹیون
پر رہنے لگا - اور بکریان پال لین - اور خود بالذات اون کی دیکھہ بہال کرنے لگا

اس سے تمام لوگ اوس کو نا قابلِ سلطنت سمجھ گئے۔ اس لیے جب بہمن مرا۔ اور دارا ابھی اپنی مان کے پیٹ مین ہی تھا۔ تو اوںھون نے خمانی کو پادشاہ بنایا۔

جب کچھ دنون کے بعد وضع حمل ہوا۔ اور دارا پیدا ہوا۔ تو خمانی نے اوس کا اظہار ہی نہ کیا اور بچے کو ایک صندوق مین ڈال اور جواہر اوس کے پاس رکھہ دریاے کرا مین اصطخر سے بہا دیا اور بعض کہتے ہین۔ کہ دریاے بلخ مین بہایا تھا۔ غرض وہ صندوق ایک چکی پیسنے والے کو ملا جو اصطخر کا رہنے والا تہا۔ وہ جواہر دیکھکر خوش ہوگیا۔ اور اس بچے کو اوس کی بی بی نے پرورش کیا۔ لیکن جب یہ جوان ہوا تو اس کا حال لوگون مین معلوم ہوگیا۔ اور خمانی نے بھی اپنی خطا کا اقرار کیا۔

جب وہ لڑکا پورا جوان ہوا۔ تو اوس کا امتحان کیا گیا۔ اور شہزادون مین جو صفات ہونا چاہئین وہ اوس مین بدرجہ اکمل پائی گئین۔ اس لیے خمانی نے اوسے تاج پہنایا اور پادشاہ بنایا اور فارس کو گئی۔ اور اصطخر شہر آباد کیا۔ وہ بڑی فتح نصیب تہی۔ اوس نے رومیون پر چڑہائی کی تھی۔ اور دشمنون کو ایسا داب کر رکہا تہا۔ کہ اوس کے ملک پر وہ نہین آسکتے تہے۔ اور رعایا پر خراج مین تخفیف کر دی تھی۔ اور تیس برس پادشاہ رہی تہی۔ اور بعض یہ بہی کہتے ہین کہ خمانی نے ہی جو دارا کی مان تہی اوسکی پرورش کی تہی اور جب وہ بڑا ہو گیا تھا تو اوسے ملک دیدیا تھا۔ اور خود گوشہ نشین ہوگئی تھی اوس نے اپنی شجاعت اور دانائی سے ملک کا خوب انتظام کیا تھا۔

۱۳۷۔ بیت المقدس کے خراب رہنے کی مدت کی تعداد وغیرہ۔

اب ہم بنی اسرائیل کا ذکر کرتے ہین۔ اور اون کے انقطاع حکومت تک کی تاریخ کا اور اون کے زمانے کے شاہان فارس کی مدتِ حکومت کا بیان کرتے ہین

اوپر ہم لکھہ چکے ہین۔ کہ جن بنی اسرائیل کو بخت نصر گرفتار کر لایا تھا اون کے بیت المقدس
کو لوٹ جانے کا سبب کیا تھا۔ اور یہ مراجعت اون کی کیرش بن اخشویرش کے
زمانہ مین ہوئی تھی۔ اور یہ بہمن کی طرف سے بابل مین حاکم تھا۔ اور اوس کے بعد چار
سال اوس کی بیٹی خمانی کے زمانے تک رہا تھا۔ اور جب بخت نصر نے بیت المقدس
کو خراب کیا تھا اوس وقت سے اوس کے پھر آباد ہوتے تک ستّو برس گزرے
تھے ان مین سے کچھ مدت تو بہمن کی حکومت کے زمانہ کی ہے۔ اور کچھ اوس کی
بیٹی خمانی کے زمانہ کی۔ اور اس مین مختلف اقوال ہین۔ جس کا ذکر ہم اوپر لکھہ چکے
ہین۔ اور بعض نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ کیرش بشتاسب کا نام ہے۔ اور بعض
نے اس سے انکار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ کیرش خود مختار بادشاہ ہی نہ تھا۔

غرض جب بیت المقدس آباد ہو گیا۔ اور اوس کے باشندے لوٹ آئے۔ تو
اون مین عزیر بھی تھے۔ اور بادشاہ اون مین اہل فارس کی طرف سے ہوا کرتا تھا۔
یا تو وہ کوئی فارس والون مین سے ہوتا تھا یا بنی اسرائیل مین سے کوئی ہوا کرتا تھا۔ مگر
یہ فارس کے تابع ہوتے تھے۔ اون کی خود مختاری جاتی رہی تھی۔ اور اس کے
بعد سکندر اس ملک پر غالب ہوا۔ اور اوس نے دارا ابن دارا کو قتل کیا اور یہ ملک
شام بھی یونانیون اور رومیون کے قبضہ مین آگیا۔ اور اس کی کل مدت اٹھاسی برس
بتاتے ہین۔

دارائے اکبر اور دارائے اصغر اور ذوالقرنین کی حال کی ساتھ اوسکی ہلاکت کی کیفیت

۱۲۸۔ دارا کی بادشاہی اور اوس کی خوش انتظامی | پھر دارا (یعنی داراب) بن بہمن بن اسفندیار

اوردارا ابن دارا کی بدانتظامی ۔

پادشاہ ہوا ۔ جس کا گوہرزاد یعنی کریم الطبع لقب تہا ۔ اس نے اپنا مسکن بابل مین مقرر کیا ۔ اور ملک کا نہایت اچھا انتظام کیا ۔ اور گرد نواح کے پادشاہون کو مغلوب کیا ۔ اور اون سے خراج وصول کیا ۔ اور فارس مین ایک شہر بسایا اور اوس کا نام داراب جرد (داراب گرد) رکھا ۔ یہ اپنے بیٹے کو بہت پیار کرتا تھا ۔ اور اسی لیے اوس کا نام بہی وہ ہی رکھا تھا جو اپنا نام تھا اور اوسے اپنے بعد ولی عہد مقرر کیا تھا ۔ اوس نے کل بائیس[۲۲] برس حکومت کی ہے ۔

پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا دارا پادشاہ ہوا ۔ اس نے سرزمین جزیرہ مین نصیبین کے قریب ایک شہر بسایا تھا ۔ اور اوس کا نام دارا رکھا تھا ۔ جو اس وقت تک مشہور ہے ۔ اس نے ایک شخص کو وزیر کیا تھا جو وزارت کے کام کے لایق نہ تھا اور اس وجہ سے اوس نے دارا کو دوسرے لوگون سے بدظن کر دیا تھا ۔ دارا نے اپنے لشکر کے بڑے بڑے سردارون کو قتل کیا ۔ اور اوس سے خاص و عام تمام لوگ متوحش ہو گیے ۔ وہ ایک جوان گورا جمیل و حسین آدمی تھا ۔ مگر کمینہ پرور ظالم بدخصلت اور رعیت کا دشمن تھا ۔ اس نے چودہ[۱۴] برس پادشاہی کی ۔

سکندر ذوالقرنین

۱۲۹ ۔ سکندر اور اوس کا دارا کو خراج نہ بہیجنا اور دارا اور سکندر کی مراسلت ۔

سکندر یونانی کا باپ فیلقوس تھا جو شہر مقدونیہ مین رہتا تھا ۔ اور وہان کا اور اوس کے پاس پڑوس کے ملکون کا پادشاہ تھا ۔ اور دارا سے اوس نے سالانہ خراج بہیجنے پر صلح

کرلی تھی - جب فیلقوس مرگیا تو اوس کے بعد اوس کا بیٹا سکندر پادشاہ ہوا - اور کل
ممالک روم پر غالب ہوگیا - اور دارا سے زبردست ہوگیا - اس نے اوسے خراج
بھیجنا موقوف کردیا - اور جو خراج کہ وہان سے شاہانِ فارس کو دیا جاتا تھا وہ طلائی
بیضے تھے - جب خراج نہ پہونچا تو دارا کو غصہ آیا - اور اوس کو لکھا - کہ اگر خراج
نہ بھیجوگے تو تمہارے حق مین بڑی خرابی ہوگی - اور اسی کے ساتھ اوسے ایک
چوگان اور گیند اور ایک تھیلی تلون کی بھیجی - اور اوس کو لکھا - کہ تو بچہ ہے تجھے چاہئے
کہ گیند اور ڈنڈے سے کھیل کرے - اور ملک گیری اور ملک داری کا خیال چھوڑ دے
اگر ایسا نہ کرے گا - تو نافرمانی کی حالت مین یہان سے فوج بھیجی جائیگی اور تجھے
باندھکر لے آئیگی - اور ہمارا لشکر اس قدر کثرت سے ہے جس قدر کہ اس تھیلی
مین تل کے دانہ ہین -

اس کے جواب مین سکندر نے لکھا - کہ جو تو نے لکھا تھا مین سمجھا - اور اوس نے
جو اپنے خط مین چوگان و گوی کا ذکر کیا تھا اوس کی طرف غور کیا - اور اوسے اپنے
حق مین ایک مبارک فال سمجھا - کہ چوگان اور گیند کو جو زمین کی صورت ہے سکندر کو
بھیجدیا - اور خود اوسے چھوڑ دیا - اور اس سے اوس نے یہ مطلب نکالا - کہ وہ دارا
کا ملک لے لیگا - اور اسی طرح تلون سے بھی نیک شگون لیا - جس طرح سے
چوگان و گوی سے لیا تھا - اوس مین چکنائی ہے - اور تلخی اور کڑواہٹ اوس مین
نہین ہے اور پھر سکندر نے اوسے رائی کی ایک تھیلی بھیجی - اور لکھا - کہ جو کچھ اس
تھیلی مین مین بھیجتا ہون یہ اگرچہ قلیل ہے مگر سخت تلخ اور بدمزہ ہے - اور میرا لشکر
ایسا ہی ہے - جب یہ خط دارا کو پہونچا تو اوس نے لڑائی کی تیاری کی -

اور بعض علما جو متقدمین کے حالات سے واقف ہین کہتے ہین - کہ جو سکندر دارا ابن دارا سے لڑا تھا وہ دارا ے اصغر کا بہائی تھا دارا ے اکبر اوس کے باپ نے سکندر کی مان سے بیاہ کیا تہا - جو روم کے بادشاہ کی بیٹی تہی - جب وہ حاملہ ہوئی - تو اوسکے منہ کی بو دارا کو بُری معلوم ہوئی - اور اوس کی دوا کا حکم دیا - اہل علم کی راے ہوئی - کہ فلان درخت سے جس کا نام فارسی مین سندر ہے (غالباً سکندر) وہ اچھی ہو جائیگی - سکندر کی مان نے اوس کے پانی سے منہ دہویا - اور بہت کچھ اوس کے منہ کی بو کو فائدہ بہی ہوا - لیکن بالکل دفع نہ ہوئی - اس سے دارا ے اکبر کو اوس سے نفرت ہو گئی - اور اوسے اپنے باپ کے گھر کو بھیجدیا - لیکن وہ حاملہ ہو گئی تہی - وہان جا کر اوسکے ایک بیٹا پیدا ہوا - جس کا نام اوس نے اوسی درخت کے نام پر رکھ دیا جس کے پانی سے اوس نے منہ دہویا تھا -

۱۴۰ - دارا اور سکندر کی لڑائی اور دارا کا قتل - اور جب سکندر کی مان کا باپ مر گیا - تو اوسکے بعد سکندر ہی بادشاہ ہو گیا - اور جو خراج کہ اوس کا نانا دارا کو بہیجا کرتا تھا وہ نہ بھیجا - اس لیے دارا نے تقاضا کیا - یہ خراج ایک طلائی بیضہ تھا - سکندر نے اوسے جواب دیا - کہ وہ مرغی جو انڈے دیا کرتی تہی اوسے مین نے ذبح کر کے کہا لیا - اگر تو چاہے تو مجھ سے صلح رکھہ - اور اگر تو چاہے تو مین لڑنے کو موجود ہون - پہر سکندر کو لڑائی سے خوف ہوا - اور اوس نے صلح چاہی - دارا نے اپنے رفقا سے مشورہ لیا لیکن چونکہ وہ لوگ اوس سے دلون مین ناراض تہے اونہون نے اوسے لڑائی کی راے دی - اس لیے دارا لڑائی کے واسطے نکلا - سکندر نے دارا کے حاجبون سے سازش کی - اور دارا کے قتل کے واسطے اون سے کہا - وہ راضی

ہوگیے اور کچھ وعدہ ٹہیرالیا۔ مگر اپنی خاص ذات کی امن اوس سے نہین مانگی۔ جب
لڑائی ہوئی تو دارا کے حاجبون نے اوسے عین لڑائی کے وقت مین مار ڈالا۔ لڑائی
ایک سال تک رہی تھی۔ پہر دارا کے آدمی بہاگ گئے۔ اور سکندر اوس کے پاس
آپہونچا۔ اس وقت وہ نزع کی حالت مین تھا۔ کچھ رمق ہی اوس مین باقی تھی۔ بعض لوگ
یہ بھی کہتے ہین۔ کہ کوئی دو ہمدان کے باشندے دارا کے پہرے والون مین تھے۔ اونہون
نے دارا کے ظلم کے سبب سے اوسے قتل کردیا تھا۔ اور اوس وقت اونہون نے
اوسے مارا تھا جس وقت اوس کا لشکر بہاگ چلا تھا۔ اور سکندر نے اس کا حکم نہین
دیا تھا۔ بلکہ سکندر نے دارا کی شکست کے وقت یہ منادی کرادی تھی۔ کہ دارا کو قید
کیا جائے اور قتل نہ کیا جاوے۔ لیکن جب معلوم ہوا۔ کہ اوسے لوگون نے مار ڈالا
تو وہ اوس کے پاس آیا۔ اور اوس کے منہ کی دہول پونچھی۔ اور سر اپنی گود مین رکھا
اور کہا تیرے ہی آدمیون نے تجھے قتل کیا ہے۔ میرا ہرگز یہ ارادہ نہ تھا کہ تجھے
قتل کرون۔ اے شاہنشاہ و شریف الاشراف و حر الاحرار مین تیرا قتل کسی طرح نہین
چاہتا تھا۔ جو تیرے دل کی آرزو ہے وہ مجھ سے کہہ۔ اس پر دارا نے اوسے
وصیت کی۔ کہ اوس کی بیٹی روشنک سے وہ بیاہ کرلے۔ اور اوس کے حقوق کو
یاد رکھے۔ اور اوس کی قدر کرے۔ اور احرار فارس کو مارے نہین۔ اور جس نے
اوسے قتل کیا ہے اوس سے انتقام لے۔ چنانچہ سکندر نے اس وصیت کی
پوری پوری تعمیل کی۔ اور دارا کے دو تو حاجبون کو مار ڈالا۔ اور اون سے کہا۔ کہ تمہاری
جان کی حفاظت کی شرط نہ تھی۔ اور جو اون سے دینے کا وعدہ کیا تھا وہ پہلے دیدیا
پیچھے اون کو قتل کیا۔ اور کہا یہ مناسب نہین ہے کہ بادشاہون کے قاتلون کو باقی

رکہا جائے اور یہ لڑائی ملک خزر کے پاس خراسان مین ہوئی تہی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ شہر دارا کے پاس جزیرہ مین ہوئی تھی۔

۱۴۱۔ سکندر کے کام ایران اور ہندوستان مین اور اوس کا نسب۔

سکندر سے پیشتر روم کی حکومت متفرق تہی۔ اور فارس کی سلطنت مجتمع تہی سکندر نے اوسے متفرق کردیا۔ اور اہل فارس کی جو کتابین اور علوم تہے اور نجوم وحکمت کی کتابین تھین وہ اوس نے اون سے لے لین اور روم کو لے گیا۔ یہ تو ہم اوپر ذکر کر آئے ہین کہ بعض لوگ اوسے دارا کا بہائی بتاتے ہین۔ لیکن روم والے اور بہت نساب کہتے ہین کہ سکندر بن فیلقوس ہے۔ اور بعض کہتے ہین کہ وہ ابن فیلبوس بن مطربوس ہے۔ اور کوئی بتاتے ہین۔ کہ وہ ابن مصرایم بن ہرمس بن ہردس بن میطون بن رومی بن لیطی بن یونان بن یافث ہے اور بعض کہتے ہین وہ ابن ثوبہ بن سرحون بن رومیط بن زلنطا بن توقیل بن رومی بن الاصفر بن ایلفر بن العیص بن اسحاق بن ابراہیم ہے پہر اوس نے دارا کے مرنے کے بعد دارا کا ملک سب اپنے ماتحت کرلیا اور عراق شام روم مصر جزیرہ کا مالک ہوگیا۔ اور جب اپنے لشکر کی موجودات لی تو کہتے ہین۔ کہ چودہ لاکہہ فوج نکلی۔ اون مین سے آٹھ لاکہہ تو خود اوس کی فوج تھی۔ اور چہہ لاکہہ دارا کی سپاہ تہی۔ اور پہر وہ فارس کے قلعون کے انہدام اور آتشکدون کے توڑنے کے واسطے آگے گیا۔ اور ہربدون کو مارا۔ اور اون کی کتابین جلائین۔ اور فارس کے ملک مین سردارون کو مقرر کیا۔

اور آگے بڑھکر ہندوستان پہونچا۔ اور اوس کے بادشاہ کو قتل کیا۔ اور شہرون کو فتح کر کے بتخانون کو گرایا۔ اور اون کے علوم کی کتابین جلائین۔

۱۴۲ - چین کے بادشاہ کا سکندر کے پاس آنا اور ایک ثلث محاصل دینے پر صلح ٹھیرانا اور پھر اپنی قوت دکھا کر دو چند دینا

پھر وہ ہندوستان سے چین کو گیا - اور جب وہان پہونچا - تو چین کا سفیر رات مین اوسکے پاس آیا - اور کہا کہ مین چین کے بادشاہ کا ایلچی ہون - سکندر نے اوسے اپنے پاس بلایا - ایلچی نے اوسے سلام کیا - اور کہا کہ خلوت مین مین کچھہ کہنا چاہتا ہون - اس لیے اوس کی تلاشی لی گئی - اوس کے پاس کوئی ہتیار وغیرہ نہ نکلا - تب سکندر کے پاس جو آدمی تھے وہ باہر چلے گئے - ایلچی نے کہا کہ مین چین کا بادشاہ ہون - تیرے پاس یہ پوچھنے کو آیا ہون - کہ تو کیا چاہتا ہی اگر کوئی ایسی بات ہو جس کا کرنا ممکن ہو - تو مین اوس کے کرنے کے لیے موجود ہون تو مجھہ سے لڑائی نہ کر - سکندر نے کہا - کہ تو میرے پاس بے خوف کیسے چلا آیا - چین کے بادشاہ نے کہا - مین جانتا ہون کہ تو عاقل اور حکیم ہے - تیرے اور میرے درمیان مین کوئی پہلی عداوت اور رنج نہین ہے اور یہ بہی تو جانتا ہے - کہ اگر تو مجھے مار ڈالے گا تو اس سے چین کے لوگ یہ ملک تجھے نہین دینگے - علاوہ برین لوگ تجھے غدار کہین گے - سکندر نے اس گفتگو سے جانا - کہ وہ ایک عاقل آدمی ہے - اور کہا - کہ مین اس بات پر تجھہ سے صلح کرنا چاہتا ہون - کہ تو مجھے اپنے ملک کا تین سال کا محاصل دیدے - اور نصف محاصل ہر سال دیا کرے - چین کے بادشاہ نے کہا - بہت بہتر - لیکن مین پوچھتا ہون کہ پھر میرا کیا حال ہوگا - جب مین تجھے تین سال کا محاصل دیدونگا - سکندر نے کہا - بتا کہ کیسا حال ہوگا - کہا ایسا حال ہوگا کہ جب کوئی مجھہ سے لڑنے آئے گا تو پہلی ہی لڑائی مین مین مارا جاؤنگا - اور شکاری ایک ہی لقمہ مین مجھے کہا جائیگا - سکندر نے کہا - تو اچھا مین دو ہی سال کا

راضی ہوجاؤنگا۔ کہا اس صورت مین میرا حال کسی قدر پہلے سے بہتر ہوگا۔ مگر اتنا نہین کہ مین اپنے آپ کو بچا سکون کہا تو مین ایک ہی سال کے منافع پر قناعت کرونگا کہا اس حالت مین میرا ملک تو بے شک باقی رہجائیگا۔ مگر مین نہ رہونگا۔ تو کہا کہ اچھا پہلے سالون کا تو مین کچھ نہین مانگتا۔ مگر آیندہ ایک ثلث ارتفاع سالانہ دیا کر۔ اس مین تیرا حال کیسا رہے گا۔ چین کے بادشاہ نے کہا۔ کہ اس مین چھٹا حصہ تو فقرا اور مساکین کو جائیگا۔ اور ملک کے کامون مین خرچ ہوگا۔ اور چھٹا حصہ میرے لیے رہیگا۔ اور ایک ثلث لشکر کے کام آئیگا۔ اور ایک ثلث تیرے لیے ہوگا سکندر نے کہا تو اتنا ہی میرے لیے بہت ہے۔ چین کے بادشاہ نے اوسکا شکریہ ادا کیا۔ اور سکندر کے پاس سے لوٹ کر اپنے لشکر مین چلا گیا۔ جب اوس کے لشکر والون نے یہ حال سنا تو بہت خوش ہوئے۔ کہ صلح ہوگئی۔

پھر جب دوسرا روز ہوا۔ تو چین کا بادشاہ ایک عظیم الشان لشکر لیکر نکلا۔ اور سکندر کے لشکر کو گھیر لیا۔ سکندر اور اوس کے رفیق یہ دیکھکر سوار ہوئے۔ تو دیکھا کہ چین کا بادشاہ ایک ہاتی پر سوار ہے اور سر پر تاج پہنے ہوئے ہے۔ سکندر نے کہا۔ کہ یہ تو نے فریب کیا۔ چین کے بادشاہ نے کہا نہین۔ بلکہ مین یہ تجھے دکھانا چاہتا ہون۔ کہ مین نے تیری اطاعت کسی ضعف کے سبب سے نہین کی ہے۔ لیکن مین یہ دیکھتا ہون کہ آسمان تیری مدد پر ہے۔ اور عالم علوی تیری طرف متوجہ ہے۔ اس لئے اوس کی اطاعت کے واسطے مین نے تیری اطاعت کی ہے۔ اور تیرے قرب سے اوس کا قرب مین نے ڈہونڈھا ہے۔ اس پر سکندر نے اوس سے کہا۔ کہ تیری طرح کے بادشاہ سے جزیہ لینا سزاوار نہین ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ ہم دونو مین تو ہی مستحق فضل

دانائی ہے اور جو کچھ مین تجھ سے لینا چاہتا تھا وہ مین نے تجھے معاف کیا۔ اور مین اب تیرے یہان سے لوٹ کر جاتا ہون۔ پادشاہ چین نے کہا۔ کہ تو آپ کچھ نقصان مین نہین رہین گے اور جو کچھ اقرار کیا تھا اوس کا دوچند رسکندر کو دیا۔ اور سکندر وہان سے اوسی روز روانہ ہو گیا۔

۱۴۳۔ ذوالقرنین کا یاجوج ماجوج کو روکنے کے واسطے دیوار بنوانا۔

اور مشرق اور مغرب کے تمام ملک سکندر کے مطیع و منقاد ہو گیے اور تبت کا ملک بھی اوس نے لے لیا۔ پھر جب وہ بلاد مشرق و مغرب سے فارغ ہو گیا۔ تو اوس نے بلاد شمالی کا قصد کیا۔ اور اون ملکون کو بھی قبضہ مین کر لیا۔ اور وہان جو اقوام مختلفہ رہتی تھین وہ اوس کی مطیع و منقاد ہو گیئن۔ اور رفتہ رفتہ وہ دیار یاجوج و ماجوج تک پہونچ گیا۔ لوگون نے یاجوج ماجوج کی نسبت طرح طرح کی باتین کہی ہین۔ مگر صحیح یہ ہے۔ کہ وہ ایک قسم کے ترک تھے۔ اور بڑے شوکت والے اور شریر تھے اور بہت کثرت سے تھے۔ اور اپنے پاس پڑوس کے لوگون کو بہت ستایا کرتے اور جہان پہونچتے ملک کو تاخت و تاراج کر کے ویران اور برباد کیا کرتے تھے۔ اور اپنے قرب و جوار کے لوگون کو ستاتے رہتے تھے۔ جب یہان کے لوگون نے سکندر کو دیکھا۔ تو اوس سے اونھون نے شکایت کی۔ کہ یہ لوگ بڑے شریر ہین۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اپنے کلام پاک مین بیان فرمایا ہے۔ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَ

بَيْنَهُمْ رَدْمًا ۔ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ۔ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ۔ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۔ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۔ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا

(پہر ذوالقرنین ایک اور سامان کے پیچہے پڑا ۔ اور چلتے چلتے جب ایک پہاڑ کی گہاٹی کی دو ٹیکریون کے بیچ مین پہونچا) یہ دونو پہاڑ تہے جو ایک دوسرے کے مقابل تہے ۔ اون کے اوپر چڑہنے اور وہان سے نکلنے کے لیے بجز اس گہاٹی کے جو اون کے درمیان تہی اور کوئی راستہ ہی نہ تھا جب وہ اس مقام تک پہونچا ۔ اور اون ٹیکریون کے قریب ہوا (تو دیکہا ۔ کہ ٹیکریون کے اوپر ایک قوم رہتی ہے ۔ اور وہ ایسے وحشی ہین کہ بات کے سمجہنے تک نہین پہٹکتے ۔ اون لوگون نے کہا ۔ کہ اے ذوالقرنین ۔ اس گہاٹی کے اُدہر یاجوج ماجوج کی قوم ہے اور وہ لوگ ہمارے ملک مین آکر فساد کرتے ہین ۔ آپ کی مرضی ہو ۔ تو ہم آپ کے لیے چندہ جمع کر دین ۔ بشرطیکہ آپ ہمارے اور اون کے درمیان کوئی روک بنا دین ۔ ذوالقرنین نے کہا ۔ کہ وہ مال جس پر میرے پروردگار نے مجہے پورا اختیار دے رکہا ہے کافی ووافی ہے ۔ تم کو ایسی ہی مدد کرنی ہے ۔ تو قوت سے میری مدد کرو) قوت سے مراد یہان مزدور اور کاریگر اور آلات مراد ہین جن سے عمارت بنائی جاتی ہے (مین تمہارے اور اون کے درمیان ایک دیوار کہینچ دونگا) اور کہا (اچھا تو کہین سے لوہے کی سلین ہم کو لا دو) سلون سے مراد لوہے کے ٹکڑے ہین ۔ چنانچہ وہ لوگ لوہے کے ٹکڑے لائے ۔ اور بنیاد کہودی گئی ۔ اور یہان تک گڑہے کیے گئے کہ پانی تک پہونچ گیے ۔ پہر وہان لوہے اور لکڑیون کی قطارین بنائی گئین ۔ اون کو تلے اوپر رکہا گیا (یہان تک کہ جب ذوالقرنین نے اون ٹیکریون کے درمیان کے شگاف کو پاٹ کر برابر کر دیا) جن سے مراد دو نو پہاڑ ہین (تو حکم دیا کہ اب اس کو دہونکو) کہ جس سے لکڑیون مین آگ لگے اور لوہا گرم ہو گیا (یہان تک کہ دیوار کو لال انگارا کر دیا ۔ تو کہا کہ اب ہم کو قطر لا دو کہ اوس کو پگہلا

ہم اس دیوار پر اونڈیل دین) قطر سے مراد گلا ہوا تانبا ہے وہ تانبا جہان جہان لکڑیان تھین لوہے کے ٹکڑون کے درمیان چلا گیا۔ اور وہ ایک چادر بن گئی جو تانبے کی سرخی اور لوہے کی سیاہی سے ایک ڈوریا یا چھینٹ کی طرح معلوم ہونے لگی۔ اور پھر ذوالقرنین نے اوسکے اوپر لوہے کے برج بنوائے اس سے یاجوج ماجوج کے پاس پڑوس کے ملکون پر تاخت وتاراج موقوف ہوگئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اس تدبیر سے ایسی اونچی دیوار بن گئی۔ کہ یاجوج ماجوج نہ تو اوس پر چڑھ سکتے تھے اور نہ اوس مین سوراخ ہی کر سکتے تھے۔)

۱۴۴۔ سکندر کا آب حیات کی تلاش مین جانا اور ناکام پھرنا اور حضرت خضر کا آب حیات پینا۔ جب دیوار کے کام سے ذوالقرنین فارغ ہو گیا تو اوس ظلمات یعنی تاریکی مین گیا۔ جو قطب شمالی کے قریب ہے۔ اس وقت آفتاب جنوب کی طرف تھا۔ اس لیے وہان ظلمت اور تاریکی ہورہی تھی۔ نہین تو زمین پر کوئی ایسا مقام نہین ہے جہان آفتاب کبھی نہ کبھی نہ نکلتا ہو۔ جب وہ تاریکی مین داخل ہوا۔ تو اپنے ساتھ چار سو آدمی لے گیا۔ اور آب حیات کو تلاش کیا۔ اور اٹھارہ روز وہان گھومتا پھرا۔ مگر ناکامیاب وہان سے باہر نکل آیا۔ حضرت خضر بھی اوسکے ساتھہ ساتھہ آگے آگے تھے۔ اونہین وہ چشمہ مل گیا۔ وہ اوس مین تیرے اور اوس کا پانی پیا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۵۔ سکندر کی وفات۔ پھر وہ عراق کو لوٹ آیا۔ اور خناق کی بیماری سے شہر روز کے مقام پر آکر چھتیس برس کی عمر مین مرگیا۔ اور ایک صندوق مین دفن کیا گیا۔ جو سونے سے بنایا گیا اور جوہر سے مرصع کیا گیا اور اوس پر ایلوا لگایا گیا تھا۔ تاکہ وہ بگڑے اور متغیر نہ ہو۔ اور اوسے سکندریہ میت اوس کی مان کے پاس لے گئے۔ سکندر نے چودہ برس سلطنت کی۔ اور دارا کو اپنی حکومت کے تیسرے سال قتل کیا۔ اور بارہ شہر

بسائے۔ اونہین مین سے ایک اصفہان ہے جسے جوؔ کہتے تھے۔ اور شہر ہرات مرو سمرقند بہی ہین اور ایک شہر سواد مین بہی اوس نے دارا کی بیٹی روشنک کے واسطے آباد کیا تھا۔ اور ایسے ہی یونان مین بہی ایک شہر بسایا اور مصر مین سکندریہ بہی اوسی کا آباد کیا ہوا ہے۔

۱۴۶۔ سکندر کی موت پر دانشمندون کے نصیحت آمیز عبرت انگیز اقوال۔

جب سکندر مر گیا۔ تو اوس کے پاس جو حکیم یونانی فارسی ہندی وغیرہ رہا کرتے تھے اور جن کی وہ باتین سن سنکر خوش ہوا کرتا تھا اوس کے پاس آئے اور چارون طرف فدا ہو کر ٹھیرے اور اون مین سے جو سب مین بڑا تھا کہنے لگا۔ کہ آپ لوگون مین سے ہر شخص کوئی نہ کوئی بات ایسی کہے۔ جس سے خاص لوگون کو تسلی ہو۔ اور عام لوگ اوس سے نصیحت حاصل کرین۔ اور کھڑے ہو کر تابوت پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اور کہا کہ جو شخص قیدیون کو قید کیا کرتا تھا وہ آج خود قید ہو گیا۔ پہر دوسرا حکیم بولا کہ یہ وہ سکندر ہے کہ سونے کو (خزانہ مین) چھپاتا تھا۔ اور اب سونا اوسے چھپائے ہوئے ہے (یعنی طلائی تابوت مین پڑا ہے) تیسرے حکیم نے کہا۔ کہ دیکھو اس جسم سے (جو مر گیا ہے۔) لوگ کیسی نفرت کرتے ہین اور اس تابوت سے (جو سونے کا ہے) کیسی رغبت کرتے ہین۔ چوتھے حکیم نے کہا۔ کہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اگرچہ قوی مغلوب ہو گیا۔ مگر ضعیف ویسے ہی کھیل کود مین ڈوبے اور دہوکے مین پڑے ہوئے ہین۔ پانچوین نے کہا۔ کہ یہ وہ شخص ہے جس کی موت کا وقت معلوم نہ تھا۔ اور اوس کی امیدین عیان تھین۔ تو نے اپنی موت کو کیون نہ تھاما۔ کہ بعض تیری امیدین اور پوری ہو جاتین۔ بلکہ تو نے اپنی امید یہ ہی کیون نہ رکھی کہ اپنی موت کو ہی روک دے۔ چھٹے نے کہا

کہ اے محاصل وصول کرنے والے اور کاموں مین مستعد تو نے ایسی چیزین جمع کین۔ کہ جن کی تجھ سے احتیاج ہی اوٹھ گئی۔ اور اون کا گناہ تو تجھ پر رہ گیا۔ اور اوس سے خوشی اُٹھانے کا زمانہ تجھ سے چلا گیا۔ اور نفع غیرون نے اُٹھایا۔ اور وبال تجھ پر پڑا۔ ساتوین نے کہا۔ کہ تو ہم کو نصیحت کیا کرتا تہا۔ مگر جتنی نصیحتین تو نے کی ہین۔ اون مین سے تیری موت سب سے بڑی نصیحت ہے۔ جس کو عقل ہو وہ اوسے سمجھ جائے۔ اور جو عبرت حاصل کر سکتا ہے وہ اوس سے عبرت حاصل کرے آٹھوین نے کہا۔ کہ بہت لوگ ایسے ڈرپوک ہین جو تیری غیبت مین تجھ سے ڈرتے تھے۔ مگر آج تیرے روبرو موجود ہین اور تجھ سے اونہین کچھ خوف نہین ہے۔ نوین نے کہا۔ بہت لوگون کو اس بات کی حرص تھی۔ کہ تو چپ رہے۔ مگر تو نہین چپ رہتا تھا آج اونہین یہ حرص ہے کہ تو بولے مگر تو نہین بولتا۔ دسوین نے کہا۔ کہ اس نے کتنے ہی آدمی مار ڈالے کہ وہ خود نہ مرے مگر آخر مر ہی گیا۔ گیارہوین نے جو اوس کے کتب خانہ کا داروغہ تھا کہا۔ کہ سکندر تو تو مجھ سے کہتا تھا۔ کہ مین تجھ سے کبھی الگ نہ ہون آج یہ حالت ہے کہ مین تیرے پاس پہونچ ہی نہین سکتا ہون۔ بارہوین نے کہا۔ کہ آج کا دن بڑا عبرتناک ہے۔ جو اوس مین بُری باتین تھین وہ آگے آگئین اور جو بھلائیان اوس کے آگے تھین وہ پیچھے چلی گئین۔ اب جو شخص کسی کے زوال مملکت پر رونا چاہے وہ روے۔ تیرہوین نے کہا۔ کہ اے عظیم الشان بادشاہ تیری سلطنت ایسی جاتی رہی جیسے ابر کا سایہ (لمحہ مین) جاتا رہتا ہے۔ اور تیری مملکت کے آثار ایسے مٹ گئے جیسے آنکھ کی پتلی مین کی تصویر مٹ جاتی ہے۔ چودہوین نے کہا۔ کہ تو وہ ہے جس کے لیے زمین باوجود اس قدر لمبی چوڑی ہونے کے تنگ تھی۔ مگر اب

سے مجھے یہ نہین معلوم کہ زمین کے اس تنگ گڑھے مین جہان تو رکھا جائیگا تیرا کیا حال ہوگا پندرہوین[۱۵] نے کہا۔ کہ جس شخص کا یہ راستہ ہو۔ اوس نے ایسے مال کیون جمع کیے جو ناپائدار اور فانی ہین۔ سولھوین[۱۶] نے کہا۔ کہ اے مجمع فضلا اوس چیز کی خواہش نہ کرو جس کا سرور پائدار نہین اور لذت منقطع ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اب تم کو کھوٹا کھرا اور بُرا بھلا سب معلوم ہوگیا۔ سترہوین[۱۷] نے کہا۔ کہ سونے والے کی خواب کو دیکھئے۔ کیسے اوس کی آنکھ کھلتی ہے) خواب کا لطف گزر گیا۔ اور ابر کا سایہ ایک لمحہ مین ہٹ گیا اٹھارہوین[۱۸] نے کہا۔ کہ تیرا غضب لوگون کے لیے موت تھا بھلا تو نے اپنی موت پر غضب اور غصہ کیون نہ کیا (جو موت ہی نہ آتی۔) اونیسوین[۱۹] نے کہا۔ کہ لوگو تم نے اس مرے ہوئے بادشاہ کو دیکھ لیا ہے تو چاہیئے کہ یہ بادشاہ جو آپ موجود ہے اوس سے نصیحت پکڑے۔ بیسوین[۲۰] نے کہا۔ جس شخص کی باتین لوگون کے کان سنتے تھے وہ تو چپ ہوگیا۔ اب جو شخص ساکت ہے چاہیئے کہ وہ بولین (یعنی اون کا چپ کرنے والا اب نہ رہا اب اونہین بولنے کا اختیار ہے) اکیسوین[۲۱] نے کہا۔ جو شخص تیری موت سے خوش ہوا ہے وہ تیرے پاس بہت جلد آکر مل جائیگا۔ ٹھیک اوسی طرح سے جیسے تو اوس کے پاس چلا گیا جس کی موت سے تو خوش ہوا تھا۔ بائیسوین نے کہا۔ یہ کیا بات ہے جو تجھ سے اپنا ایک عضو بھی نہین اُٹھتا۔ تو تو تمام دنیا کا بوجھ اُٹھائے ہوئے تھا۔ مگر تجھ مین یہ طاقت بھی نہ رہی۔ کہ تو اپنے آپ کو اوس تنگ جگہ سے نکال سکے۔ جہان تو پڑا ہوا ہے حالانکہ تجھے ملکون کے بڑے بڑے وسیع میدانون سے بھی نفرت تھی۔ تیئیسوین[۲۳] نے کہا جب دنیا کا انجام یہ ہے۔ تو انسان کو چاہیئے کہ ابتدا سے ہی اوس سے پرہیز کرے۔ پھر

اوس کے خوان سالار نے کہا۔ کہ گاؤ تکیہ لگا دیئے گئے اور قالین بچھا دئے گیے
مگر مجلس کے صدر اور محفل کے سردار کو مین نہین دیکھتا۔ پہر بیت المال کے داروغہ
نے کہا تو مجھے خزانہ جمع کرنے کے لیے کہا کرتا تھا۔ اب بتا کہ مین تیرے خزانے
کس کو دون۔ پہر ایک اور نے کہا۔ کہ یہ دنیا بہت لنبی چوڑی ہے مگر تو اوس کے
سات ہی بالشت زمین مین آگیا ہے۔ اگر تجھے اس امر کا یقین ہوتا تو تو اپنے آپ کو
اوس کی جستجو مین نہین لگاتا پہر اوس کی بی بی روشنک نے کہا۔ کہ مین نہین جانتی تھی
دارا پر جو غالب ہوا ہے وہ بہی مغلوب ہو جائیگا۔ یہ باتین جو تم لوگ کہہ رہے ہو
یہ ایسی ہین۔ کہ جنہین سنکر دشمن خوش ہون۔ کیونکہ جو پیالہ سکندر پی چکا ہے وہ تمہارے
پینے کے واسطے بہی ویسے ہی چھوڑ گیا ہے پہر اوس کی مان نے اپنے بیٹے
کی موت کا حال سنکر کہا۔ اگرچہ میرے بیٹے کی حکومت جاتی رہی۔ لیکن میرے
دل سے اوس کی یاد کبھی نہین جائیگی۔ چونکہ حکیمون کی یہ باتین ایسی ہین کہ جن مین
نصیحتین اور دانائی کی اچھی اچھی باتین ہین۔ اس لیے مین نے اون کو یہان نقل
کر دیا ہے۔

۱۴۷۔ لڑائی مین سکندر کی چالاکیان اور داؤن گہات

اب لڑائی کے وقت سکندر کی چالاکیون کا حال
سنئے۔ جب وہ دارا سے لڑائی لڑ رہا تہا تو اوس وقت وہ عین لڑائی کے ہنگامہ مین
دونو صفون کے درمیان نکلا۔ اور ایک منادی نے اوس کے حکم سے ندا کی۔
کہ اہلِ فارس تم جانتے ہو جو تم نے ہم کو لکھکر دیا ہے اور وعدہ کیا ہے۔ اور ہم نے
تم کو اوس کے عوض مین امان نامہ لکھکر دیا ہے۔ اب جو لوگ تم مین سے اپنے
وعدہ پر قائم ہون۔ اور اوسے وفا کرنا چاہتے ہون تو چاہیئے کہ اوسے یعنی دارا کو

تخت سے اُتار دین - ہم بھی اپنا وعدہ اوس کے حق مین پورا کرینگے - جب یہ بات اہل فارس نے سنی تو اونہون نے ایک دوسرے کو متہم کرنا شروع کیا - اور اون مین اضطراب پڑ گیا -

ایک اور مکر اوس کا یہ ہے - کہ جب وہ ہند کے راجہ سے مقابل ہوا - اور راجائے ہند کے ہاتیون کو دیکھکر سکندر کے گھوڑے بہاگے تو وہ میدان سے ہٹ گیا - اور ایک تانبے کا ہاتی بنوایا - اور اوسے ہتیارون سے سجایا - اور گھوڑون مین رکھا - کہ وہ اوس سے مالوف و مانوس ہوگیے پھر ہند مین گیا - اور ہند کا راجہ اوسکے مقابلہ کو نکلا - اور سکندر نے اس تانبے کے ہاتی کے پیٹ مین رال اور گندگ بھروائی اور ایک گاڑی پر رکھکر اوسے لڑائی کے میدان مین بھجوایا - اور بہت آدمی اوس کے ساتھ کیے - جب لڑائی خوب چمک گئی - تو اوسے آگ دلوادی - اور جب وہ گرم ہوگیا - تو اوس کی ہمراہی فوج الگ ہوگئی - اور ہندون کے ہاتھی اوس پر پھیل پڑے اور اوسے سونڈون سے مارا جس سے وہ جل گیے - اور اپنی ہی فوج کی طرف اُلٹے بہاگے - اور اونہین مین گڑبڑی ڈالدی -

ایک اور چالاکی اوس نے یہ کی تھی - کہ وہ ایک شہر پر لڑائی کو گیا - جو بڑا مضبوط مقام تھا - اور اوس شہر کے قلعہ مین کھانے پینے کا خوب سامان تھا - اور وہان پانی کے چشمے بھی تھے - اس لیے وہ وہان سے لوٹ آیا - اور کچھہ لوگون کو تاجرون کی صورت مین وہان بھیجا - اور اونہین بہت مال و اسباب فروخت کرنے کو دیا - اور اونہین حکم دیا کہ کھانے پینے کی چیزین اوسے بیچ بیچ کر خریدین - اور جب اون کے پاس جمع ہوجایا کرے تو اوسے جلادیا کرین - اور بھاگ آئین - چنانچہ اونہون نے ایسا ہی

کیا اور بہاگ آئے۔ پہر اس شہر کے گرد و نواح مین فوجین بھیجین اور اونہین پیاپے بھیجکر
لوٹنے اور غارت کرنے کا حکم دیا جس سے اوس ملک والے بہاگے اور قلعہ مین
جا چھپے۔ پہر سکندر خود وہان گیا۔ اور دشمنون نے مجبوراً اوس کی اطاعت اختیار کرلی۔

۱۴۸۔ اپنے ندیم دشمنون کو دوست بنانے کی تدبیر

سکندر نے ایک مرتبہ ارسطاطالیس کو لکھا۔ کہ
روم کے بڑے بڑے کچہہ لوگ میرے پاس ہین۔ جو بڑے اولوالعزم اور ذی ہمت
اور عالی مزاج اور شجاعت والے ہین۔ مجھے اون سے ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے اور
صرف گمان پر مین اونہین قتل کرنا بھی نہین چاہتا ہون۔ ارسطاطالیس نے لکھا۔
کہ مین آپ کا مطلب سمجھ گیا۔ یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ وہ لوگ ذی ہمت ہین۔
تو یاد رکھئے۔ کہ ذی ہمت اور عالی مزاج ہی لوگ وفادار ہوا کرتے ہین۔ اور جو لوگ نفس
کے دنی اور کمینہ ہوتے ہین وہ ہی غدار اور فریبی ہوتے ہین۔ اس سے ذی ہمت
لوگون کو اچھا سمجھنا چاہیئے۔ رہی اون کی شجاعت اور عقل کی کوتاہی۔ تو اوس کا علاج
ہے کہ اون کو آپ دولتمند کر دیجئے۔ اور عورتون کا خیال دلا دیجئے۔ کیونکہ فارغ البالی
سے شجاعت مر جاتی ہے اور سلامتی اور امن چین کو انسان پسند کرنے لگتا ہے
آپ کو چاہیئے کہ کسی کو قتل نہ کرین۔ یہ ایسا بڑا گناہ ہے۔ کہ کبھی معاف نہین
ہوسکتا۔ ہان البتہ قتل کو چھوڑ کر آپ جس طرح چاہین سزا دین۔ کیونکہ اوس کے
معاف کرنے کی ہمیشہ آپ کو قدرت ہوگی۔ اور قدرت کی حالت مین اگر آپ
عفو کرینگے تو وہ بہت ہی اچھا معلوم ہوگا۔ اور سچے دل سے لوگ آپ کو محبت
کرنے لگین گے۔ اور اپنے رفیقون سے غرور نہ کرنا غرور کے ساتھ محبت نہین
رہتی۔ اور نہ مواساۃ و مہربانی کے ساتھ بغض رہا کرتا ہے۔

۱۴۹۔ سکندر کا ارسطو کی رائے سے ایران مین طوائف الملوکی کر دینا۔

جب سکندر بلاد فارس کا بادشاہ ہوا تو اوس نے ارسطا طالیس کو یہ بہی لکھا تھا۔ کہ ایران مین بڑے بڑے ذی رائے بہادر خوبصورت اور عالی نسب رہتے ہین۔ اور مین جو یہان کا بادشاہ ہو گیا ہون۔ وہ ایک اتفاقی امر اور قسمت کی بات ہے۔ اگر مین ان کو چھوڑ کر کہین جاؤن تو مجھے اون کی طرف سے اطمینان نہین ہے۔ اور اوس وقت تک کہ مین اونہین غارت نہ کر ڈالون کبھی اون کے شر سے مجھے امن حاصل نہین ہو سکتی۔ مجھے اس باب مین بتا کہ مین کیا کرون۔ ارسطا طالیس نے اوسے لکھا۔ کہ بزرگانِ فارس کا جو حال آپ نے لکھا مین اوسے سمجھ گیا۔ ایسے لوگون کا قتل کرنا تو اچھا نہین ہے۔ اوسمین بڑے فساد اُٹھینگے۔ اور بغاوتین برپا ہون گی۔ کہ جن کے انجام کی خبر نہین کیا ہونا ہے۔ اور جب آپ اونہین مار ڈالین گے تو بالطبع وہان کے باشندے آپ کے اور آپ کے جانشینون کے دشمن ہو جائینگے۔ کیونکہ آپ نے بغیر لڑائی کے اونکے عزیزون کو مارا ہوگا۔ اور اگر آپ اونہین اپنے لشکر سے نکالدینگے۔ تب بہی آپ کے لئے اور آپ کے رفقا کے لیے اندیشہ سے خالی نہ ہوگا۔ لیکن ایک تدبیر بتاتا ہون جو قتل سے بہی اون کے حق مین زیادہ بڑھکر ہے وہ یہ ہے۔ کہ آپ پادشاہانِ سابق کی اولاد کو طلب کریئے اور جو لوگ اون مین لایق ہون اون کو ملک کے تھوڑے تھوڑے حصون کی حکومت دیدیجئے۔ اور ہر ایک کو خود مختار پادشاہ بنا دیجئے۔ اس سے اون کا اتفاق جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے سے اون کے دلون مین خوف ہو جائیگا۔ اور آپ سے وہ محبت سے پیش آئینگے۔ اور آپ کی اطاعت کرنے لگینگے۔ اور آپ کا احسان

مانینگے۔

چنانچہ سکندر نے ایسا ہی کیا۔ اور اسی طرح اوس وقت ملوک طوائف پیدا ہو گئے علاوہ برین ملوک طوائف کے باب مین اور اور باتین بھی بیان کی گئی ہین جن کا آیندہ چلکر ہم ذکر کرینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

سکندر کے بعد اوس کی قوم مین کون کون پادشاہ ہوئی

۱۵۰۔ سکندر کے بعد یونان کے پادشاہ بطلیموس جب سکندر مر گیا۔ تو اوس کے بیٹے اسکندرون سے پادشاہ ہونے کے لیے کہا گیا۔ مگر اوس نے انکار کیا۔ اور عبادت و زہد کو اختیار کر لیا۔ اس پر کہتے ہین۔ کہ یونانیون نے بطلیموس بن لاغوس کو پادشاہ بنا لیا اوس نے اٹھاسی برس حکومت کی۔ اوس کے بعد بطلیموس فیلودفوس چالیس برس پادشاہ رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس اوراغاطس ۲۴ برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس فیلافطراکیس ۲۱ برس پادشاہ رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس افیقانس بائیس ۲۲ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس اوراغاطس اونتیس برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد بطلیموس ساطر سترہ ۱۷ برس ملک کا مالک رہا۔ پھر بطلیموس اخشند گیارہ برس رہا۔ پھر وہ بطلیموس ہوا جو آٹھ برس چھپا رہا۔ پھر اوس کے بعد کلوبطرہ سترہ ۱۷ برس پادشاہ رہی۔ یہ عورت حکما مین سے تھی۔ اور یہ سب یونانی پادشاہ تھے۔ اور یہ یونانی جتنے سکندر کے بعد ہوئے۔ سب بطلیموس کے لقب سے ملقب تھے۔ اور اسی طرح فارس کے پادشاہ کسریٰ اور روم کے پادشاہ قیصر کہلاتے تھے۔ اور بعض علما نے ذکر کیا ہے۔ کہ وہ بطلیموس جو مجسطی وغیرہ کتابون کا مصنف ہے

ان بادشاہون مین سے نہین ہے - بلکہ وہ ملوک روم کے زمانہ مین ہوا ہے - جن کا آیندہ چلکر ہم ذکر کرینگے انشا اللہ تعالی -

۱۵۱ - شام مین رومیون کی حکومت کا آغاز پھر شام کے ملک مین کلوپطرہ کے بعد روم کے بادشاہ ہوئے ان مین سب سے پہلا بادشاہ جایوس یولوس پانچ برس رہا - پھر اوس کے بعد اغسطس نے چھپّن[۵۶] برس بادشاہی کی - اس کی حکومت کو جب پینتالیس[۴۵] سال گزرے ہین تو حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام پیدا ہوئے - اور یہ بھی کہتے ہین - کہ اون کی پیدایش اور سکندر کے زمانے مین تین سو تین[۳۰۳] برس کا فرق ہے -

سکندر کے بعد فارس کے پادشاہ جنہین ملوک طوائف کہتے ہین

۱۵۲ - سکندر کے بعد فارس مین طوائف الملوکی اور اوس مین یونانیون کی حکمت - جب سکندر مر گیا - تو اوس کے بعد بلاد فارس مین طوائف الملوکی ہوگئی اون کی اس طوائف الملوکی کا تو سبب ہم پہلے ہی لکھہ چکے ہین - اور بعض اوسے اس طرح بھی بیان کیا کرتے ہین کہ جب سکندر بلاد فارس کا بادشاہ ہوگیا - اور جو اوس کا مدعا تھا اوسمین اوسے کامیابی حاصل ہوگئی - تو اوس نے ارسطاطالیس حکیم کو لکھا - کہ اس ملک مین جو لوگ رہتے ہین اون سب کے رشتہ دارون کو مین نے قتل کیا ہے اور اون سے مجھے اندیشہ ہے - کہ میرے بعد وہ لوگ اتفاق کرین اور کہین ہمارے ملک پر نہ چڑھ جائین اور میری قوم کو ایذا نہ دین - اس واسطے میرا یہ ارادہ ہے کہ جن بادشاہون کو مین نے قتل کیا ہے اون کی اولاد کو بھی مار ڈالون اور اون کے آبا پاس پہونچا دون - اس مین تیری کیا راے ہے - اوس نے جواب دیا - کہ اگر تو شاہزادون

کو قتل کر دے گا۔ تو پھر ملک کے مالک سفلے اور کمینے ہو جائین گے۔ اور جب ادنی درجے کے لوگ ملک کے مالک ہوتے ہین۔ تو وہ صاحبِ قدرت و شوکت ہوتے ہین۔ اور قدرت کے لیے طغیان و بغاوت لازمی شے ہے۔ اور وہ ظلم بھی کرتے ہین۔ اون کی سرکشی سے بڑا خوف ہے۔ اس لیے مناسب تدبیر یہ ہے کہ شاہزادون کو اکھٹا کر کے اونھین ایک ایک شہر اور ضلع ضلع کا حاکم کر دیجئے اس سے اون مین سے ہر ایک دوسرے کا مقابل ہو جائیگا۔ اور اپنے ملک کے خوف سے دوسرے کو ترقی نکرنے دیگا۔ اور اون مین عداوت بڑھ جائیگی۔ اور اس عداوت سے ایک دوسرے سے اُلجھ جائینگے۔ اور جو ملک ہمارا اون سے دور ہے اوس کی طرف پھر وہ نہ آسکین گے۔ اِسی لئے سکندر نے بلادِ مشرق کو ملوک طوائف پر منقسم کر دیا۔ اور سکندر ایران کے ملک سے نجوم اور حکمت نقل کر کے اپنے ملک کو لے گیا۔ اور سکندر کے بعد ایرانیون کا وہی حال ہوا جو ارسطاطالیس نے بیان کیا تھا۔ اور وہ آپس کی عداوت مین مشغول ہو گئے اور یونان پر پھر کبھی نہین گئے۔

۱۵۳ - ارسطاطالیس وغیرہ حکیم اور سواد عراق مین سکندر کے بعد کے پادشاہ۔ ارسطاطالیس یونانی حکما مین افضل اور اعلم گزرا ہے سکندر اوسی کی راے سے کام کیا کرتا تھا۔ اور ارسطو نے حکمت افلاطون شاگرد سقراط سے سیکھی تھی۔ اور سقراط اوسیلاوس کا فقط طبعیات مین شاگرد تھا۔ اس کے معنی ہین "درندون کا سردار" اور اوسیلاوس انکساغورس کا شاگرد ہے۔ مگر ارسطاطالیس نے اپنے اُستاد سے کتنے ہی مسائل مین اختلاف کیا ہے۔ کسی نے اوس سے پوچھا۔ کہ یہ تو نے کیون

کیا ۔ تو کہا ۔ افلاطون بہی سچا ہے ۔ اور حق بات بہی سچی ہوتی ہے ۔ مگر حق بات کو سچ ماننا اوس کے سچا ماننے سے زیادہ ضروری ہے ۔

اس باب مین علما کا اختلاف ہے ۔ کہ سواد عراق مین سکندر کے بعد کون پادشاہ ہوا ۔ اور اقلیم بابل مین جو ملوک طوائف کے پادشاہ ہوئے وہ کتنے ہوئے ۔ ہشام بن الکلبی وغیرہ تو کہتے ہین کہ سکندر کے بعد وہان کا پادشاہ بلاقس سلبقیس ہوا ۔ پھر اوس کے بعد انطیخس ہوا ۔ جس نے انطاکیہ بسایا ہے ۔ اور انہین لوگون کے ہاتھ مین سوادِ کوفہ کا ملک ۵۴ برس رہا ۔ یہ لوگ جبال اور اطراف اہواز و فارس پر تاخت و تاراج کیا کرتے تھے ۔

اشک بن اشکان کی حکومت

۱۵۴ ۔ انطیخس کو قتل کر کے اشک کا اور پھر شاپور کا پادشاہ ہونا ۔

پھر اوس کے بعد ایک شخص اشک نام پیدا ہوا جو دارائے اکبر کی اولاد مین سے تھا ۔ اور اوس کا مولد و منشا رَے مین تھا ۔ اوس نے بہت بڑی فوج فراہم کی ۔ اور انطیخس کی طرف چلا اور انطیخس نے بہی اوس پر حملہ کیا ۔ اور بلاد موصل مین دونو کا مقابلہ ہوا ۔ اور انطیخس مارا گیا ۔ اور اشک سواد کا پادشاہ ہو گیا اور موصل سے رے اور اصفہان تک سب اوسی کے قبضہ مین آگیا ۔ اور اوس کی شرافت و نجابت کے سبب سے تمام ملوک طوائف اوس کی عزت کرنے لگے ۔ اور اوسے خطوط بہیجے ۔ اور اوسے سب نے پادشاہ کے نام سے موسوم کیا ۔ حالانکہ اوس نے اون مین سے کسی کو معزول نہین کیا ۔ پھر اوس کے بعد شاپور بن اشک پادشاہ ہوا ۔

گودرز کی بادشاہی

۱۵۵- گودرز کا بیت المقدس کو خراب کرنا اور بلاس کے زمانہ مین رومیون کا ایران پر چڑہنا اور شکست کہانا اور قسطنطنیہ کی آبادی

پہر شاپور کے بعد گودرز اشکان پادشاہ ہوا- یہ وہ ہی شخص ہے کہ جس نے دوسری مرتبہ بنی اسرائیل پر چڑہائی کی ہے اور اللہ تعالی نے جو بنی اسرائیل پر اسے مسلط کیا تھا اوس کا سبب یہ تھا- کہ اونہون نے یحیی بن زکریا کو قتل کر ڈالا تھا گودرز نے اونہین خوب قتل کیا- پہر اون کی جماعت ایسی نہین ہوئی جیسی کہ پہلے تھی- اور اللہ تعالی نے اون سے نبوت لے لی- اور ذلت اون پر نازل کردی-

یہ بہی کہتے ہین- کہ جو شخص بنی اسرائیل پر چڑہ کر گیا تھا وہ طیطوس بن اسفیانوس روم کا بادشاہ تھا- اس نے اونہین قتل اور اسیر کیا- اور بیت المقدس کو خراب کر ڈالا علاوہ برین رومیون نے بلاد فارس پر بہی چڑہائی کی تہی- اور انطیخس کے خون کا انتقام لینے کو آئے تہے- اس زمانہ مین بابل کا بادشاہ بلاش تہا جو اردوان کا باپ تھا جسے اردشیر بن بابک نے قتل کیا تھا- بلاش نے جب سنا کہ روم کا بادشاہ آتا ہے تو اوس نے تمام ملوک طوائف کو لکہا- کہ رومیون کا اس ملک پر چڑہنے کا ارادہ ہے- اور اونہون نے اتنی اتنی فوج فراہم کی ہے اگر مجہے اونہون نے دبا لیا تو وہ تم سب کو بہی نہین چہوڑین گے- اس واسطے تمام ملوک طوائف نے اپنے حسب مقدور بلاش کے پاس آدمی ہتیار اور روپیہ پیسا بہیجا- اس طرح پر اوس کے پاس چار لاکہ آدمی جمع ہوگیے پہر بلاش نے اوس پر حضر کے بادشاہ کو جو سواد اور جزیرہ کے درمیان کا حاکم تھا سپہ سالار کیا- اور وہ رومیون سے لڑا- اور اون کے بادشاہ کو

مار ڈالا۔ اور لشکر کو تباہ کر دیا۔ اسی سے رومیون کو قسطنطنیہ کے بسانے کی تحریک ہوئی
اور روم سے بادشاہ اوسی جگہہ آکر رہنے لگا۔ اور جس نے اس شہر کو آباد کیا ہے وہ
قسطنطین بادشاہ تہا جو ملوک روم مین سب سے اول نصرانی ہوا ہے۔ اور بنی اسرائیل
جو فلسطین اور شام مین ابھی تک باقی رہ گئے تھے اسی نے اونہین وہان سے
نکالا ہے۔ کیونکہ نصرانیون کے نزدیک انھین نے حضرت عیسیٰ کو قتل کیا تھا۔ اور
اسی نے وہ لکڑی ان سے لی تھی جس پر اون کے نزدیک اونہون نے مسیح کو
صلیب دی تھی اوس کی رومی بڑی تعظیم کرتے تھے۔ اور اُسے اپنے خزانون مین
اونہون نے داخل کر لیا تھا۔ چنانچہ اون کے پاس وہ آج تک موجود ہے۔

۱۵۶۔ اشکانی بادشاہون کی حکومت اور اون کے نام۔

سکندر کے زمانہ سے جو طوائف الملوکی ایران مین شروع ہوئی تھی وہ اُس وقت تک
برابر چلی آئی۔ کہ جب تک اردشیر بن بابک بادشاہ نہ ہوا۔ ہشام نے اس طوائف الملوکی
کے زمانے کی تعداد نہین بیان کی ہے۔ مگر جو اور لوگ تاریخ فارس کے جاننے
والے ہین وہ بیان کرتے ہین۔ کہ سکندر کے بعد فارس کی حکومت دوسری قومون
مین چلی گئی تھی۔ لیکن یہ سب چھوٹے چھوٹے بادشاہ اوس بادشاہ کی اطاعت
کرتے تھے جو بلاد جبل کا بادشاہ ہوتا تھا۔ (بلاد جبل سے مراد عراق عجم ہے) اور یہان
کے بادشاہ اشکانی تھے۔ اور ملوک طوائف مین شمار ہوتے تھے۔ دو سو برس
ان کی حکومت رہی۔ اور کوئی کوئی اون کا زمانہ حکمرانی تین سو چالیس بھی بیان کرتے
ہین۔ ان مین سے اشک بن اشکان بیس برس بادشاہ رہا۔ پھر اوسکے بیٹے نے
ساٹھ برس بادشاہی کی۔ اس کی حکومت کے اکتالیسوین سال مین حضرت مسیح علیسی

ابن مریم علیہ السلام کا ظہور ہوا ہے۔ اور اسی زمانہ مین تیطوس ابن اسفیانوس روم کا بادشاہ ہوا تھا۔ جس نے حضرت مسیح کے ارتفاع سے کوئی بیالیس[۴۲] برس بعد بیت المقدس پر چڑہائی کی۔ اور اوس پر قبضہ کر کے وہان کے باشندون کو قتل و اسیر کیا اور شہر کو خراب و برباد کر ڈالا۔ پھر شاپور کے بعد گودرز بن اشکان اکیس سال بادشاہ رہا۔ پھر بیرون اشکانی نے گیارہ برس حکومت کی۔ پھر گودرز اشکانی انسی[۹] سال بادشاہ رہا۔ پھر نرسی اشکانی چالیس برس حکومت کرتا رہا۔ پھر ہرمز اشکانی سترہ برس تخت کا مالک رہا۔ پھر اردوان اشکانی بائیس برس حاکم رہا پھر کسریٰ اشکانی ہوا اور چالیس[۴۰] برس حکومت کی۔ پھر بلاش اشکانی نے چوبیس[۲۴] برس سلطنت کی۔ پھر اردوان اصغر تیرہ برس حاکم رہا۔ پھر اس کے بعد اردشیر بن بابک بادشاہ ہوا۔

اور بعض لوگون نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ سکندر کے بعد ملک فارس کے وہی ملوک طوائف بادشاہ رہے ہین جنھین سکندر نے بادشاہ کر دیا تھا۔ اور ملک کے حصے حصے اونھین دیدے تھے۔ اور ہر ایک شخص اپنے اپنے ملک پر برابر بادشاہ رہا۔ صرف سواد کے ملک مین سکندر کے مرنے کے بعد چون[۵۴] برس تک رومیون کی حکومت رہی۔ اور ملوک طوائف مین ایک شخص بادشاہ تھا جو پچھلے بادشاہون کی نسل سے تھا۔ اور جبل اور اصفہان پر حکومت کرتا تھا۔ پھر اوس کی اولاد اس کے بعد سواد پر غالب ہوگئی۔ اور پھر یہ لوگ سواد پر اور نیز ماہات جبال اصفہان پر قابض ہو کر تمام ملوک طوائف کے رئیس شمار ہونے لگے۔ کیونکہ کچھ دستور ایسا پڑ گیا تھا کہ یہان کے حاکم کو اور اوس کی اولاد کو دوسرے بادشاہون پر مقدم سمجھا کرتے تھے اور اسی واسطے سیر ملوک کی کتابون مین انھین کا ذکر کیا کرتے ہین۔ اور اسی لئے

ہم نے بہی اورون کو چھوڑکر انہین کے بیان پر اکتفا کیا ہے۔

غرض ملوک طوائف کی حکومت کی مدت دوسو ساٹھ برس اور بعض کے نزدیک تین سو چوالیس ۳۴۴ برس اور کسی کسی کے نزدیک پانچ سو تیئس ۵۲۳ برس رہی ہے۔ واللہ اعلم۔

اور جو لوگ کہ جبال کے حاکم رہے ہین اور اون کی اولاد اون کے بعد سواد پر بہی قابض ہوگئی ہے اون مین سے ایک شخص اشک ابن حزہ بہی ہے۔ اسے بعض لوگ کہتے ہین۔ کہ اسفندیار ابن گشتاسب کی اولاد مین تھا اور بعض فارس والون کے نزدیک اشک دارا کا بیٹا ہے۔ اور کوئی کوئی کہتے ہین۔ کہ اشک ابن اشکان کیبر کیکاوس کی اولاد مین تھا۔ اور بیس ۲۰ برس حاکم رہا تھا۔ پہر اوسکے بعد اوس کا بیٹا اشک گیارہ برس بادشاہ رہا۔ اوس کے شاپور نے تیس برس حکومت کی۔ پہر اوس کے بعد اوس کا بیٹا گودرز دس برس حاکم رہا۔ پھر اوس کے بعد تیری ہوا اور گیارہ برس حکومت کی۔ پھر گودرز اصغر ہوا۔ اور اونیس ۱۹ برس بادشاہی کی۔ اوس کے بعد نرسہ چالیس ۴۰ برس حاکم رہا۔ پھر ہرمز بن اشک بن اشکان سترہ برس حکومت کرتا رہا۔ پھر اردوان الکبیر بن اشکان بارہ برس رہا۔ پھر کسریٰ ابن اشکان نے چالیس برس حکومت کی۔ پھر اردوان اصغر ابن بلاش ہوا۔ اور تیرہ برس حاکم رہا یہ شخص ملوک اشکانیہ مین سب سے بڑا بادشاہ ہوا ہے۔ اور بڑا نامی گرامی اور ذی رعب تھا۔ بادشاہ اوس سے ڈرتے تھے۔

اوس کے بعد اردشیر ابن بابک ہوا۔ اور اوس نے فارس کی جدا جدا حکومتون کو ایک جگہہ جمع کیا۔ جس کا ذکر آیندہ کرینگے۔ انشاءاللہ تعالیٰ بعض لوگون نے ان ملوک طوائف کے اور اور نام بہی بیان کئے ہین۔ اون کا ذکر بڑا طویل ہے۔ بے ضرورت سمجھہ کر ہمنے اوسے چھوڑ دیا ہے۔ اون مین سے بعض کا بیان ہم نے

اردشیر بن بابک کے بیان کے ساتھ کر ہی دیا ہے۔

ملوک طوائف کے زمانہ کے واقعات

حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم اور یحییٰ ابن زکریا علیہ السلام

۱۵۷۔ حنہ اور ایشاع اور حنہ کا حاملہ ہونا اور بچے کو محرر کرنا۔

اس عنوان مین ہم نے ان دو بڑے بڑے واقعات کو اس لیے جمع کر دیا ہے۔ کہ ایک واقعہ کو دوسرے سے تعلق ہے۔ اب سنئے۔ عمران ابن ماثان حضرت سلیمان ابن داؤد کی اولاد مین تھا۔ اور بنی اسرائیل کے سردار اور اون کے علما و اخیار آل ماثان مین ہی ہوا کرتے تھے۔ عمران کا بیاہ حنہ بنت قاقوذ سے ہوا تھا۔ اور زکریا ابن برخیا کو حنہ کی بہن ایشاع دی گئی تھی۔ بعض کہتے ہین۔ کہ ایشاع مریم بنت عمران کی بہن تھی۔

یہ حنہ بڑی بوڑھی ہو گئی تھی۔ اور اوس کی اولاد کی عمر نکل گئی تھی۔ اور ابتک کوئی بچہ نہین ہوا تھا۔ ایک مرتبہ کہین وہ ایک درخت کے نیچے سے گزری۔ دیکھتی کیا ہے۔ کہ ایک چڑیا اپنے بچہ کو چوگا دے رہی ہے۔ اوسے دیکھکر اولاد کا شوق پیدا ہوا اور اوس نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی۔ اور اولاد کے لیے دعا مانگی۔ اور یہ نذر مانی۔ کہ اگر خدا تعالیٰ اوسے بیٹا دے۔ تو وہ بیت المقدس کے خدام مین اوسے دیدیگی اس خیال کے ساتھ ہی اوس نے اپنے پیٹ کے بچے کو محرر کر دیا۔ حالانکہ اوسے معلوم بھی نہ تھا۔ کہ اوس کے پیٹ مین لڑکا ہے یا لڑکی (تحریر کے معنی آزاد کرنے کے ہین۔ مطلب اس سے یہ ہے کہ وہ دنیا کے کامون سے آزاد ہو جاتا تھا) اور نذر تحریر کا اون کے نزدیک یہ قاعدہ تھا۔ کہ لڑکا کنیسہ مین دیدیا جاتا۔ اور وہ اوس کی

خدمت کیا کرتا۔ اور اوس سے باہر بالغ ہونے سے پیشتر کہین نہین جاتا تھا۔ جب بالغ ہوجاتا تو اوسے اختیار ہوتا تھا۔ وہ چاہتا تو وہین رہتا اور نہین چاہتا تو جہان چاہتا چلا جاتا تھا۔ اور صرف لڑکے ہی محرر ہوا کرتے تھے لڑکیان حیض کی تکالیف کے سبب سے اس نذر کے قابل نہین سمجھی جاتی تھین۔

۱۵۸۔ بی بی مریم کا پیدا ہونا اور حضرت زکریا کے پاس اون کا بیت المقدس مین رہنا۔ پھر عمران تو مر گیا۔ اور حنہ ابھی تک حاملہ ہی تھی مریم اوس کے پیٹ مین تھی۔ جب وضع حمل ہوا تو دیکھا۔ کہ وہ لڑکی ہے حنہ نے کہا۔ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى وَاِنِّیْ سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ (پروردگار یہ تو لڑکی پیدا ہوئی ہے اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ کس درجہ کی لڑکی ہے اور کنیسہ کے اور وہان کے عابدون کی خدمت کے لئے لڑکی کو لڑکے سے کیا نسبت ہے۔ اوسکا نام مین نے مریم کہا ہے۔) مریم اون کی بولی مین عبادت کو کہتے تھے۔ پھر اوس نے لڑکی کو ایک کپڑے مین لپیٹا اور مسجد کو لے گئی۔ اور ابنائے ہارون کے پاس جو اخبار تھے جا کر کہا۔ یہ لوگ بیت المقدس کے اوسی طرح متولی ہوا کرتے تھے جیسے بنی شیبہ خانہ کعبہ کے متولی ہوتے تھے۔ حنہ نے اون سے کہا۔ کہ اس کی مین نے نذر مانی تھی سو اسے لے لو۔ چونکہ یہ لڑکی اون کے امام اور صاحب قربان کی تھی۔ اس لئے اون مین سے ہر ایک نے چاہا کہ وہ مجھے ہی ملجائے۔ زکریا نے کہا۔ کہ اس لڑکی کی خالہ میرے گھر مین ہے اس واسطے مین اوس کے لینے کا سب سے زیادہ حقدار ہون اونھون نے کہا۔ نہین ہم قرعہ ڈالتے ہین جس کا نام نکلے وہ ہی اسے لے لے۔ پھر اونھون نے ایک بہتی ہوئی ندی اردن مین اپنے قلم پھینکے جس سے وہ توریت لکھا کرتے تھے۔ حضرت زکریا کا قلم پانی پر تیرنے لگا اور اور

لوگون کے قلم نیچے بیٹھ گئے۔ اس واسطے زکریا نے اوسے لے لیا۔ اور اوس کی پرورش کے کفیل ہو کر اوسے یحییٰ کی مان اوس کی خالہ کے پاس رکھدیا۔ اور اوسکو دودھ پلوایا پھر جب وہ بڑی ہوگئی۔ تو اوس کے لیے مسجد مین ایک بالاخانہ بنوادیا کہ بغیر سیڑھی کے اوسپر کوئی نہ چڑھ سکے۔ اور نہ اوس کے پاس اور کوئی جاسکے۔ لیکن باوجود اس کے بہی اوسکی پاس وہ میوے جو گرمی مین پیدا ہوتے ہین جاڑے مین اور جو سردی مین پیدا ہوتے ہین گرمی مین وہ دیکھا کرتے تھے۔ اور جب وہ اون سے پوچھتے کہ یہ میوے تیرے پاس کہان سے آتے ہین تو وہ کہتی تھین کہ اللہ تعالی بہیجتا ہے۔

۱۵۹ حضرت زکریا کی اولاد کی درخواست پر فرشتہ کا اونہین یحییٰ کے پیدا ہونے کی بشارت دینا اور اوس کی نشانی۔

جب حضرت زکریا نے بی بی مریم کی یہ حالت دیکھی تو اونہون نے اللہ تعالی سے دعا مانگی کیونکہ جب اونہون نے گرمی کے میوے سردی مین اور سردی کے میوے گرمی مین دیکھے تو اونہین بہی اس عمر مین اولاد کے ہونے کی امید ہوگئی اور کہا جس نے مریم کے ساتھ ایسا کیا ہے وہ اس پر بہی قادر ہے کہ میری بی بی کو شفا دیدے اور اوس کے اولاد پیدا ہوسکے۔ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ (تو کہا۔ کہ اے پروردگار مجھے بہی تو اپنی جناب سے اچھی اولاد عنایت فرما۔ تو تو سب کی دعائین سنتا ہے۔ پھر جب وہ) انہی لوگون کے بیچ مین (یا یون کہو کہ) محراب مین نماز پڑھ رہے تھے تو اونہین فرشتون نے پکارا) یعنی اونہون نے وہان ایک جوان آدمی کو دیکھا جو جبرئیل تھے۔

اوس جوان کو دیکھکر حضرت زکریا گھبرائے (کہ) اسی مین اوس جوان نے اون سے کہا۔ (اللہ تعالیٰ تم کو یحییٰ کے پیدا ہونے کی بشارت دیتا ہے۔ جو خدا کے حکم کی (یعنی حضرت مسیح ابن مریم کی) تصدیق کرینگے) حضرت یحییٰ ہی سب سے پہلے شخص ہین جو حضرت عیسیٰ پر ایمان لائے اور اون کی نبوت کی تصدیق کی ہے۔ اور یہ واقعہ اس طرح ہوا تھا کہ جب یحییٰ اپنی مان کے پیٹ مین تھے۔ تو اوس وقت اُن کی مان بی بی مریم کے پاس آئین۔ اور اس وقت حضرت عیسیٰ بھی اپنی مان کے پیٹ مین تھے۔ تو حنہ نے بی بی مریم سے پوچھا۔ کیا تم حاملہ ہو۔ اونہون نے کہا۔ کہ تم کیون پوچھتی ہو حنہ نے کہا۔ کہ مین دیکھتی ہون میرے پیٹ کا حمل تمہارے پیٹ کے حمل کو سجدہ کرتا ہے۔ یہی سجدہ کرنا اون کی تصدیق تھی۔ اور بعض لوگون نے یہ بھی کہا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ کے تین برس کی عمر تھی تب اونہون نے اون کی نبوت کی تصدیق کی تھی۔ یہ نام حضرت یحییٰ کا اللہ تعالیٰ نے ہی رکھا ہے۔ پہلے اون سے کوئی شخص اس نام کا نہین گزرا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا (ہم نے اس نام کا کوئی شخص پہلے پیدا نہین کیا تھا۔) اور اللہ تعالیٰ نے اون کی نسبت یہ بھی فرمایا ہے وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا (اور اون کو ہر حال مین جس دن پیدا ہوئے اور جس دن مرینگے اور جس دن پھر دوبارہ اُٹھا کر کھڑے کئے جائینگے امان ہی) اور حضرت یحییٰ حضرت مسیح سے تین برس اور ایک روایت مین ہے کہ چھ مہینے پیشتر پیدا ہوئے تھے۔ اور عورتون سے مباشرت نہین کرتے اور نہ بچون مین کھیلتے تھے قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِيْ عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا (جب زکریا نے یہ بشارت سنی - تو کہا پروردگار میرے لڑکا کیونکر پیدا ہوگا - مین تو اس قدر بوڑہا ہو گیا ہون - اور میری بی بی بانجہ ہے) اون کی عمر اس وقت بانوے برس کی اور ایک روایت مین ہے کہ ایک سو بیس[۱۲] برس کی تھی - اور اون کی بی بی اٹھانوے برس کی تہی (اللہ تعالی نے فرمایا اسی طرح ہوگا - اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے) یہ بات اونہون نے اس امر کے دریافت کرنے کے لیئے کہی تھی - کہ اللہ تعالی مجھے اس بانجہ بی بی سے ہی اولاد عطا فرمائیگا یا کسی اور بی بی سے اس لیئے تعیین کہی تہی - کہ اللہ تعالی کی قدرت کا اوس سے انکار نکلے (عرض کیا - پروردگار میرے اطمینان وتسلی کے لیئے کوئی نشانی ٹہیرا جس سے مین سمجھون کہ میری دعا قبول ہوئی) اللہ تعالی نے فرمایا - نشان جو تم چاہتے ہو یہ ہے - کہ تین دن لوگون سے تم بات نہ کروگے - مگر رمزاً) راوی کہتا ہے کہ اون کے ان نشانی مانگنے کی وجہ سے تعذیباً خدا تعالی نے اون کی زبان بند کر لی تھی - اور رمز کے معنی اشارہ کے ہین -

۱۶۰ - حضرت یحیی کی پیدائش اور اون کا زہد اور عبادت اور خوفِ خدا -

پھر جب حضرت یحیی پیدا ہوئے تو اون کے باپ نے دیکہا - کہ اون کی صورت اچھی اور بدن پر بال تھوڑے انگلیان چھوٹی چھوٹی اور ابروین پیوستہ اور آواز باریک ہے اور باوجود اس کے ایام طفولیت سے ہی اللہ تعالی کی طاعت مین قوی ہین چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا (اور وہ ابہی لڑکے ہی تہے کہ ہمنے اونہین دانائی اور پیغمبری عطا فرمائی تہی -) کہتے ہین - کہ ایک اور اون کے ہمجولیون نے لڑکپن مین اون سے کہا - کہ یحیی چلو کہیلین - اونہون نے کہا - کہ مین کھیل کے لیئے پیدا نہین ہوا ہون - اون کی عادت تہی - کہ وہ گہاس چارہ اور درختون کے

سے کے پتّے کہا کر اپنا پیٹ بہر لیتے تہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جو کی روٹی
کہایا کرتے تہے ایک مرتبہ شیطان اون کے پاس آیا۔ اور اس وقت اون کے
پاس جو کی ایک روٹی تہی۔ شیطان نے اون سے کہا کہ یحییٰ تو تو اپنے آپ کو زاہد کہتا
ہے۔ اور پہر بہی تو نے اپنے پاس جو کی روٹی رکہہ چہوڑی ہے۔ یحییٰ نے کہا ملعون
یہ تو انسان کا قوت ہے۔ ابلیس نے کہا۔ کہ جو شخص مرے گا۔ اوس کے لیے
تہوڑا ہی قوت کافی ہے اس پر بارگاہ ایزدی سے وحی آئی۔ کہ یحییٰ سوچو وہ تم سے کیا
کہتا ہے۔

حضرت یحییٰ لڑکپن مین ہی نبی ہو گیے تہے۔ اور مخلوق کو عبادت الٰہی کی ہدایت کیا
کرتے۔ اور صوف کے کپڑے پہنتے تہے۔ اون کے پاس نہ تو دینار و درہم ہوتا
اور نہ رہنے کو گہر تہا۔ جہان رات ہو جاتی وہین پڑ جاتے۔ اور کوئی لونڈی غلام بہی اونکے
پاس نہ تہا۔ عبادت بہت کیا کرتے تہے۔ ایک مرتبہ اونہون نے اپنے بدن کو دیکہا
تو معلوم ہوا کہ بہت دبلا ہو گیا ہے۔ اس سے وہ روئے۔
اس پر اللہ تعالیٰ کے یہان سے وحی آئی۔ کہ یحییٰ جسم کے دبلے ہونے سے روتے
ہو سبب مجہے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے اگر مین آگ کے اوپر بہی ایک مرتبہ ظاہر
ہو جاؤن تو وہ بہی میرے خوف سے بجائے صوف کے لوہے کی زرہ پہن لیگی۔ یہ سنکر
حضرت یحییٰ رو پڑے۔ اور روتے روتے آنسوؤن کے بہنے سے اون کے
رخسارون کا گوشت اڑ گیا۔ اور دانت دکہائی دینے لگے۔ اون کی مان یہ بات سنکر
اون کے پاس آئی۔ اور حضرت زکریا بہی اخیار کو ساتھ لیے اون کے پاس آئے
اور کہا بیٹے ایسا کیون کرتے ہو۔ حضرت یحییٰ نے کہا۔ کہ تم نے ہی تو مجہے اس کا

حکم دیا ہے۔ تم نے کہا تھا کہ جنت اور دوزخ کے درمیان ایک عقبہ یعنی سخت دشوار گزار مقام ہے۔ کہ اوس سے پار وہی ہو سکتے ہین۔ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا کرتے ہین۔ یہ سنکر زکریا نے کہا۔ اچھا تو روؤ اور عبادت بہی کیے جاؤ۔ پہر اون کی ماں نے نمدہ کے دو ٹکڑے اون کے رخساروں پر رکہہ دیئے۔ کہ اون کے دانت اوس سے چہپ جائین۔ پہر بہی وہ اتنے رویا کرتے کہ وہ تر ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت زکریا جب کبھی وعظ کہتے تو ادہر اودہر دیکہہ لیا کرتے اگر یحییٰ موجود ہوتے تو جنت و دوزخ کا ذکر نہین کیا کرتے تھے۔

۱۶۱ ہیرودوس بادشاہ بنی اسرائیل کا حضرت یحییٰ کو قتل کرنا۔

اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو رسول کر کے بہیجا اور اونہون نے توریت کے بعض احکام منسوخ کر دئے۔ چنانچہ اون احکام منسوخ شدہ مین سے ایک یہ تہا کہ بہائی کی بیٹی سے نکاح ناجایز ہے۔ اور اون کے بادشاہ ہیرودوس کے بہائی کی بیٹی تھی۔ وہ اوسے بہت چاہتا تھا۔ اور اوس کا ارادہ تہا۔ کہ اوس سے نکاح کرلے۔ حضرت یحییٰ نے اوسے اس کی ممانعت کی ہیرودوس کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ ہر روز اوس لڑکی کی ایک درخواست پوری کر دیا کرتا تھا۔ جب اوس لڑکی کی ماں نے یہ حال سنا کہ یحییٰ نے ایسا حکم دیا ہے۔ تو اوس نے اپنی بیٹی سے کہا۔ کہ جب بادشاہ تجھ سے تیری درخواست پوچھے۔ تو اوس سے کہنا میری درخواست یہ ہے کہ یحییٰ ابن زکریا کو ذبح کر ڈال۔ پہر جب وہ لڑکی ہیرودوس کے پاس گئی اور اوس نے اوس سے پوچھا۔ کہ تیری درخواست کیا ہے۔ تو کہا۔ مین چاہتی ہون کہ تو یحییٰ ابن زکریا کو ذبح کر ڈال۔ کہا کچھ اور مانگ۔ بولی کہ مین اور تو کچھ نہین مانگتی۔ جب اوس نے بجز اسکے اور درخواست کرنے سے انکار کیا۔ تو ہیرودوس نے یحییٰ کو بلوایا۔ اور ایک طشت

منگا کر اوس مین اوسے ذبح کرا دیا۔ جب اوس لڑکی نے اون کا سر دیکھا۔ تو کہا آج میری آنکھین ٹھنڈی ہوئین۔ پھر اوپر اپنے قصر کے چڑہی تو وہان سے زمین پر گر پڑی۔ وہان شکاری کتے نیچے کھڑے تھے۔ کتے اوس پر جھپٹ پڑے اور پکڑ کر کہا گئے۔ اور وہ دیکھ رہی تھی کہ مجھے کتے پہاڑ رہے اور کہا رہے ہین۔ اسے دیکھنے کے لیے ایسا ہوا تھا۔ کہ اوس کی آنکھین کتون نے سب سے پیچھے کہائی تھین۔

۱۶۲ حضرت یحیی کے قتل پر بخت نصر کی چڑہائی بنی اسرائیل پر اور اس روایت کی غلطی۔ جس وقت حضرت یحیی قتل ہوئے ہین تو اوس وقت اون کے خون کا ایک قطرہ زمین مین گر پڑا تھا۔ اس قطرہ مین غلیان اور جوشش پیدا ہو گیا۔ اور یہ جوش اوس کا بخت نصر کے پیدا ہونے تک نہ تھمنیا۔ جب بخت نصر قدس مین آیا۔ تو اوس کے پاس ایک عورت آئی۔ اور اوسے اس خون تک لیگئی۔ بخت نصر نے جب اوس کے جوش کو دیکھا تو اوس کے دل مین اللہ تعالی نے یہ خیال ڈالدیا۔ کہ اوس پر لوگون کو قتل کرے جس سے آخر کار اس کا جوش جاتا رہے۔ اس واسطے اوس نے اوس پر آدمیون کو قتل کرنا شروع کیا۔ اور جب ستر ہزار کے قتل پر نوبت پہونچی تب اوس کا جوشش فرو ہوا۔ سدی نے بھی اسی طرح اس واقعہ کو بیان کیا ہے صرف اس قدر اوس مین اختلاف ہے۔ کہ بادشاہ نے اپنی بی بی کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ کیا تھا حضرت یحیی نے اس سے منع کیا۔ اس پر بادشاہ کی بی بی نے اوس سے درخواست کی کہ یحیی کو قتل کردے اور اس نے اون کو بلا کر قتل کر دیا۔ اور اون کا سر طشت مین اپنے سامنے منگایا۔ سر اوس وقت بھی یہی کہتا جاتا تھا۔ کہ وہ تیرے لیے حلال نہین ہے۔ غرضکہ اوس خون کے قطرہ کا جوشش فرو نہین ہوا۔ اس واسطے اوس پر مٹی ڈلوائی۔ اور ڈالتے ڈالتے

شہر کی دیوار کے برابر ڈھیر ہو گیا۔ لیکن اوس خون کا جوش کم نہ ہوا۔

آخر کار خدا تعالیٰ نے بخت نصر کو اون پر مسلط کیا۔ اور وہ ایک بڑی فوج لیکر اون پر گیا۔ اور اونھین شہر مین محصور کیا۔ لیکن اوسے فتح حاصل نہین ہوئی۔ اور اوس نے لوٹنا چاہا۔ اسے مین اوس کے پاس بنی اسرائیل کی ایک عورت آئی۔ اور اوس سے کہا۔ مین سنتی ہون کہ تیرا ارادہ لوٹ جانیکا ہے کہا ہان مجھے یہان بہت عرصہ گزر گیا۔ اور فوج کے پاس سامان رسد نہین رہا ہے۔ اس سے بڑی تکلیف ہو رہی ہے اوس عورت نے کہا۔ کہ اگر مین تجھے شہر فتح کرا دون تو جسے مین حکم کرون تو اوسے قتل کر دیگا۔ اور جب مین کہون کہ قتل نکر تب تو قتل موقوف کریگا۔ بخت نصر نے کہا ہان۔ عورت نے کہا تو اپنے لشکر کے چار حصہ کر۔ اور شہر کے چارون طرف اوسے مقرر کر دے۔ پھر تم آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگو۔ کہ اللہ تعالیٰ یحییٰ کے خون کی برکت سے تو ہمین فتح دیدے۔ چنانچہ بخت نصر کے آدمیون نے ایسا ہی کیا۔ اور شہر کی فصیل گر گئی۔ اور یہ لوگ اوسمین اندر داخل ہو گئے۔

پھر اس بڑھیا نے اونھین حکم دیا۔ کہ حضرت یحییٰ کے خون کے عوض اس قدر لوگون کو قتل کر کہ اون کے خون کا جوش فرو ہو جائے۔ چنانچہ جب اوس نے قتل کرنا شروع کیا۔ تو ستر ہزار آدمی تک قتل کرتا چلا گیا۔ تب جاکر اوس کا جوش فرو ہوا پھر اوس عورت نے کہا بس کر تب اوس نے قتل موقوف کیا اور بیت المقدس کو خراب کر کے حکم دیا۔ کہ اوسمین لاشین بھر دی جائین۔ پھر دانیال وغیرہ سرداران بنی اسرائیل کو جن مین عزریا اور میشائیل بھی تھے اور جالوت کا سرہی تھا اپنے ساتھ لے گیا۔ پھر بخت نصر دانیال کی سب لوگون سے زیادہ خاطر کرنے لگا۔ اس سے مجوسیونکو

حسد ہوا - اور بخت نصر سے اونہون نے اون کی چغلیان کہائین - غرض کہ اسی طرح کی اس راوی نے اور باتین بہی جن کا اوپر ذکر آ گیا ہے - لکھی ہین - کہ ان بزرگان بنی اسرائیل کو درندون کے سامنے ڈالا گیا - اور اون پر فرشتہ آیا اور بخت نصر کی صورت مسخ ہو گئی اور وہ سات برس تک وحشیون مین رہا - لیکن یہ قول اور اور اقوال بہی جن کا ہم نے ذکر نہین کیا ہے کہ بخت نصر ہی نے حضرت یحییٰ ابن زکریا کے قتل پر بیت المقدس کو خراب اور بنی اسرائیل کو قتل کیا اہل سیر اور مورخین کے نزدیک باطل ہین - اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اون سب کا اتفاق ہے - کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل پر اوس وقت چڑہائی کی تھی - جب اونہون نے اپنے نبی شعیا کو ارمیا ابن برخیا کے زمانہ مین قتل کیا تھا - اور ارمیا کے زمانے اور حضرت یحییٰ کے قتل مین چارسو اکسٹھہ برس کا فرق ہے - اور اسے یہود اور نصاریٰ دونو تسلیم کرتے ہین - اور کہتے ہین کہ یہ بات اون کی کتابون اور اسفار مین بخوبی موجود ہے - اور مجوسی بھی اون کے ساتھ بنی اسرائیل پر بخت نصر کی چڑہائی سے سکندر کے مرنے تک موافق ہین - مگر سکندر کے مرنے کے بعد اور یحییٰ کی پیدائش کے درمیان جو مدت ہے اوسمین وہ اون سے مختلف ہین - اور کہتے ہین - کہ ان دونو واقعون مین اکیاون برس کا فرق ہے -

۱۶۳ - گودرز کی بیت المقدس پر چڑہائی اور حضرت یحییٰ کے خون کا جوش قتل سے فرو ہونا

ابن اسحاق نے جو بیان کیا ہے وہ اس طرح ہے وہ کہتا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ بنی اسرائیل جب بابل سے لوٹے تو وہ بیت المقدس مین آکر آباد ہوئے - اور پھر بکثرت ہو گئے بعد ازان اونہون نے پہر گناہون پر کمر باندہی - اور اللہ تعالیٰ نے اون کی طرف

رسول بھیجے۔ ان رسولون کو اون مین سے ایک فریق نے جھٹلایا۔ اور نہ مانا۔ اور ایک فریق نے اون کو قتل کیا۔ ہوتے ہوتے اللہ تعالیٰ نے اونپر حضرت زکریا اور اون کے بیٹے یحییٰ اور عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مبعوث کیا۔ بنی اسرائیل نے زکریا اور یحییٰ کو بھی قتل کر دیا۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ملوک بابل مین سے ایک بادشاہ کو جس کا نام گوورزتھا اون کی طرف بھیجا۔ چنانچہ وہ آکر شام مین اون کے پاس پہونچا۔ جب وہ بیت المقدس مین آیا۔ تو اوس نے ایک بڑے سپہ سالار سے جس کا نام بنوزاذن یا فیروزتھا اور جو ہاتیون کا افسر تھا کہا۔ کہ مین نے قسم کھائی ہے کہ بنی اسرائیل پر اگر مجھے فتح حاصل ہوجائیگی۔ تو اون کو اس قدر قتل کرون گا۔ کہ اون کے خون سے میرے لشکر کے وسط مین ندی بہ جاسے۔ یا یہ کہ اون کا کوئی شخص مارنے کو بھی نہ رہے تب مین چپ رہ جاؤن گا۔ اور اوسے حکم دیا کہ شہر مین جائے اور اونھین قتل کرنا شروع کرے۔ اور یہان تک قتل کرے کہ اون کا خون میرے لشکر مین بہنے لگے۔

پھر بنوزاذان شہر مین گیا۔ اور جہان قربانی کا مقام تھا وہان جاکر کھڑا ہوا۔ وہان اوس نے دیکھا۔ کہ خون جوش کھا رہا ہے۔ اس لیے اوس نے بنی اسرائیل سے پوچھا۔ کہ یہ خون کیون غلیان پر ہے۔ بولے کہ یہ ایک ہماری قربانی کا خون ہے جسے خدا نے قبول نہین فرمایا ہے۔ اس لیے وہ جوش مین ہے۔ کہا تم نے مجھ سے سچ سچ حال نہین بتلایا۔ کچھ اور بات ہوگی۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ ہم سے بادشاہی اور نبوت جاتی رہی ہے۔ اس لیے یہ قربانی ہماری مقبول نہین ہوئی۔

بنوزاذان نے اوس پر تب اون کے سات سو ستر سردار لیے۔ اور اونھین اوس

خون پر قتل کر ڈالا - مگر اوس کا جوش کم نہ ہوا - پھر سات سو عالم لیے اونہین بھی اوس
خون پر ذبح کر دیا - تب بھی جوش فرو نہ ہوا - جب اوس نے دیکھا - کہ خون ٹھنڈا ہی
نہین ہوتا - تو اوس نے کہا - اسرائیلیو سچ سچ کہو اور جو کچھ تمھارے پروردگار نے
حکم کیا ہے اوس پر صبر کرو - تم نے دنیا مین بہت مدت حکومت کی ہے - اور جو
چاہتے وہ کرتے رہے ہو - اگر تم سچ سچ نہ بتاؤ گے تو مین تم مین کوئی شخص نہ
چھوڑونگا جو کسی گھر مین چراغ جلا کر بیٹھے جب اسرائیلیون نے اس سختی اور قتل
کو دیکھا تو اونہون نے صاف صاف کہدیا - کہ یہ ہمارا ایک نبی تھا - اوس نے
ہمین بہت باتون سے منع کیا - کہ یہ نہ کرو - ورنہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا - اور اوس
نے ہمین تمھاری خبر بھی دی تھی مگر ہم نے اوس کی بات کو سچ نہ مانا - اور اوسے
قتل کر دیا - یہ اوسی کا خون ہے - سپہ سالار نے پوچھا کہ اوس کا نام کیا تھا - کہا یحییٰ
بن زکریا - تب اوس نے کہا - کہ اب تم نے سچ سچ کہدیا - ایسے ہی آدمی کے
سبب سے پروردگار نے تم سے انتقام لیا ہے - اور پھر سجدہ مین گر پڑا -

پھر جو لوگ اوس کے پاس موجود تھے اون سے کہا کہ شہر کے دروازے بند
کر دو - اور گودرز کے لشکر کے آدمی یہان سے چلے جائین - جب اوس کے حکم
کی تعمیل ہوگئی - اور صرف بنی اسرائیل رہ گیے تو پھر اوس نے خون سے کہا
یحییٰ تیرے اور میرے پروردگار کو معلوم ہے - جو کچھ تیرے خون کے سبب سے
تیری قوم پر آفت آئی ہے - اور کتنے قتل ہو گیے ہین - اب تو اوس سے پہلے
تھم جا کہ تیری قوم کا کوئی آدمی باقی نہ رہے - اس پر خون کا جوش فرو ہو گیا - اور بنوزاذان
نے قتل موقوف کر دیا - اور کہا مین اوس پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے

ہین۔ اورمین تصدیق کرتا ہون اور مجھے یقین ہے۔ کہ اوس کے سوا اور کوئی پروردگار نہین ہے۔

پہراوس نے بنی اسرائیل سے کہا۔ کہ گوورز نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ مین تمہین اس قدر قتل کرون کہ خون اوس کے لشکر تک بہ کر چلا جائے۔ اورمین اوس کے حکم کے خلاف نہین کرسکتا ہون۔ بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ تو اوس کے حکم کی تعمیل کر اس لیے اوس نے ایک گڑہا کہودایا اور گھوڑے۔ خچر۔ گدہے۔ گائی۔ بیل۔ بکری اونٹ ذبح کرائے۔ اور جب خون بکثرت ہو گیا۔ تب اوس نے اوس پر پانی ڈلوادیا کہ جس سے وہ بہ گیا۔ اور اوس کے لشکر تک چلا گیا۔ اور جن لوگون کو اوس نے پہلے قتل کیا تہا اونہین ذبح کیے ہوئے مویشی پر ڈلوادیا۔ جب گوورز نے دیکہا۔ کہ اوس کے لشکر تک پہونچ گیا تو اوس نے بنوزاذان کو حکم بہیجدیا۔ کہ اون کے کردار کا انتقام ہوچکا قتل موقوف کردے۔

۱۶۴۔ بنی اسرائیل مین دو بڑے بڑے فسادون کی قرآن شریف مین خبر اور اون کا زمانہ یہ دوسرا واقعہ ہے جو اللہ تعالی نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا۔ چنانچہ اوس کا حال اللہ تعالی اپنے نبی محمد صلعم سے قرآن شریف مین اس طرح بیان فرماتا ہے۔

وَقَضَيْنَا إِلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا ○ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ ○ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا مَفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا ○ إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْءٗا وُجُوْهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِيُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِيْرًا ۝ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا ۝

(اور ہم نے اوسی کتاب توریت مین بنی اسرائیل سے صاف صاف کہدیا تھا۔ کہ تم ضرور ملک مین دو دفعہ فساد کرو گے۔ اور دونو دفعہ لوگون پر بڑی زیادتیان بہی کرو گے تو جب اون فسادون مین سے پہلے فساد کا وقت آیا۔ تو ہم نے تمہارے مقابلہ مین اپنے ایسے بندے اُٹھا کر کھڑے کیے۔ جو بڑے سخت گیر تہے اور وہ تمہارے شہرون کے اندر پہیل گیے اور خدا کا وعدہ پورا ہونا ہی تھا۔ پھر ہم نے تم کو دشمنون پر غلبہ دیکر دوبارہ تمہارے دن پہیرے اور مال سے اور بیٹون سے تمہاری مدد کی۔ اور تم کو بڑے جتھے والا بنا دیا۔ اگر اوسوقت تم نے اچہے کام کیے تو اپنے ہی ذاتی فائدہ کے لیے اچہے کام کیے۔ اور اگر بُرے کام کیے تو بہی اپنے ہی لئے۔ پہر جب دوسرے فساد کا وقت آیا۔ تو پہر ہمنے اپنے دوسرے بندون کو اُٹھا کر کھڑا کیا۔ کہ تمکو اس قدر مارین۔ کہ تمہارے مُنہ بگاڑ دین (اور تمہاری شکلین نہ پہچان پڑین) اور جس طرح پہلی دفعہ مسجد بیت المقدس مین گہسے تہے۔ اور اوس کو لوٹا کہسوٹا تھا اوسی طرح اس دفعہ پہر اوس مین گہسین۔ اور جس چیز پر قابو پائین۔ توڑ پہوڑ اوس کا ستیاناس کر دین۔ اب بہی عجب نہین کہ تمہارا پروردگار تم پر رحم فرمائے۔ اور اگر تم پہر پہلی سی شرارتین کرو گے۔ تو ہم بہی پھر وہی کرینگے جو پہلے کیا تھا یعنی سزا دینگے۔ اور ہمنے کافرون کے لیے جہنم کا جیلخانہ تیار کر رکہا ہے)

اور ان دونو واقعون مین سے پہلا واقعہ بخت نصر کا اور اوس کے لشکر کا تھا۔ پہر اللہ سبحانہ تعالی نے اونہین دشمنون پر غلبہ دیکر اون کے دن پہیر دیئے۔ اوس کے

بعد یہ دوسرا واقعہ گودرزا دراوس کے لشکر کا ہوا۔ یہ بڑا واقعہ تہا۔ اسمین ملک خراب ہوا۔ مرد مارے گیے بال بچے قید ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا اور بعض اہل علم کہتے ہین۔ کہ یحییٰ کا قتل اردشیر بن بابک کے زمانے مین ہوا ہے۔ اور یہ بہی بیان کرتے ہین۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے اوٹھ جانے سے ایک سال چھ ماہ قبل اون کا قتل ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

حضرت زکریا کا قتل

۱۶۵۔ حضرت زکریا کا خوف سے بہاگ کر ایک درخت مین گہسنا اور بنی اسرائیل کا اونہین چیر ڈالنا

جب حضرت یحییٰ قتل ہو گیے۔ اور اون کے باپ کو معلوم ہوا۔ تو وہ بہی خوف سے بہاگے اور بیت المقدس کے پاس ایک باغ مین گہسے جسمین بہت درخت تہے پادشاہ نے اون کے پیچہے اون کی تلاش مین آدمی بہیجے۔ ادہر حضرت زکریا ایک درخت کے پاس ہو کر گزرے۔ درخت نے اون کو پکارا۔ اور کہا نبی اللہ میرے پاس آو۔ جب وہ اوس کے پاس گیے۔ تو وہ چر گیا۔ اور اوس مین گہس گیے۔ اور درخت جیسا کہ تہا پہر ویسا ہی ہو گیا۔ اور زکریا اوس کے اندر رہ گیے۔ پیچہے ابلیس آیا۔ اور اون کی چادر کا پلو پکڑ لیا۔ اور درخت سے باہر نکال لیا۔ تاکہ جب تلاش کرنے والون کو خبر دے۔ تو اس پلو کو دکہا کر اپنی بات کو سچ ثابت کرے۔ پہر وہ ڈہونڈہنے والون کے پاس آیا اور اونہین خبر دی۔ اور پوچہا کہ تم کیا ڈہونڈہتے ہو۔ کہا ہم زکریا کو دیکہتے ہین۔ کہا اوس نے اوس درخت پر سحر کیا ہے۔ اور اس سبب سے درخت چر گیا اور وہ اوسمین گہس گیا ہے۔ اونہون نے کہا ہم کیونکر تجہے سچا سمجہین۔ ابلیس نے کہا مین تمہین

ایک نشانی دکہاتا ہون - جس سے تم میری بات کو سچ سمجہہ جاوٴگے - پہر اوس نے
اونہین چادر کا پلو دکہایا - تب اونہون نے کلہاڑی لی - اور درخت کے دو ٹکڑے
کیے - اور اوسے آرہ سے چیر ڈالا - اس سے حضرت زکریا مر گئے - تب
اللہ تعالیٰ نے دنیا کے ایک بڑے خبیث کو اسرائیلیون پر مسلط کر دیا - اور اوس
نے اون کا انتقام لیا -

یہ بہی کہتے ہین کہ اون کے قتل کا سبب یہ تہا - کہ ابلیس بنی اسرائیل کی مجالس
مین آیا اور زکریا پر مریم کے ساتہ زنا کرنے کی تہمت لگائی - اور اون سے کہا - کہ زکریا
کے سوا اور کون ہے جس سے وہ حاملہ ہوئی ہو - یہی شخص اوس کے پاس جایا
آیا کرتا ہے - اس پر بنی اسرائیل نے اونہین ڈہونڈہا - اور وہ بہاگ گیے - بعد اسکے
اوسیطرح کا بیان ہے جیسا اوپر گزرا -

حضرت مسیح علیہ السلام کی ولادت و نبوت اور اخیر وقت تک کے حالات

۱۶۶ - حضرت مسیح کی پیدائش کا زمانہ اور اون کی اور اون کی ماں مریم کی عمر وغیرہ -

اور حضرت مسیح کی ولادت ملوک طوائف کے زمانے مین ہوئی ہے - مجوس کہتے ہین -
کہ جب سکندر سرزمین بابل پر غالب ہوگیا ہے اوس سے پینسٹھ برس بعد حضرت مسیح
پیدا ہوئے ہین - اس وقت اشکانیون کی حکومت کو اکیاون برس گزرے تہے
لیکن نصاریٰ کہتے ہین - کہ سرزمین بابل پر سکندر کے غلبہ سے تین سو تریسٹھ (۳۶۳) برس
بعد اون کی پیدائش ہوئی ہے - اور یہ بہی کہتے ہین - کہ حضرت مسیح کی پیدائش سے
چھ (۶) مہینے پیشتر حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تہے - اور بی بی مریم تیرہ برس کی عمر مین اور

ایک روایت مین ہے پندرہ برس اور کسی کسی کے نزدیک بئیس برس کی عمر مین حاملہ ہوئی تھین - اور حضرت عیسی کی عمر اوس وقت کہ وہ اوٹھائے گیے بتیس برس اور کچھہ روز کی ہوئی تھی - اور مریم اس کے بعد چھہ برس اور زندہ رہین - اس لیے اون کی کل عمر اکیاون برس کی ہوئی - اور حضرت یحیی حضرت عیسی کے اوٹھ جانے سے قبل قتل ہوے ہین - اور حضرت مسیح تیس سال کی عمر مین نبی اور رسول ہوئے تھے -

۱۶۷ - مریم کا یوسف سے منسوب ہونا اور ساتھہ ساتھہ رہنا اور فرشتہ کا ایک تالاب پر آکر اونہین حاملہ کرنا

بی بی مریم کو جو کنیسہ کی خدمت کے واسطے محرر کر دی گئی تھین اون کا حال تو ہم اوپر ذکر کر چکے ہین - بی بی مریم اور اون کے چچا کا بیٹا یوسف ابن یعقوب ابن ماثان جو بڑہئی تھا کنیسہ کی خدمت کیا کرتے تھے - اور یوسف حکیم اور نجار تھا - اپنے ہاتھہ سے کام کرتا اور اوس سے صدقہ دیا کرتا تھا - اور نصاری کہتے ہین - کہ بی بی مریم اس یوسف کے ساتھہ منسوب ہوئی تھین - مگر یوسف نے ابھی اون کے ساتھہ قربت نہین کی تھی ان کی قربت حضرت مسیح کے اوٹھ جانے کے بعد ہوئی ہے - واللہ اعلم -

ان دونو کا یہ قاعدہ تھا - کہ جب بی بی مریم اور یوسف کا پانی ہو چکتا - تو دونو اپنے گھڑے لیتے اور اوس تالاب مین جاتے جہان پانی تھا اور وہان سے پانی لیا کرتے اور پہر کنیسہ کو لوٹ آیا کرتے تھے - اوس روز کہ جب مریم سے جبرئیل ملے ہین اون کا پانی ختم ہو چکا تھا - اونہون نے یوسف سے کہا - کہ چلو پانی لے آئین - یوسف نے کہا میرے پاس تو پانی ہے - اور کل تک کافی ہوگا - اس لیے مریم نے اپنا گھڑا لیا - اور اکیلی پانی لینے کے لیے چلی گئین - اور اوس تالاب مین پہونچین - وہان اونہون نے جبرئیل کو دیکھا - جنہین اللہ تعالی نے خاص آدمی کی صورت مین متمثل

کر دیا تھا۔ جبرئیل نے کہا مریم اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ کہ مین تمہین ایک پاک سرشت لڑکا دون۔ قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا ○

(بی بی مریم نے کہا کہ اگر تم تقی ہو تو مین تم کو خدا کا واسطہ دیتی ہون کہ تم میرے سامنے سے ہٹ جاؤ) تقی ہو یعنی اللہ تعالیٰ کے مطیع ہو۔ اور ایک روایت مین ہے کہ تقی ایک آدمی کا نام تھا وہ سمجھین کہ یہ وہی شخص ہے۔ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا ○ قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا ○ قَالَ كَذَٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا

(جبرئیل نے کہا۔ کہ مین تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ ہون۔ اور اس غرض سے آیا ہون۔ کہ تم کو ایک پاک سرشت لڑکا دون۔ بی بی مریم نے کہا کہ میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے۔ مجھکو تو کسی مرد نے چھوا تک بھی نہین ہے اور نہ مین باغی (یعنی زانیہ) ہون۔ جبرئیل نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ جیسے مین کہتا ہون۔ تمہارے پروردگار نے کہا ہے کہ یہ بات کہ تمہارے لڑکا پیدا کر دون مجھ پر آسان ہے اور اوس سے غرض یہ ہے۔ کہ لوگون کے لیے ہم اوس کو اپنی قدرت کی ایک نشانی بنائین۔ اور دنیا مین اوسے اپنی رحمت کا ذریعہ قرار دین اور یہ بات ہمارے یہان سے فیصل ہو چکی ہے۔) جب جبرئیل نے یہ بات کہی تو بی بی مریم نے اللہ کے حکم کے واسطے سر تسلیم خم کر لیا۔ اور اونہون نے اون کی کرتی کے گریبان مین پھونک دیا اور واپس چلے گئے۔ اور اون کو حمل رہ گیا۔ پھر اونہون نے اپنا گھڑا بھرا۔ اور اپنے مکان کو لوٹ آئین۔

۱۶۸۔ یوسف کا مریم کے حاملہ ہونے پر پریشان ہونا اور مریم سے اوسکا حال پوچھنا

بی بی مریم اور اون کے چچا کا بیٹا یوسف نجار عبادت مین ایسے مشہور تھے۔ کہ کوئی شخص

اون سے بڑہکر نہین سمجہا جاتا تھا۔ اور یہ یوسف اون کے ساتھ رہا کرتا تہا۔ اور جب
اوسے مریم کے حاملہ ہونے کی خبر ہوئی۔ تو سب سے اول اوسی نے اس بات
کو بُرا سمجہا۔ اور اوسے یہ بات دیکھکر نہایت حیرت ہوئی۔ اور اس سوچ مین ہوا
کہ اس کا سبب کیا قرار دے۔ جب اوس نے چاہا۔ کہ اون پر تہمت لگائے۔
تو اوسے اون کی پارسائی کا خیال ہوتا تھا۔ اور اسی کے ساتھ یہ بہی جانتا تہا
کہ وہ مجہہ سے کبہی ایک ساعت کو علیحدہ بھی نہین ہوئی ہین۔ اور جب یہ چاہتا
تہا کہ اونہین اس عیب سے بری سمجھے۔ تو بہی حمل کو دیکھکر بری بہی نہین سمجہہ سکتا تہا
جب یہ متضاد خیالات نے اوس کے دل مین گرانی کی۔ تو اوس نے بی بی مریم سے
کہا اور اس طرح تمہید کی۔ کہ تیری طرف سے میرے دل مین ایک ایسی بات
آئی ہے۔ کہ جسے مین چاہتا ہون فراموش کردون اور چہپا ڈالون۔ مگر مین نے ہرچند
کوشش کی۔ لیکن مین اپنے ارادہ مین کامیاب نہ ہوا۔ اس لیے کچہہ کہنا چاہتا
ہون۔ مریم بولین کہو کوئی اچھی بات۔ یوسف نے کہا مجھے یہ بتا۔ کہ بغیر تخم کے بہی
کبھی کہیتی پیدا ہوا کرتی ہے۔ کہا ہان ہوتی ہے۔ یوسف نے کہا کوئی درخت بغیر
بارش کے پیدا ہوتا ہے۔ کہا ہان ہوتا ہے۔ یوسف نے کہا کبہی بے مرد کے بہی
بچا پیدا ہوتا ہے۔ کہا ہان ہوتا ہے۔ بی بی مریم نے کہا۔ تجھے نہین معلوم جب خدا تعالی
نے پہلے کہیتی پیدا کی تو تخم کہان تہا۔ اور جب درخت پہلے پیدا کیے۔ تو اوس وقت
بارش کہان تھی۔ اوسی پروردگار نے بارش کو درختون کی زندگانی قرار دیدیا ہے۔ لیکن
جب اوس نے اونہین پیدا کیا تہا تو ہر ایک شئے کو الگ الگ پیدا کیا تھا۔ کیا تو
یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالی کو بغیر تخم اور بارش کے نباتات کے پیدا کرنے کی طاقت

نہین ہے۔ یوسف نے کہا مین تو یہ نہین کہتا۔ بلکہ مین یہ سمجھتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کرنا چاہے اوس پر قادر ہے۔ وہ جب کچھ کرنا چاہتا ہے تو "کُن" (یعنی ہوجا) کہدیتا ہے اور چیزین ہوجاتی ہین۔ مریم نے کہا تجھے کیا یہ نہین معلوم۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آدم و حوا کو بغیر مرد عورت کے پیدا کیا ہے۔ کہا بے شک۔ جب مریم نے ایسی ایسی باتین کہین تو یوسف کے دل مین خیال بیٹھ گیا۔ کہ مریم پر یہ عنایت کچھ خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اوسے چھپاتی ہے۔ اس لیے اب اور زیادہ پوچھنا مناسب نہین ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ مریم حیض کی حالت مین ایک طرف کو حجرہ دن مین چلی گئی تھین اور دیوار کے اوس طرف ایک پردہ مین ہوگئی تھین۔ جب حیض سے وہ طاہر ہوگئین۔ تو اونہون نے ایک مرد کو دیکھا۔ اور باقی وہ ہی مضمون ہے جو اوپر آیات قرآنیہ کا ذکر کیا گیا۔

۱۶۹۔ زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل کو سجدہ کرنا اور مریم کے حمل کی مدت۔

جب بی بی مریم حاملہ ہوگئین۔ تو اون کی خالہ حضرت زکریا کی بی بی رات کو اون سے ملنے کو آئین۔ جب مریم نے اوس کے لیے دروازہ کھولا۔ تو وہ اوسے چپٹ گئین۔ حضرت زکریا کی بی بی بولی۔ کہ مین حاملہ ہون۔ مریم نے اوس سے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میرے پیٹ کا حمل تیرے پیٹ کے حمل کو سجدہ کرتا ہے پھر زکریا کی بی بی کے پیٹ سے یحیٰی پیدا ہوئے۔

بی بی مریم کے حمل کی مدت کی نسبت علما کا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتے ہین کہ نو مہینے حمل رہا۔ یہ نصاریٰ کا قول ہے۔ اور کوئی کہتے ہین آٹھ مہینے حمل رہا۔ یہ ایک دوسرا

معجزہ ہوا۔ کیونکہ آٹھہ مہینے کا بچا اون کے سوا اور کبھی زندہ نہین رہا۔ اور کوئی حمل کی مدت چھہ مہینے اور کوئی تین ساعت اور کوئی ایک ہی ساعت بتاتے ہین۔ اور یہی بات قرآن شریف کے ظاہری الفاظ سے مستنبط ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ (جب جبرئیل نے اونہین لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ تو وہ حاملہ ہوگئین۔ اور ایک الگ دور مکان مین جا بیٹھین) یہان اللہ تعالی نے انۡتَبَذَتۡ پر ف لا کر تعقیب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسی وقت (درد کی علامتین شروع ہوگئین۔ اور اسی لیے) وہ الگ ہوگئین (مگر یہ ابن اثیر کا خیال صحیح نہین ہے۔ وہ اس حمل رہنے کے شرم کے باعث الگ ہوگئی تھین)

۱۷۰۔ بی بی مریم کا دردزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے پاس چلا جانا۔

جب بی بی مریم کو دردزہ کے آثار معلوم ہوئے تو وہ شرقی محراب کی طرف چلین۔ اور سب سے دور چلی گئین۔ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا (پھر وہ دردزہ کے سبب سے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس چلی گئین۔ اور) جب دردزہ ہونے لگا تو لوگون کی شرم سے (اونھون نے کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو مین اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور نسیا منسیا ہوگئی ہوتی) یعنی دنیا سے میرا ذکر میرا نشان مٹ گیا ہوتا۔

بی بی مریم کہتی ہین۔ کہ جب مین ایام حمل مین اکیلی ہوتی تو عیسی مجھ سے باتین کرتے اور مین اون سے باتین کیا کرتی تھی۔ اور جب ہمارے پاس کوئی انسان ہوتا تو مین اپنے شکم مین سے اون کی تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتی تھی۔ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ

نہین ہے۔ یوسف نے کہا مین تو یہ نہین کہتا۔ بلکہ مین یہ سمجھتا ہون۔ کہ اللہ تعالی جو کرنا چاہے اوس پر قادر ہے۔ وہ جب کچھ کرنا چاہتا ہے تو "کُن" (یعنی ہوجا) کہدیتا ہے اور چیزین ہوجاتی ہین۔ مریم نے کہا تجھے کیا یہ نہین معلوم۔ کہ اللہ تعالی نے آدم و حوا کو بغیر مرد عورت کے پیدا کیا ہے۔ کہا بے شک۔ جب مریم نے ایسی ایسی باتین کہین تو یوسف کے دل مین خیال بیٹھ گیا۔ کہ مریم پر یہ عنایت کچھ خدا کی طرف سے ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اوسے چھپاتی ہے۔ اس لیے اب اور زیادہ پوچھنا مناسب نہین ہے۔

ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ کہ مریم حیض کی حالت مین ایک طرف کو حجرہ دن مین چلی گئی تھین اور دیوار کے اوس طرف ایک پردہ مین ہوگئی تھین۔ جب حیض سے وہ طاہر ہوگئین۔ تو اونہون نے ایک مرد کو دیکھا۔ اور باقی وہ ہی مضمون ہے جو اوپر آیات قرانیہ کا ذکر کیا گیا۔

۱۶۹۔ زکریا کی بی بی کے حمل کا مریم کے حمل کو سجدہ کرنا اور مریم کے حمل کی مدت۔

جب بی بی مریم حاملہ ہوگئین۔ تو اون کی خالہ حضرت زکریا کی بی بی رات کو اون سے ملنے کو آئین۔ جب مریم نے اوس کے لیے دروازہ کھولا۔ تو وہ اوسے چپٹ گئین۔ حضرت زکریا کی بی بی بولی۔ کہ مین حاملہ ہون۔ مریم نے اوس سے کہا کہ مین بھی حاملہ ہون۔ زکریا کی بی بی بولی۔ کہ میرے پیٹ کا حمل تیرے پیٹ کے حمل کو سجدہ کرتا ہے پھر زکریا کی بی بی کے پیٹ سے یحیی پیدا ہوئے۔

بی بی مریم کے حمل کی مدت کی نسبت علما کا اختلاف ہے۔ کوئی تو کہتے ہین کہ نو مہینے حمل رہا۔ یہ نصاری کا قول ہے۔ اور کوئی کہتے ہین آٹھ مہینے حمل رہا۔ یہ ایک دوسرا

معجزہ ہوا۔ کیونکہ آٹھہ مہینے کا بچا اون کے سوا اور کبھی زندہ نہین رہا۔ اور کوئی حمل کی مدت چھہ مہینے اور کوئی تین ساعت اور کوئی ایک ہی ساعت بتاتے ہین۔ اور یہی بات قرآن شریف کے ظاہری الفاظ سے مستنبط ہوتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ (جب جبرئیل نے اونہین لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ تو وہ حاملہ ہوگئین۔ اور ایک الگ دور مکان مین جا بیٹھین) یہان اللہ تعالی نے اَنۡتَبَذَتۡ پر ف لاکر تعقیب کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوسی وقت (درد کی علامتین شروع ہوگئین۔ اور اسی لیے) وہ الگ ہوگئین (مگر یہ ابن اثیر کا خیال صحیح نہین ہے۔ وہ اس حمل رہنے کے شرم کے باعث الگ ہوگئی تھین)

۱۷۰۔ بی بی مریم کا دردزہ کے وقت ایک کھجور کے درخت کے پاس چلا جانا۔ جب بی بی مریم کو دردزہ کے آثار معلوم ہوئے تو وہ شرقی محراب کی طرف چلین۔ اور سب سے دور چلی گئین۔ فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ ۚ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَكُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا (پھر وہ دردزہ کے سبب سے ایک کھجور کے درخت کی جڑ کے پاس چلی گئین۔ اور) جب دردزہ ہونے لگا تو لوگون کی شرم سے (اونھون نے کہا۔ کہ کیا اچھا ہوتا جو مین اس سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور نسیا منسیا ہوگئی ہوتی) یعنی دنیا سے میرا ذکر مرا نشان مٹ گیا ہوتا۔

بی بی مریم کہتی ہین۔ کہ جب مین ایام حمل مین اکیلی ہوتی تو عیسی مجھ سے باتین کرتے اور مین اون سے باتین کیا کرتی تھی۔ اور جب ہمارے پاس کوئی انسان ہوتا تو مین اپنے شکم مین سے اون کی تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتی تھی۔ فَنَادٰٮهَا مِنۡ تَحۡتِهَاۤ

اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا (پھر جبرئیل نے اوس سے) یعنی پہاڑ کے نیچے سے (یا یون کہو کہ اوس چشمہ سے جو مریم کے تلے خدا کی قدرت سے بہ نکلا تھا اونہین آواز دی کہ رنجیدہ خاطر نہو۔ دیکھو تیرے پروردگار نے تیرے نیچے ایک سری کر دی ہے) سری کے معنی ہین چھوٹی ندی جسے اللہ تعالیٰ نے اون کے نیچے بہا دیا تھا۔ اب بعض تو اس آیت کو مِنْ تَحْتِهَا بکسر المیم پڑھتے ہین اور جبرئیل کو منادی بتاتے ہین۔ کہ ندا جبرئیل نے دی تھی اور بعض اوسے مَنْ تَحْتَهَا بفتح المیم پڑھتے ہین اور کہتے ہین۔ کہ یہ حضرت عیسیٰ کا قول ہے جنہین اللہ تعالیٰ نے اسی وقت سے نطق دیدیا تھا وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ○ (اور کھجور کی جڑ کو پکڑ کر اپنی طرف کو ہلاؤ) کہتے ہین کہ یہ جڑ کٹی ہوئی تھی۔ جب بی بی مریم نے اوسے ہلایا۔ تو وہ کھجور کا ایک درخت ہوگئی۔ اور ایک روایت ہے کہ وہ کٹی ہوئی ڈالی تھی۔ جب اونپر دردزہ کی شدت ہوئی۔ تو اونہون نے اوسے پکڑ لیا۔ کہ اسی مین وہ کھڑی ہوکر ہری اور پہل دار ہوگئی۔ اور اون سے کہا گیا۔ وھزی الیك بجذع النخلة (تم پر پکے پکے تازی کھجورین جھڑ پڑینگی) پھر تازی کھجورین گر پڑین۔ فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا (پھر مزہ سے کھجورین کھاؤ اور چشمہ سے پانی پیو۔ اور بیٹے کو دیکھ دیکھ آنکھین ٹھنڈی کرو۔ پھر جب کوئی آدمی تم کو نظر پڑے تو اوس سے اشارہ سے کہو کہ مین نے خدا کے لیے روزہ کی منت مان رکھی ہے۔ آج مین کسی انسان سے بات چیت نہ کرونگی) اوس زمانہ مین یہ دستور تھا۔ کہ جو شخص روزہ رکھتا تو شام تک وہ کسی سے بات نہین کرتا تھا۔

جب بی بی مریم کا بچا پیدا ہوگیا۔ تو ابلیس نکلا	۱۷۱۔ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے پر اسرائیلیون

کا بی بی مریم کو مطعون کرنا۔ | اور بنی اسرائیل سے جا کر کہا۔ کہ مریم کے بچہ ہوا

ہے۔ تو وہ لوگ مریم کی تلاش مین آئے۔ اور چارون طرف خوب تلاش کیا۔ فَاَتَتْ بِهٖ
قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ (پہر مریم لڑکے کو گود مین لے اپنے لوگون کے پاس آئین) یہ بہی ایک روایت
ہے۔ کہ یوسف نجار نے بچے کو چالیس روز تک ایک غار مین رکہا تہا۔ اوس کے بعد
وہ مریم کے لوگون کے پاس اوسے لایا تہا قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا
یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا فَاَشَارَتْ
اِلَیْهِ ۝ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ۝ قَالَ اِنِّیْ
عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ۝ وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ
وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا (جب اونہون نے بچے کو دیکہا۔ تو کہنے لگے
مریم یہ تو تو نے بہت ہی برا کام کیا ہے۔ ہارون کی بہن (جس سے مراد ہارون موسی کے بہائی نہین بلکہ
مریم کا کوئی بہائی مراد ہے) نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تہا۔ اور نہ تیری مان ہی بدکار تہی) یہ تو نے کیا حرکت کی
بی بی مریم حضرت ہارون کی نسل سے تہین۔ جو حضرت موسی کے بہائی تہے۔

یہ ایک روایت اس طرح لکہی ہوئی ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ وہ ہارون کی نسل سے
نہ تہین۔ وہ سبط یہودا ابن یعقوب کی نسل سے اور سلیمان بن داؤد کے خاندان مین تہین۔ یہ لوگ
صالح اور نیک مشہور تہے۔ اور حضرت ہارون لاوی بن یعقوب کی نسل مین تہے۔ پہر بی بی مریم نے
وہ ہی جواب اون کو دیا جس کا بعد مین اللہ تعالی نے اونہین حکم دیا تہا۔ جب اونہون نے چاہا
کہ بی بی مریم جواب دین (تب مریم نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔) وہ اس سے بڑے غصہ مین آئے
(اور کہنے لگے) کہ تیرا مسخرہ پن تو ہمین تیری بدکاری سے بہی برا معلوم ہوتا ہے (بہلا ہم گود کے بچے
سے کیسے بات کرین) یہ سنکر (وہ) یعنی حضرت عیسی (بول اوٹہے۔ کہ مین اللہ کا بندہ ہون۔ اوس

اوس نے مجھ کو کتاب (انجیل) عنایت فرمائی اور مجکو پیغمبر بنایا ہے۔ اور مین کہین ہی رہون مجھے بابرکت کیا ہے اور مجھے حکم دیا ہے۔ کہ جب تک مین زندہ رہون نماز پڑہون اور زکوۃ دیا کرون۔) اس مین حضرت عیسیٰ نے سب سے اول عبودیت کا اقرار کیا۔ تاکہ جو لوگ اون کی الوہیت کے معتقد ہین اون کے برخلاف اچھی بڑی حجت قایم ہوجائے۔ اس وقت بی بی مریم کے لوگون نے ہاتھون مین پتہر اُٹھا لئے تھے۔ کہ اونہین سنگسار کردین۔ لیکن جب اون کے بیٹے نے کلام کیا۔ تو اونہون نے مریم کو چھوڑ دیا۔ پھر حضرت عیسیٰ اوس وقت تک نہ بولے جب تک کہ اون کی عمر اور بچون کی طرح باتین کرنے کی نہ ہوگئی۔

۱۷۲۔ یوسف نجار کا مریم اور اون کے بچے کو مصر کو لیجانا۔

پھر بنی اسرائیل نے کہا۔ کہ مریم کو حمل زکریا سے ہوا ہوگا یہی اوس کے پاس جاتا آتا تھا۔ اسواسطے وہ زکریا کی تلاش مین چلے۔ کہ جاکر مار ڈالین۔ زکریا یہ سنکر بہاگے۔ پھر اونہون نے جاکر اور اونہین پکڑکر مار ڈالا۔ اس باب مین اختلاف بہی ہے۔ روایتین مختلف ہین۔ جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔

یہ بہی کہتے ہین کہ جب مریم کے نفاس کا زمانہ قریب آیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے مریم پر وحی بہیجی کہ تو اپنے لوگون کے ملک سے نکل جا۔ کیونکہ اگر وہ تجھے دیکھینگے تو تجھی شرمندہ کرینگے اور چڑاینگے اور تجھے اور تیرے بچے کو مار ڈالینگے۔ اس واسطے یوسف نجار نے مریم کو لیا۔ اور مصر کی طرف چلدیا۔ پھر جب وہ مصر کے حدود مین پہونچا۔ تو وہان مریم کے دردزہ شروع ہوا۔ اور جب بچا پیدا ہوا۔ تو اونہین بڑا رنج ہوا۔ تب اون سے کہا گیا۔ کہ رنجیدہ نہ ہو۔ تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کہجور کی جڑ کو پکڑکر اپنی طرف ہلاؤ۔ تم پر پکی پکی تازہ کہجورین جہڑ پڑینگی۔ پھر اونہین کہاؤ پیو۔ اور آنکھین ٹھنڈی کرو اور تم کو کوئی

آدمی نظر پڑے تو کہدینا کہ مین نے خدا کے لیے روزہ کی منت مان رکھی ہے تو مین کسی آدمی سے آج بات نہین کرسکتی۔ پہر اون پر تازہ تازہ کہجورین ٹوٹ ٹوٹ کر گرتی تھین اور یہ موسم سرما کا تہا۔

۱۷۳۔ حضرت عیسیٰ کی ولادت سے شیاطین کی حالت۔

جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ تو تمام بت اوندہے ہوگیے اور شیاطین پر ایک اضطراب پہیل گیا۔ اس سے وہ اکٹھے ہوکر ابلیس کے پاس آئے۔ جب اوس نے اون کو دیکھا۔ تو پوچہا کہ کیا ہے۔ اونہون نے اپنا حال بیان کیا۔ تو ابلیس نے کہا۔ کہ زمین پر کہین کوئی نیا واقعہ ہوا ہوگا اور یہ کہکر اوڑا۔ اور اون کے پاس سے چلدیا۔ اور وہان پہونچا جہان حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تہے۔ وہان اوس نے فرشتون کو دیکھا۔ کہ اونہین گہیرے ہوئے ہین۔ تو اوس نے جانا۔ کہ یہین پر کوئی بات ہوئی ہے۔ لیکن فرشتون نے اوسے حضرت عیسیٰ تک نہین جانے دیا۔ اس واسطے وہ اپنے لوگون کے پاس لوٹ آیا۔ اور اون سے اس کا حال بیان کیا۔ اور کہا۔ کہ کوئی عورت بچا نہین جنتی مگر مین ہمیشہ وہان موجود ہوتا ہون۔ صرف یہی ایک ایسا پیدا ہوا ہے جہان مین نہین پہونچ سکا ہون۔ البتہ مجہے امید ہے۔ کہ اس بچے کے سبب سے جتنے لوگون کو ہدایت ہوگی۔ اون سے زیادہ مین اوس کی وجہ سے گمراہ کرونگا۔ پہر مریم اپنے بچے کو مصر کو لیگئین اور وہان اوسے بارہ برس تک چہپائے رہین۔

۱۷۴۔ بی بی مریم کے مصر جانے کا سبب

مگر میرے نزدیک تو وہ ہی پہلا قول کہ عیسیٰ اپنی قوم کے ملک مین پیدا ہوئے صحیح ہے۔ کیونکہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے قول فاتت بہ قومہا تحملہ اور کیف نکلم من کان فی المہد صبیا سے مستنبط ہوتی ہے۔ اور یہ بہی کہتے

ہین۔ کہ حضرت مسیح کے پیدا ہونے کے بعد مریم اونہین مصر کو لے گئی تھین۔ اور اونکے ساتھ یوسف نجار بہی تھا۔ اور اس آیت وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ (اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ اور اون کی ماں مریم کو اپنی قدرت کی نشانی بنایا۔ اور اون دونو کو ایک اونچی جگہ پر جو ٹھیرنے کے قابل اور شاداب بھی تھی لیجا کر پناہ دی) ہین جو ربوۃ کا اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے اوس سے بہی مصر کا ملک مراد ہے۔ اور بعض یہ بہی کہتے ہین۔ کہ ربوۃ سے دمشق اور کسی کسی کے نزدیک بیت المقدس وغیرہ مراد ہے۔ اور اس ہجرت کا سبب بنی اسرائیل کے بادشاہ کا خوف تھا۔ یہ بادشاہ روم کی طرف سے تھا۔ اور اوس کا نام ہیرودس تھا یہودیون نے اوسے بہکا دیا تھا۔ کہ اونہین قتل کر دے۔ اس لیے مریم اور اون کے شوہر یوسف مصر کو چلے گئے۔ اور وہین بارہ برس تک مقیم رہے۔ جب یہ بادشاہ مر گیا تو توپہر شام کو لوٹ آئے۔ یہ بہی کہتے ہین کہ ہیرودس نے اون کے قتل کا ارادہ نہین کیا تہا۔ بلکہ جب تک حضرت عیسیٰ اُٹھائے نہ گیے تب تک اوس نے ان کا حال بہی نہین سنا تھا۔ مریم اور یوسف کو جو خوف ہوا تھا وہ صرف یہودیون سے ہی تھا واللہ اعلم۔

حضرت مسیح کی نبوت اور اون کے بعض معجزات

۱۷۵۔ حضرت عیسیٰ کا بے دیکھے چورونکو بتانا اور خالی مٹکونمین شراب پیدا کر دینا۔

جب بی بی مریم مصر مین تھین۔ تو ایک دہقان کے مکان مین رہا کرتی تہین۔ جس کے مکان مین فقرا اور مساکین آ کر ٹھیرا کرتے تھے کہین اوس کے مکان مین کچھ چوری ہو گئی۔

لیکن اوس دہقان نے کسی مسکین پر تہمت نہ لگائی۔ اس سے بی بی مریم کو بڑا ملال ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ کہ اون کی مان آزردہ اور ملول ہین۔ تو کہا۔ کہ کیا مین چوری کے مال کا تم کو پتہ بتادون۔ مریم نے کہا۔ ہان۔ حضرت عیسیٰ نے کہا۔ کہ یہ مال ایک اندہے اور ایک لنجے نے ملکر چرایا ہے۔ اندہا لنجے کو اوٹھا کر لایا تھا۔ اور اوس نے چوری کی تھی۔ لوگون نے اندہے سے کہا کہ لنجے کو اوٹھا کر لیچل۔ بولا کہ مجھہ مین اس قدر طاقت کہان ہے۔ حضرت مسیح نے اوس سے کہا۔ کل شام جب تم نے چوری کی تو اوسے کیسے اُٹھا کر لایا تہا۔ آخرکار اونہون نے اقرار کیا۔ اور مال واپس کردیا۔

اور ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اسی دہقان کے ہان کچھ مہمان آئے۔ اور اوس کے یہان شراب پلانے کو نہ تھی اس سے وہ بڑا مشوش ہوا۔ جب حضرت عیسیٰ نے دیکھا۔ تو دہقان کے گھر مین گئے۔ وہان گھڑون کی دو قطارین رکھی تھین۔ اون کے منہون پر اونہون نے ہاتھ پھیر دیا۔ اور اون پر سے گزر گیے۔ اس سے تمام گھڑون مین شراب بہر گئی۔ اس وقت اون کی عمر بارہ برس کی تھی۔

وہ بچپن سے وہ باتین بھی بغیر دیکھے کہدیا کرتے تھے جو اون کے گھر والے کہا کرتے اور وہ اپنے گھرون مین کہا سنا کرتے تھے۔

۱۷۶۔ حضرت عیسیٰ کا ایک مردہ کو زندہ کرنا۔ وہب نے بیان کیا ہے۔ کہ ایک مرتبہ عیسیٰ بچون کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ کہ ایک لڑکے نے دوسرے بچے پر حملہ کیا۔ اور اوسکے پانوءن میں کچھ مارا۔ جس سے بچہ مرگیا اور اوس مقتول کو جو خون مین ڈوبا ہوا تھا حضرت مسیح کے پیرون مین ڈالدیا۔ انہین لوگ پکڑکے اوس شہر کے حاکم کے پاس لے گئے۔ اور بیان کیا۔ کہ عیسیٰ نے اس بچے کو مار ڈالا ہے۔ حاکم نے ان سے دریافت کیا۔

تو اونهون نے کہا مین نے تو نہین مارا ہے۔ لیکن اوس نے ان کی بات کو جھوٹ سمجھا اور سپاہیون نے چاہا کہ انہین گرفتار کرلین۔ حضرت عیسیٰ نے کہا۔ تو اوس بچے کو میرے پاس لاؤ۔ مین اوس سے پوچھونگا کہ تجھے کس نے مارا ہے۔ لوگون کو انکی اس بات پر بڑا تعجب ہوا۔ لیکن آخر کو اونہون نے اوس مقتول کو اون کے سامنے لاکر حاضر کیا۔ حضرت عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تو اوس نے اوس مردہ کو زندہ کردیا حضرت عیسیٰ نے اوس سے پوچھا۔ کہ تجھے کس نے مارا ہے۔ کہا فلان شخص نے مجھے قتل کیا ہے۔ جس نے مارا تھا اوس کا نام بتادیا بنی اسرائیل نے اوس مقتول سے عیسیٰ کی طرف اشارہ کرکے پوچھا۔ کہ یہ کون ہے۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم ہے۔ پھر وہ مقتول اوسی وقت مرگیا۔

۱۷۷۔ حضرت عیسیٰ کا ایک ہی رنگ سے مختلف رنگون کے کپڑے رنگنا۔

عطا نے ذکر کیا ہے۔ کہ بی بی مریم نے حضرت عیسیٰ کو ایک رنگریز کے پاس تعلیم کے واسطے سپرد کردیا تھا۔ اس رنگریز کے پاس کچھ کپڑے رنگنے کو اکٹھے ہوگئے۔ اور ایک ضرورت اوسے پیش آئی۔ جہان اوسے جانا ضرور تھا۔ اس لیے اوس نے حضرت عیسیٰ سے کہا۔ کہ مین تو جاتا ہون۔ یہ کپڑے فلان فلان رنگ کے رنگنا ہین۔ اور جس رنگ کا جو کپڑا رنگنا ہے اوسمین مین نے اوسی رنگ کا تاگا لگادیا ہے۔ تو اوسے اوسی رنگ مین رنگ لینا اور جب تک مین لوٹ کر آون تیار کر رکھنا۔ حضرت مسیح نے اون کپڑون کو لیا۔ اور سب کو ایک ہی رنگ کے مٹکے مین ڈالدیا۔ جب رنگریز آیا۔ تو اوس نے پوچھا کپڑے تو نے رنگ لیے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا رنگ لیے کہا کہان ہین۔ اونہون نے کہا اس مٹکے مین ہین۔ پوچھا۔ کہ سب کے سب اسی مین

ہین - عیسیٰ نے کہاہان - رنگریز یہ بات سنکر بڑا ناراض ہوا - اور کہا کہ کپڑون والے کیا کہینگے - تو نے تو یہ بڑا غضب کیا - کہ سب کپڑے ایک ہی رنگ مین رنگ ڈالے - حضرت مسیح نے کہا جلدی نہ کر - تو اون کپڑون کو نکالکر دیکھہ - اس پر وہ رنگریز اٹھا - تو اونہین نکال کر دیکھتا کیا ہے - کہ اون مین سے ہر ایک کپڑا اوسی رنگ کا رنگا ہوا ہے جس طرح کا کہ اوسکے مالک نے رنگنے کے لیے کہا تھا - رنگ ریز یہ حالت دیکھکر حیرت مین ہوگیا - اور جان گیا - کہ یہ کچھہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے

۱۷۸ - حضرت مسیح کی نبوت اور مریضون کا علاج کرنا اور اون کے حواری -

جب حضرت عیسیٰ اور اون کی مان شام کو لوٹ کر آ گئے - تو وہ ایک گانو ناصرہ نام مین آکر سکونت پذیر ہوئے - اور اسی ناصرہ گانون سے اون کو ناصری اور اون کے متبعین کو نصاریٰ کہنے لگے - یہان وہ تینس ۳۰ سال کی عمر تک رہے - اس وقت اللہ تعالیٰ نے اون پر وحی بھیجی اور حکم دیا - کہ وہ لوگون مین جائین اور اونہین اللہ کی طرف بلائین - اور مریضون زخمیون مادرزاد اندھون مبروصون وغیرہ بیمارون کا علاج کرین اس پر حضرت مسیح نکلے - اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنے لگے - اور مخلوق نے اون کی طرف رجوع کیا - اور اونکے اتباع کثرت سے ہوگئے - اور تمام مخلوق مین اون کا چرچا پھیل گیا -

ایک مرتبہ حضرت مسیح کسی بادشاہ کے یہان کھانا کھانے گیے - اوس نے مخلوق کی دعوت کی تھی - یہ بھی ایک طباق پر کھانے کو بیٹھہ گئے - اور اوس سے کھانا کھانے لگے - لیکن کتنا ہی اوس مین سے کھایا - مگر کھانا طباق مین سے کچھہ کم نہ ہوا - جتنا تھا اُتنا ہی رہا - بادشاہ نے یہ دیکھکر ان سے پوچھا - آپ کون ہین - کہا مین عیسیٰ ابن مریم ہون - یہ سنتے ہی بادشاہ نے اپنی بادشاہی سے کنارہ کیا - اور اپنے چند دستونکو

لیکن ان کے ساتھ ہو لیا۔ یہی لوگ حواریین کہلاتے ہین۔ اور بعض کہتے ہین۔ کہ حواری وہ رنگریز اور اوس کے ساتھی ہین جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ اور کوئی بیان کرتے ہین کہ حواری کچھہ شکاری یا دہوبی یا ملاح تھے۔ واللہ اعلم۔ ان حواریون کی تعداد بارہ تہی۔

۱۷۹ - حضرت عیسیٰ کا زمین سے روٹی پانی نکالنا اور چمگادر کی مورت مین جان ڈالنا اور اندہوں کوڑہیون کو اچھا کرنا اور عازر اور ایک عورت اور سام اور عزیر وغیرہ کا زندہ کرنا۔

ان حواریون کا یہ قاعدہ تھا کہ جب اونہین بہوک پیاس لگتی تو وہ کہتے روح اللہ۔ ہم بہوکے پیاسے ہین حضرت عیسیٰ ایک ہاتھ زمین پر مارتے۔ تو زمین مین سے ہر ایک آدمی کے لیے دو روٹیان اور کچھہ پانی پینے کے لیے نکل آتا۔ جب حواریون کو اسطرح کہانے کو ملتا تو وہ کہتے کہ ہم مین افضل کون ہے۔ جب ہم چاہتے ہین تو آپ ہمین کہانا کہلاتے اور پانی پلاتے ہین۔ حضرت عیسیٰ فرماتے کہ تم مین افضل وہ ہی شخص ہے جو اپنے ہاتھ سے کمائی کر کے کہاتا ہے۔ اس واسطے اون کے حواری اُجرت پر کپڑے دہونے لگے۔

جب اللہ تعالیٰ نے اونہین اپنا رسول کیا۔ تو اونہون نے مخلوق کو معجزات دکہائے اور مٹی سے ایک پرندہ کی مورت بنائی۔ اور اوس پر پہونک دیا۔ وہ اللہ کے حکم سے زندہ پرندہ ہو گئی۔ کہتے ہین کہ یہ چمگادڑ ہے جسے حضرت عیسیٰ نے بنا کر جان ڈالدی تھی۔

اوس زمانے مین طب کا بڑا چرچا تھا۔ اس واسطے اونہون نے مادرزاد اندہون کو آنکھین دین۔ کوڑہیون کو چنگا کیا اور مردون کو جلایا۔ انہین لوگون مین سے جنہین حضرت عیسیٰ نے جلایا ایک شخص عازر بہی تھا۔ وہ حضرت عیسیٰ کا دوست تھا عازر کی

بہن نے عیسیٰ کے پاس کسی کی معرفت کہلا بھیجا۔ کہ عازر کا بُرا حال ہے۔ وہ مرتا ہے آکر دیکھہ جاؤ۔ حضرت عیسیٰ اوس کے پاس کو چلے۔ تین دن کا راستہ تھا۔ جب یہ وہان پہونچے۔ تو اوسے مرے ہوئے تین دن ہو چکے تھے اور قبر مین بھی گاڑ دیا تھا حضرت عیسیٰ اوس کی قبر پر گئے۔ اور اوس کے واسطے دعا کی۔ تو وہ زندہ ہو گیا اور مدت تک زندہ رہا۔ اور اوس کے اولاد بھی پیدا ہوئی۔

حضرت عیسیٰ نے ایک عورت بھی جلا دی تھی اوس کے بھی بچے پیدا ہوئے تھے۔ اور اس سے بڑھکر یہ ہے کہ اونہون نے سام ابن نوح کو بھی زندہ کیا تھا۔ ایک مرتبہ وہ حواریین مین بیٹھے ہوئے حضرت نوح کا اور دنیا کے غرق ہونے اور اون کی کشتی کا ذکر کر رہے تھے۔ لوگون نے کہا۔ کہ اگر آپ کسی ایسے شخص کو جلا دین جو اوس معاملہ کی گواہی دے تو بہت ہی اچھا ہو۔ اس واسطے وہ ایک ٹیلہ پر آئے اور کہا یہ سام ابن نوح کی قبر ہے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ سام زندہ ہو گیے۔ اور پوچھا کیا قیامت کا وقت آگیا۔ حضرت مسیح نے کہا نہین لیکن مین نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی۔ اوس نے تمہین زندہ کر دیا ہے۔ لوگون نے سام سے حالات دریافت کیے۔ اور اونہون نے سب معاملہ بتایا۔ پھر وہ مردہ ہو گیے۔

اور اونہون نے عزیز نبی کو بھی زندہ کیا تھا۔ نبی اسرائیل نے اون سے کہا۔ کہ عزیز کو زندہ کر دے۔ ورنہ ہم تجھے جلا دینگے۔ اس واسطے حضرت عیسیٰ نے اللہ سے دعا مانگی۔ تو عزیز زندہ ہو گئے۔ لوگون نے اون سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ کیسے شخص ہین۔ عزیز نے کہا۔ کہ مین جانتا ہون۔ وہ اللہ کے بندے اور اوس کے رسول ہین۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ نے یحییٰ ابن زکریا کو بھی جلایا۔ اور کتنے ہی اور آدمی

بھی جلائے تھے اور وہ خود پانی پر خشکی کی طرح چلا کرتے تھے۔ اور پانی مین نہین ڈوبتے تھے۔

مائدہ کا نازل ہونا

۱۸۰۔ حضرت عیسیٰ کی دعا سے خوان کا آسمان سے نازل ہونا۔

حضرت عیسیٰ کے بڑے بڑے معجزات مین سے ایک مائدہ کے نازل ہونے کا معجزہ بھی ہے۔ اور سبب اس کا یہ تھا۔ کہ اون کے حوارئین نے کہا یٰعِیسَی ابْنَ مَرْیَمَ هَلْ یَسْتَطِیعُ رَبُّكَ أَنْ یُنَزِّلَ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ ؕ قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِیدًا لِّأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا ؕ قَالَ اللّٰهُ إِنِّی مُنَزِّلُهَا عَلَیْكُمْ فَمَنْ یَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّی أُعَذِّبُهُ عَذَابًا لَّا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِینَ ۝

(اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تمہارے پروردگار سے یہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہم پر آسمان سے کھانے کا ایک دستر خوان اُتارے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم نے) دعا مانگی اور کہا۔ اے اللہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم پر آسمان سے کھانے کا خوان اُتار۔ اور خوان کا اُتارنا ہمارے اگلون اور پچھلون سب کے لیے عید قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت اچھا مین خوان تو تم پر اُتارتا ہون لیکن پھر بھی جو شخص میری خدائی کا انکار کرتا رہیگا تو ہم اوس کو ایسے سخت عذاب مین مبتلا کرینگے۔ کہ دنیا جہان مین کسی کو بھی ایسی سزا نہین دینگے۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے اون پر آسمان سے خوان نازل کیا۔ اوسمین روٹی اور گوشت تھا اور کتنا ہی کھاؤ ختم ہی نہین ہوتا تھا۔ حضرت عیسیٰ نے اون سے کہا۔ کہ وہ اس وقت تک برابر آتا رہیگا۔ جب تک کہ تم اوسے جمع کر کے نہ رکھو۔ لیکن ایک دن بھی نگزرا تھا کہ اونھون نے جمع کرنا شروع کر دیا۔ یہ بھی کہتے ہین کہ فرشتے آئے تھے اور وہ خوان

لائے تھے۔ اوسمین سات روٹیان اور سات مچھلیان تھین۔ فرشتون نے لاکر اونکے سامنے رکھا۔ اور اون کے سب آدمیون نے اوّل سے آخر تک پیٹ بھر کے کھالیا یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اوسمین جنت کے کچھ پھل تھے۔ بعض نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ گوشت کے سوا اوسمین سب قسم کا کھانا تھا۔ کسی کسی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اوس مین ایک مچھلی تھی۔ جسمین ہر قسم کا مزہ تہا۔ اون مین پانچ ہزار آدمیون سے زائد تھے جب اونہون نے اوسے کھایا تو سب کا پیٹ بھر گیا۔ اور بول اُٹھے کہ تو اللہ کا رسول ہے۔

۱۸۱۔ مائدہ کے انکار سے لوگون کا خنزیر کی صورت بنجانا اور حضرت مسیح اور اون کے حوارئین کا اوسے نہ کھانا۔

پھر وہ لوگ خوان مین سے کھا کرا دہر اودہر چلے گئے۔ اور جا بجا اس کے ذکر تذکرے کرنے لگے مگر جو لوگ وہان موجود نہ تھے۔ اونہون نے اوسے جھوٹا سمجھا۔ اور کہا تم پر اوس نے نظر بندی کردی ہوگی۔ اس سے بعض لوگ جنہون نے خوان مین سے کھایا تھا بھک گئے۔ اور کافر ہوگیے۔ اللہ تعالیٰ نے اونہین خنزیر بنادیا۔ اونمین کوئی عورت اور بچا نہ تہا۔ تین دن تک وہ خنزیر کی صورت مین رہے۔ پھر سب کے سب مر گئے۔ اور اون کے اولاد نہین ہوئی۔

یہ بھی کہتے ہین۔ کہ اس مائدہ مین سرخ رنگ کا دستر خوان تہا۔ اور اوس کے نیچے اور اوپر ابر تھا۔ جب وہ نازل ہوا ہے تو لوگ اوسے دیکھہ رہے تھے۔ وہ اوپر سے آتے آتے اون کے سامنے آگیا۔ اسے دیکھکر حضرت عیسیٰ رو پڑے۔ اور کہا۔ ”اے اللہ مجھے شاکر کر۔ اے اللہ اسے رحمت کا باعث کر اور اسے عذاب اور عذاب کا یادگار نہ بنا۔ اور یہود اوسے دیکھہ رہے تھے۔ کہ ایسی چیز تو ہم نے کبھی نہین دیکھی۔ اور اوس کی سی عمدہ خوشبو کبھی نہین سونگھی۔ شمعون حواری نے پوچھا۔ روح اللہ

یہ دنیا کا کہانا ہے یا جنت کا کہانا۔ حضرت مسیح نے فرمایا یہ کہانا نہ تو دنیا کا ہے اور نہ جنت کا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے۔ پہر اونہون نے کہا جو تم چاہتے تہے وہ تمہارے لیے موجود ہے کہاؤ۔ عرض کیا۔ کہ روح اللہ آپ پہلے کہائے۔ کہا معاذ اللہ مین تو یہ کبہی نہ کہاؤنگا۔ اور اوس مین سے نہ تو حضرت عیسیٰ نے کہایا۔ اور نہ اون کے حواریون نے کہایا۔

پہر حضرت عیسیٰ نے مریضون زخمیون اور فقرا کو بلایا۔ اور اونہون نے اس مین سے کہایا۔ یہ لوگ ایک ہزار تین سو تہے۔ سب کا پیٹ بہر گیا۔ اور کہانا جتنا تہا اوسی قدر موجود رہا۔ کچھ بہی کم نہ ہوا۔ اور اوس کے کہانے سے مریض اور زخمی اچہے ہوگیے۔ اور فقیر غنی ہوگیے۔ پہر مائدہ آسمان کو اون کی نظرون کے سامنے اُٹھ گیا اور نظرون سے غائب ہو گیا۔

اور چونکہ حواریون نے اوسمین سے کہانا نہ کہایا اس لیے اونہین بڑا افسوس ہوا۔ یہ بہی کہتے ہین۔ کہ یہ مائدہ چالیس دن آتا رہا تہا۔ ایک دن بیچ آیا کرتا تہا۔

۱۸۲۔ مائدہ سے امیرونکا انکار اور صورتا مسخ ہونا

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو حکم دیا تہا۔ کہ اس مائدہ مین سے کہانے کی اجازت فقیرون کو دین اور دولتمندون کو اوسے نہ کہلائین جب حضرت عیسیٰ نے اس طرح کیا۔ تو امیرون کو بڑا ناگوار گزرا۔ اور وہ اسی لیے اوسکے نزول سے ہی انکار کرنے لگے۔ اور اوسمین اونہین شک ہو گیا۔ اور اونہون نے دوسرے لوگون کے دلون مین بہی شک ڈالدیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی بہیجی۔ اور فرمایا کہ ہم نے شرط کی تہی۔ کہ جو لوگ ہماری خدائی کا پہر بہی انکار کرتے رہین گے تو ہم اون کو ایسے سخت عذاب مین مبتلا کرینگے کہ دنیا جہان مین کسی کو

بھی ایسی سزا نہ دینگے۔ پھر اللہ تعالی نے اون مین سے تین سو تینتیس[۳۳۳] آدمیون کی صورت مسخ کردی اور اونہین خوک بنا دیا جب لوگون نے یہ حالت دیکھی تو بہت گھبرائے اور حضرت عیسی کے پاس دوڑتے آئے حضرت عیسی بھی اون خنزیرون کو دیکھکر روے۔ اور جب اون خنزیرون نے حضرت عیسی کو دیکھا تو وہ بھی روئے اور عیسی کے گرد فدا ہوئے۔ حضرت عیسی اونہین نام بنام پکارتے اور وہ اپنے نام سن کر سرون سے اشارہ کرتے جاتے تھے۔ مگر بات زبان سے نہین کر سکتے تھے یہ خنزیر تین روز زندہ رہے پھر مر گئے۔

حضرت مسیح کا آسمان پر اُٹھ جانا اور اپنی مان کی پاس آنا اور پھر آسمان پر چلا جانا

۱۸۳ یہودیون کا حضرت عیسی اور اون کی مان پر تہمت لگانا۔ اور عیسی کا آسمان پر اُٹھنا اور کسی کا اون کی صورت بنکر مصلوب ہونا

کہتے ہین۔ کہ حضرت عیسی کے پاس کچھ یہودی آئے۔ اور اونہین دیکھکر بولے۔ کہ یہ ساحر ساحرہ کا بیٹا ہے اور گالیان دین۔ اور اونہین اور اون کی مان کو تہمت لگائی۔ (نعوذ باللہ منہا) جب حضرت عیسی نے یہ سنا۔ تو اونہون نے اون پر بددعا کی۔ اور اللہ تعالی نے اون کی دعا مقبول فرما کے اونہین خنزیر بنا دیا۔ جب اسرائیلیون کے سردار نے دیکھا تو بہت گھبرایا۔ اور ڈر کر یہودیون کو اس بات پر متفق کیا۔ کہ حضرت عیسی کو قتل کردین۔ یہودی سب متفق ہوئے اور اون سے آکر سوال جواب کیے۔ حضرت عیسی نے کہا۔ اے یہودیو اللہ تعالی تم سے ناراض ہے۔ یہ سنکر یہودی بڑے جوش مین آگئے۔ اور اون پر مار ڈالنے کو تیار ہو گیے۔ اللہ تعالی نے اس واسطے جبرئیل کو اون کے پاس بھیجا۔ اور اونہون نے

عیسیٰ کو پکڑکر ایک مکان کی کھڑکی مین پہونچا دیا۔ جس کے چھت مین ایک روزن تھا
اسی روزن سے حضرت عیسی کو اللہ تعالی نے آسمان پر اُٹھا لیا۔
جب یہودیون کے سردار نے دیکھا۔ کہ عیسیٰ اس مکان مین چلے گیے تو اوس نے
اپنے ایک آدمی کو جس کا نام نطلیا نوس تھا اوس مکان کے اندر جانے اور اون کے
قتل کرنے کا حکم دیا۔ جب نطلیا نوس وہان گیا تو وہان کسی کو بھی نہ پایا۔ نطلیا نوس
کی صورت حضرت عیسی کی سی ہوگئی۔ جب وہ باہر نکلا تو لوگون نے جانا کہ وہ ہی عیسیٰ
ہے اس واسطے اوسے قتل کر ڈالا۔ اور صلیب دیدی۔ ایک روایت یہ بھی ہے
کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے رفیقون سے کہا تھا۔ کہ کون آدمی یہ بات چاہتا ہے
کہ اوس کی صورت میری سی ہوجائے اور لوگ اوسے قتل کر ڈالین۔ ایک شخص نے
اون مین سے کہا روح اللہ مین چاہتا ہون۔ کہ آپ کی صورت ہوجاؤن اور آپ کے
بدلے مارا جاؤن چنانچہ اوس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہوگئی۔ اور وہ ہی مقتول
و مصلوب ہوا۔ یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جو شخص حضرت عیسیٰ کی شکل کا ہوکر مصلوب ہوا۔
وہ ایک اسرائیلی تھا اور اوس کا نام بھی یوشع تھا۔

۱۸۴۔ حضرت عیسیٰ کا موت سے ڈرنا اور حوارئین سے دعا چاہنا اور اون پر نیند کا غلبہ۔

کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے مسیح سے کہا۔ کہ وہ اس دنیا سے اب نکل جائین گے
تو عیسیٰ موت سے نہایت گھبرائے اور اپنے حوارئین کو بلایا۔ اور اون کی دعوت کی
اون کے لئے کھانا پکوایا۔ اور کہا آج رات کو میرے پاس رہو مجھے تم سے کچھ کام ہے
جب وہ رات کا کھانا کھانے بیٹھے۔ تو حضرت عیسیٰ اون کی خاطرداری کے لیئے
اُٹھے۔ جب وہ کھانا کھا چکے۔ تو حضرت عیسیٰ اپنے آپ اون کے ہاتھ دُھلانے

اور اپنے کپڑے سے اونهین پونچنے لگے - تو اونهون نے اس پر تعجب کیا - اور اچها نہ سمجها - حضرت عیسی نے کہا - کہ جو کچهہ مین کرون اوسے آج کرنے دو - اگر کوئی میری بات کو آج نہ مانیگا تو وہ میرا نهین ہے - اس لیے سب خاموش ہو گیے اور جس طرح اونهون نے کیا اوسمین کچهہ نہ بولے - جب حضرت عیسیٰ فارغ ہو گیے - تو اون سے کہا - کہ مین نے جو کہانے کے وقت تمهاری خدمت کی اور تمهارے ہاتهہ دُہلائے یہ اس لیئے تها - کہ تم میری باتین سیکهہ کر میرا اتبع کرو - اور آپس مین ایک دوسرے پر غرور نہ کرو - اب رہی میری حاجت جو مجهے آج تم سے ہے وہ یہ ہے کہ میرے واسطے دعا کرو اور خوب اچہے دل سے دعا مانگو - کہ اللہ تعالیٰ میری موت کو ٹالدے -

غرض جب وہ دعا کرنے کے لیے تیار ہوئے - تو اون پر نیند کا غلبہ ہو گیا - اور دعا کی طاقت ہی نہ رہی - حضرت عیسیٰ اونهین جگاتے - اور کہتے سبحان اللہ ایک رات بهی میرے لیے تم سے صبر نهین ہوتا اس پر وہ کہنے لگے - ہم نهین جانتے کہ ہمین کیا ہو گیا ہے - ہم تورات کو بات چیت کیا کرتے - اور بہت دیر تک رات مین جاگتے رہتے تهے - مگر آج رات ہم مین جاگنے کی طاقت ہی نهین رہی ہے - اور ہر چند ہم دعا کرنا چاہتے ہین - مگر ہم سے دعا ہو ہی نهین سکتی ہے -

۱۸۵ - حضرت عیسیٰ کے ایک حواری کا انکار اور ایک حواری کا اونهین پکڑوانا اور یہودیون کا حضرت عیسیٰ کے دہوکہ مین ایک اور شخص کو صلیب پر چڑہانا اور قتل کرنا -

پهر حضرت مسیح نے کہا - چروا ہا جائیگا - تو بکریان پریشان ہو جائینگی (یعنی مین غائب ہوا - کہ حواریین متفرق ہو جائینگے) اور اپنے مرنے کی خبر دی - پهر کہا صبح کے مرغ کے آواز دینے سے پیشتر تین مرتبہ تم مین سے ایک شخص میرا دوست ہونے سے انکار کریگا - اور نیز تم

مین سے ایک شخص بہت ہی تہوڑے درہمون پر مجھے فروخت کریگا اور وہ میری قیمت کو کہائیگا۔ پہر وہ نکلے اور اپنی اپنی راہ چلے گئے۔ اور یہود حضرت مسیح کو ڈہونڈہتے پہرتے تہے اونہون نے حضرت مسیح کے حواریون مین سے شمعون کو کہین پکڑ پایا۔ کہا یہ اوس کا شاگرد ہے۔

علما کا اس باب مین اختلاف ہے۔ کہ وہ آسمان پر جانے سے پہلے مرے یا نہین کوئی تو کہتے ہین۔ کہ بغیر مرے ہی آسمان پر چلے گیے۔ اور کوئی کہتے ہین کہ وہ مر گئے اور تین گھنٹہ مرنے کے بعد اللہ نے اونہین زندہ کرکے اوپر اوٹہا لیا۔ جب وہ آسمان کو اٹھہ گیے۔ تو اللہ تعالی نے اون سے کہا کہ نیچے اُترو۔

پہر جب شمعون سے مسیح کی نسبت سوال کیا گیا۔ تو کہا مین اوسے نہین جانتا۔ اس لیے اونہون نے اوسے چہوڑ دیا اور اس طرح اونہون نے تین مرتبہ اوس سے سوال جواب کیے۔ کہ اسی مین مرغ نے بانگ دی۔ تو شمعون رویا اور اس سے اوسے بڑا رنج ہوا۔

اور ایک شخص انہین حواریونمین سے یہودیون کے پاس آیا۔ اور اونہین مسیح کا پتا بتایا۔ اور یہودیون نے اوسے تیس درہم دئے۔ اور اوس گھر مین جہان حضرت مسیح تہے۔ اون کو لوا لے گیا۔ اور اوسمین گہسا۔ اللہ تعالی نے اس وقت اونہین اٹھا لیا۔ اور اسی پتا بتانے والے کو اونکی صورت کا کر دیا۔ یہودیون نے اس لیے اوسے پکڑ کر باندہ لیا۔ اور لے آئے اور کہنے لگے۔ تو تو مردون کو جلاتا۔ اور فلان فلان کام کرتا تھا۔ اب تو اپنی جان تو ہم سے بچا لے۔ اور وہ آدمی کہتا تھا۔ کہ مین نے تمہین عیسیٰ کا پتا بتایا ہے۔ مگر اونہون نے اوس کی بات نہ سنی اور اوسے لکڑی کے پاس لے گئے۔ اور اوس پر اوسے چڑہا دیا

اور صلیب دیدی۔

اور یہ بھی کہتے ہین۔ کہ جب حضرت عیسیٰ کے حواری نے اون لوگون کو حضرت مسیح کا پتا بتایا۔ تو وہ اوس کے پیچھے پیچھے گئے۔ اور اوس گھر مین جاکر حضرت عیسیٰ کو پکڑ لیا۔ اور صلیب دینے کے لیے لے آئے اس پر تمام دنیا مین اندھیرا ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو بھیجا۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ کے اور اون لوگون کے درمیان آگئے۔ اور جس نے بتایا تھا اوس کی صورت حضرت عیسیٰ کی سی ہوگئی۔ اس واسطے یہودیون نے صلیب دینے کے لیے اوسے ہی پکڑ لیا۔ اوس نے ہرچند کہا۔ کہ مین نے تمہین راستہ بتایا ہے۔ مگر اونہون نے اوس کی بات پر کچھ التفات نہ کیا اور اوسے قتل کرکے صلیب پر چڑہا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے تین گھنٹہ اور بعض کے نزدیک سات گھنٹہ تک مار کر زندہ کیا۔ اور اوپر اٹھا لیا۔

۱۸۶۔ حضرت عیسیٰ کا اپنی ماں کے پاس آسمان سے اُترکر آنا اور حواریون کو رسول کرکے ملک مین بھیجنا

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا۔ تم نیچے اُترو اور مریم کے پاس جاؤ۔ کیونکہ وہ ایسی تم پر روئی ہین۔ کہ ایسا کوئی نہین رویا ہے۔ اور نہ کسی کو اون کے برابر رنج ہوا ہے۔ اس لیے حضرت عیسیٰ سات دن کے بعد اُترے اور جب حضرت عیسیٰ اوترے تو پہاڑ نور سے چمکنے لگا۔ بی بی مریم اوس شخص کے پاس کھڑی رو رہی تھین جو مصلوب پڑا تھا۔ اور اون کے پاس ایک اور عورت بھی تھی۔ جو پہلے مجنون تھی اور اوسے حضرت عیسیٰ نے اچھا کیا تھا حضرت عیسیٰ نے اون دونو سے کہا۔ کیون روتی ہو۔ کہا تجھ پر روتے ہین۔ کہا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس اُٹھا لیا ہے۔ اور سب مجھے کچھ بھی تکلیف نہین ہوئی ہے۔ اور یہ جو مصلوب پڑا ہے مین نہین ہون۔ بلکہ اوسے

میرے شبہ مین اُنہون نے صلیب پر چڑہا دیا ہے۔

پہر اپنی مان سے حضرت عیسیٰ نے کہا۔ کہ میرے حواریون کو جمع کرو۔ جب اونہون نے جمع کیا۔ تو حضرت عیسیٰ نے اونہین اللہ کی طرف سے رسول کر کے ملک مین روانہ کیا اور حکم دیا۔ کہ جو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے اوسی کی مخلوق مین تبلیغ کرین۔ پہر اللہ تعالیٰ نے اونہین اوپر اٹھا لیا۔ اور اونہین پر دیدئے۔ اور نور کا لباس پہنا دیا۔ اور کہانے پینے کی لذت اون سے لے لی۔ اور وہ فرشتون کے ساتھ اوڑ گیے اور اب وہ وہین رہتے ہین۔ اور ایک انسان ملکی صفات اور زمینی الاصل آسمانی سیرت ہو گئے ہین۔ پہر حواری حضرت عیسیٰ کے حکم کے بموجب ملکون مین ادہر اُدہر چلے گیے۔ یہی وہ رات ہے۔ جس مین اللہ تعالیٰ نے اونہین نیچے اُتارا تھا۔ اس رات کی یادگار مین نصارے ہر سال اوسی تاریخ بخور سلگایا کرتے ہین۔

۱۸۷۔ یہودیون کا حواریون کو تکلیف دینا اور ہیرودوس کا اونہین بچانا اور نصرانی ہو جانا۔

اب جو حواری باقی رہ گئے اون کی ایذا پر یہودیون نے کمر باندہی اور اونہین تکلیف اور گالیان دینے لگے۔ یہ بات روم کے بادشاہ ہیرودوس نے سنی۔ جس کی حکومت مین یہودی رہتے تہے۔ یہ ایک بت پرست بادشاہ تہا۔ لوگون نے اوس سے کہا کہ اسرائیلیون مین ایک شخص تہا۔ جو معجزہ دکہایا کرتا تھا۔ مردون کو زندہ کرتا مٹی کی چڑیون مین جان ڈالتا اور غیب کی خبرین دیا کرتا تہا۔ اوسے یہودیون نے زبردستی مار ڈالا۔ وہ کہتا تھا کہ مین خدا کا رسول ہون۔ اس بادشاہ نے کہا بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس کا تذکرہ مجھ سے کسی نے نہین کیا۔ اگر مجھے یہ حال معلوم ہوتا۔ تو مین اونہین کبہی قتل نہ کرنے دیتا۔ پہر اوس نے حوارئین کو بلایا۔ اور یہودیون سے اونہین چھڑایا۔ اور

حضرت عیسیٰ کے دین کا اون سے حال پوچھا۔ جب اونہون نے اس مذہب
کی حقیقت سنائی تو وہ اون کا تابع ہو گیا۔ اور جو شخص مصلوب ہوا تھا اوسے وہان
سے پھینک دیا۔ اور جس لکڑی پر اوسے صلیب دی تھی اوس کو لیا۔ اور بڑی تعظیم کے
ساتھ حفاظت سے رکھا۔ اور بنی اسرائیل کو خوب تنگ کیا۔ اور اون کے بہت
آدمی قتل کر ڈالے۔ رومیون مین جو نصرانی مذہب پھیلا ہے اوسکی اصل یہی ہے
ایک روایت یہ بھی ہے۔ کہ یہ ہیرودس بادشاہ روم کے بڑے بادشاہ ملقب
بہ قیصر کا ایک نائب تھا۔ اس قیصر کا نام طیباریوس تھا۔ اور اوس کو بھی بادشاہ
کہتے تھے۔ اور طیباریوس نے تیئیس برس بادشاہی کی ہے۔ ان مین سے حضرت
مسیح کے ارتفاع تک اوسکی حکومت کو اٹھارہ برس کچھ دن گزرے تھے۔

اشتہار چھپائی مطبع مفید عام آگرہ

خدا کے فضل و کرم سے اس مطبع میں ہر قسم اور ہر زبان کی کتابیں اردو
ہندی فارسی عربی نہایت خوشخط صحیح و عمدہ و علیٰ ہذا ارزاں نرخ پر عمدہ سیاہی و مصالح
سے لیتھو میں طبع ہوتی ہیں - عدالتوں و محکمہ بندوبست انگریزی وغیرہ کے عمدہ کاغذات
بھی چھپتے ہیں یہ نامی مطبع تیس برس سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت
ایمانداری اور خوش معاملگی سے ادا کر رہا ہے اور اسکی شہرت و نیکنامی روز
افزوں ہو رہی ہے - اس مطبع میں کتب بنسبت اور مطابع کے بہت خوشخط و صاف
و عمدہ چھپائی جاتی ہیں جن صاحبوں کو کچھ چھپوانا ہو انکو کیفیت نرخ وغیرہ کی خط و کتابت سے
معلوم ہو سکتی ہے نمونہ کیلئے ہمارے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں کافی و وافی ہیں فقط

المشتہر

محمد قادر علیخان صوفی مالک و مہتمم مطبع مفید عام آگرہ